حجۃ اللہ

مطبوعہ مطبع ضیاء الاسلام

قادیان دارالامن والامان

۲۴ ذی الحجہ

سنہ ۱۳۱۴ھ

ضمیمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم حجۃ اللہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قتل الانسان ما اکفرہ

ایہا الناظرون - والادباء المنقدون - انتم تعلمون - انی الّفت من قبل

ای بینندگان وادیبان درمغشوش وغیر مغشوش فرق کنندگان شما می دانید کہ من پیش ازین چند کتابہا

ای دیکھنے والو اور کلام کے کھوٹے اور کھرے میں فرق کرنیوالو تم جانتے ہو کہ مینے پہلے اس سے چند کتابیں

ہذا کتبا فی العربیۃ - وزیّنتہا کالبیوت المشیدۃ المزدانۃ - ورأیتم انہا تحلی

درعربی نوشتہ ام   و آن کتاب ہا را چنان زینت دادم کہ خانہ ہا زینت دادہ و بلند کردہ میشوند و

عربی مین لکھی تہین   اور اُن کتابونکو مینے ایسی زینت دی تھی جیسا کہ گھرونکو زینت دیا جاتا اور بلند

الدرر العمانیۃ - وتحسی الدرّ العرفانیۃ - وکنت اتوقع ان العلماء یعدّونہا من

شما دیدہ اید کہ آن کتابہا درہای عمانی را میمانند و شیرہای معرفت می نوشانند و من توقع میداشتم کہ علما آن تالیف ہا را از جملہ نشانہا

کیا جاتا ہے - اور تمنے دیکھا ہے کہ وہ کتابین موتیون سے مشابہت رکھتی ہین اور معرفت کا دودہ پلاتی ہین اور مین امید رکھتا تھا کہ مولوی لوگ

الآیات - ویعقدون لزوری حُبک النطاق بصحۃ النیات - وما زلتُ

خواہند شمرد - و برای دیدن من ازار بند پارچہ کمر خود بصحت نیت خواہند بست   و من ہمیشہ دل خود

ان کتابونکو منجملہ نشانون کے شمار کرینگے اور میرے دیکھنے کیلئے اپنی کمر کو صحت نیت کیساتھ باندھینگے   اور مین ہمیشہ اس امید

اُسلّی بالی بہذا الامل حتی وجدتہم فاسد النیۃ والعمل - وبدا ان فراستی قد اخطأت -

را بدین امید تسلی میکردم - تا آنکہ او شان را نیت و عمل تباہ یافتم -   و ظاہر شد کہ فراست من خطا کرد

کیساتھ دل کو تسلی دیتا تھا - یہانتک کہ مینے انکو نیت اور کام مین خراب پایا -   اور ظاہر ہو گیا کہ میری فراست

واعین العلماء ما انفتحت - وتراءی الیاس وآثار الرجاء انقطعت - وبلغ الامر

و چشمہای علما کشادہ نشدند   و نومیدی ظاہر شد و نشان امید منقطع شدند - و کار بجای رسید

خطا کی - اور مولویونکی آنکھین نہین کھلین - اور نومیدی ظاہر ہو گئی اور امید کی نشانیاں منقطع ہو گئین اور اس حد تک

الی حدٍ - اِنَّ الشیخ الذی ھو للطالبین کسدٌّ - زری علی مقالی - و

کہ شیخ بٹالہ کہ برائے طالبان مثل دیوار مانع است بر کلام من عیب جوئی کرد - و

نوبت پہنچ گئی کہ شیخ بٹالہ جو طالبوں کے لئے ایک روک ہے میری کلام پر اُسنے نکتہ چینی کی

تکلم فی اقوالی - وقال اِن ھو الّا قول رقیق وماھو بکلام جزل - بل

در سخن من کلام کرد وگفت شک نیست کہ آں قول زشت است وکلامے خوب نیست - بلکہ

اور کہا کہ وہ قول رکیک ہے اچھا نہین بلکہ

کسقط وھزل - ولیس من غرر البیان - ولا من محاسن الکنایات

سخن بے فائدہ وبیہودہ است وبیانے واضح ومحاسن کنایات نیست

غلط اور بیہودہ ہے اور بیان واضح اور عمدہ کلام نہین ہے -

والتبیان - وکلما ارصعت فی کتبی من الجواھر العربیّة - والنوادر

وآن تمام جواہر عربیہ ونوادر ادبیہ

اور وہ تمام جواہر عربیہ اور نوادر ادبیہ اور لطائف

الادبیّة - واللطائف البیانیة - والنکات المبتکرة المصبیة - اراد

ولطائف بیانیہ ونکات دلکش کہ در کتاب خود نشاندہ بودم این

بیانیہ اور دلکش نکتے کہ مینے اپنی کتابون مین لکھے اس مُفسد نے

المفسد المذکور اَن یُطفی نورھا - ویمنع ظھورھا - ویجعل الناس

مفسد خواست کہ آں ہمہ نور را منطفی کند واز ظاہر شدن باز دارد ومردم را از

چاہا کہ اُن کے نور کو بجھادے اور ظاہر ہونے سے روکے اور لوگوں کو

من المنکرین - او المرتابین - ومعذالک ادّعی انّہ فی الادب رحیب

منکران یا شک کنندگان کند دبا این ہمہ دعوی کرد کہ او در علم ادب فراخ دست

منکروں یا شک کرنیوالون مین سے کردے - اور پھر اسکے ساتھ یہ دعوی بھی کیا کہ وہ علم ادب

الباع - خصیب الرباع - ومن المتفردین - وکذالک خدع الناس

وبسیار مالدار است واز آں ہست کہ متفرد ہستند وہمچنین بہ تلبیس ہائے خود

مین فراخ دست اور بہت مالدار ہے اور ان لوگون مین سے ہے جو یگانہ ہوتے ہین اور اسیطرح اپنی حق پوشی سے

بتلبیساته - واضحك الاطفال بخزعبلاته - وجاء بزوره
مردم را فریب داد و بکارہاے باطل خود اطفال را بخندانید و دروغ صریح
لوگون کو دھوکہ دیا اور اپنے باطل کاموں سے لڑکوں کو ہنسایا اور صریح جھوٹ
مبین - وجئنا بلولوء رطب فما استجاد - ونفضنا علیه عجمات
آورد و ما مروارید تازہ آوردیم پس جید و خوب ندانست و بر و درختہاۓ خرما فشاندیم
لایا - اور ہم تازہ موتی لاۓ پس اُسنے انکو اچھا نہ سمجھا - اور ہمنے درخت کھجور
فما استحلا ثمارنا وما ادری الوداد - بل زاد بخلا وعنادا کالمستکبرین
پس بر ما را شیرین ندانست و دوستی ننمود بلکہ در بخل و عناد ہمچو متکبران زیادہ شد
اسپر جھاڑی پس اُسنے انکو شیرین خیال نکیا بلکہ متکبروں کی طرح بخل اور عناد مین
وقال ان کتب هذا الرجل مملوة من الاغلاط - والاغلوطات - ومبعدة
وگفت کہ کتابہاۓ این شخص از غلطی ہا پر ہستند و از لطائف
بڑھ گیا - اور کہا کہ اس شخص کی کتابین غلطیوں سے پُر ہین - اور لطائف
من لطائف الادب وملح المحاورات - ولیست کماء معین - فما حکم
ادب و نمکینی محاورات دور داشتہ شدہ اند وہمچو آب روان نیستند پس بچیزے
ادب اور نمکینی محاورات سے خالی ہین - اور صاف پانی کی طرح نہین ہین - پس
بما وجب - بل اخفی الحق ومنع وحجب - وتصدی لخدع العوام -
حکم نکرد کہ واجب بود بلکہ حق را پوشیدہ کرد و از مردم باز داشت و براۓ فریب دادن عوام پیش آمد
وہ بات نہ کی جو واجب تھی بلکہ سچ کو چھپایا اور لوگوں کو روکا اور عوام کو دھوکہ دیا
بعد ما شغف بالکلام - وکان یعلم ان کتم الشهادة ماثمة - وتکذیب
بعد ازانکہ بکلام من فریفتہ شد و او میدانست کہ گواہی پوشیدہ کردن گناہ است - وتکذیب
بعد اسکے کہ میری کلام پر فریفتہ ہوا - اور وہ خوب جانتا تھا کہ گواہی کا پوشیدہ کرنا گناہ ہے اور
الصادق معصیة - ولکنه آثر الدنیا علی الاخرة - والنفس الامارة
صادق معصیت است مگر او دنیا را بر آخرت اختیار کرد و نفس امارہ را
صادق کی تکذیب معصیت ہی - لیکن اُسنے آخرت کو چھوڑا اور دنیا کو اختیار کیا - اور نفس امارہ کو

علی الحضرۃ الاحدیۃ - واراد اللہ ان یرفعہ فاخلد الی الارض

برحضرت احدیت مقدم داشت - وخدا تعالی خواست کہ او را بردارد پس او ہمچو فاسقان سوے

حضرت احدیت پر مقدم رکھا اور خدا تعالی نے چاہا کہ اسکو اٹھا دے پس وہ فاسقوں کی

کالفاسقین - ولیس فی نفسہ جوہر من غیر تصلف کالنسوان - و

زمین میل کرد و در ہر نفس او بجز لاف زنی ہمچو زنان و

طرح زمین کی طرف جھک گیا - اور اسمیں بجز لاف زنی کے اور بغرض دھوکہ زبان

خدع الناس بتزویق اللسان - وانہ من المزورین - یرید ان یطفاء

آراستن زبان برای فریب دادن مردم ہیچ جوہر نیست و او از دروغ آرایان است ارادہ میکند کہ از ظلم

آرائی کرنے کے اور کوئی جوہر نہیں اور وہ جھوٹ کو آرایش دینے والوں میں سے ہے - ارادہ

نورا - ظلما وزورا - ویزید الناس رھقا وکفورا - ویصرف عن

و زور نور را بمیراند و مردم را در ظلم و کفران زیادہ کند وجاہلان را از حق

کرتا ہے کہ نور کو بجھا دے - اور لوگوں کو ظلم اور کفران میں زیادہ کرے - اور حق سے

الحق قوما جاھلین - و واللہ انہ لا یعلم ما البلاغۃ وافنانہا - وکیف

باز گرداند وبخدا کہ او نمی داند کہ بلاغت چیست و شاخہای آن چیست و چگونہ

جاہلوں کو پھیر دے - اور بخدا وہ نہیں جانتا کہ بلاغت کسے کہتے ہیں اور اس کی

یحق اداءھا وبیانہا - وما وصل مقاما من مقامات فہم الکلام - و

حق بیان او ادا می تواند شد واز مقامات فہم کلام بہ ہیچ مقامے نرسیدہ و

شاخیں کیا ہیں - اور کیونکر اسکے بیان کا حق ادا ہوتا ہے - اور فہم کلام کے مقامات میں سے کسی

ان ھو کالانعام - ومن المحرومین -

صرف مانند چارپایان و محرومان است -

مقام تک وہ نہیں پہنچا - اور صرف چارپایوں اور محروموں کی طرح ہے -

فالامر الذی ینجی الناس من غوائل تزویراتہ - وھباء

پس امرے کہ مردم را از دروغگوئی او رہائی بخشد

پس وہ بات جو لوگوں کو اس کے جھوٹ سے نجات دے گا یہ ہے کہ

مقالاتنه - ان نعرض علیه کلاماً منا وکلاماً آخر من بعض العرب

این است که ما بر و کلام خود و کلام دیگران از عرب عربا پیش کنیم

ہم اُس پر اپنا کلام اور بعض دوسرے ادیب عربوں کا کلام پیش کریں - اور

العرباء - ونلبس علیه اسمنا واسم تلك الادباء - ثم نقول انبئنا

و بر و نام خود و نام آن ادیبان پوشیده داریم باز بگوئیم که ما را خبر ده

اپنا اور اُن کا نام اُسپر پوشیدہ رکھیں - اور پھر اُسکو کہیں کہ ہمیں بتلا

بقولنا وقول هولاء - ان كنت فی زرایتك من الصادقین -

که قول ما کدام است و قول ایشان کدام اگر در عیب گیری راست گو ہستی -

کہ ان میں سے ہمارا کلام کونسا ہے اور اُنکا کلام کونسا ہے اگر تو سچا ہے -

فان عرف قولی وقولهم واصاب فیما نوی - وفرق کفلق الحب

پس اگر قول مرا و قول اوشان را شناخت و در شناختن خطا کرد و چون دانه وخسته آن جدا

پس اگر اُسنے میرا قول اور اُنکا قول شناخت کرلیا اور گٹھلی اور دانہ کی طرح فرق کرکے

من النوی - فنعطیه خمسین روفیة صلة

کرده نمود پس ما او را پنجاه روپیه بطور انعام یا

دکھلا دیا پس ہم اُسکو پچاس روپیہ بطور انعام یا تاوان

منا اوغرامة - ونحسب منه ذالك كرامة - ونعده من

تاوان خواہیم داد و درین کرامت او خواہیم شمرد و از ادباء فاضل

دینگے - اور یہ اُس کی کرامت سمجھی جائے گی - اور ہم اُسکو ادباء

الادباء الفاضلین - ونقبل انه کان فی مازری من الصادقین -

او را خواہیم شمرد وقبول خواہیم کرد که او در عیب گیری راست گو بود

فاضلین میں سے شمار کرینگے اور قبول کرینگے کہ وہ عیب گیری میں راست گو

فان کان راضیاً بهذا الاختبار - ومتصدیاً لهذا المضمار - فلیخبرنا

پس اگر بدین آزمایش راضی باشد وبرای این میدان طیار باشد - پس باید که

تھا - پس اگر اس آزمایش کے ساتھ راضی ہو اور اس میدان کے لئے طیار ہو تو

بنیّۃٍ صالحۃ کالابرار۔ ولیشع ھذا العزم فی الجرائد والاخبار۔
مارا ہمچو نیکوکاران خبر دہد   و این عزم را در اخبار ہمچو یقین کنندگان
بھلے مانسوں کی طرح ہمین خبر دے۔ اور چاہیے کہ اس قصد کو اخباروں مین یقین
کاھل الحقّ والیقین۔
شایع کناند۔
کرنے والوں کی طرح شایع کردے۔
وامّا انا فبعد اطلاعی علیٰ ذالک الاشتھار۔ سارسل الیہ
گرمن پس بعد از اطلاع برین اشتہار   چند ورق برائے امتحان
گر مین پس ہین اشتہار پر اطلاع پانے کے بعد چند ورق امتحان کے لیئے
اوراقاً للاختبار۔ لیحکم اللہ بینی وبین ھذا الکفّار۔ وھو احکم
سوئے او خواہم فرستاد   تا کہ خدا تعالی در من و او فیصلہ فرماید   و خدا احکم
اسکی طرف بھیجدونگا   تا کہ خدا تعالی مجھ مین اور اس مین فیصلہ کردیوے اور وہ
الحاکمین۔ وانّی اریٰ مذ اعوام انّ ھذا الرجل لا یمتنع من الھذیان۔
الحاکمین است   و من از چند سال مے بینم کہ این شخص از بیہودہ گوئی باز نے آید
احکم الحاکمین ہے اور مین کئی برس سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ شخص بیہودہ گوئی سے باز نہین آتا
ولا یتقی اخذ اللہ الدیّان۔ فالجاءنی بخلہ الیٰ ھذا الامتحان۔
و از مواخذہ خدا تعالی نمی ترسد   پس بخل او مرا برائے این امتحان بیقرار کرد
اور خدا تعالی کے مواخذہ سے نہین ڈرتا۔ سو اُسکے بخل نے اس امتحان کے لئے مجھے مجبور کیا۔
فان جاء المضمار واثبت ما ادّعیٰ۔ ومازکلمی من کلمات اخریٰ۔
پس اگر در میدان آمد و آنچہ دعوی کرد ثابت نمود   و کلمات مرا از کلمات دیگران جدا
پس اگر میدان میں آیا اور جو دعوی کیا تھا اُسکو ثابت کر دکھلایا۔ اور میرے کلموں کو دوسروں کے کلموں سے
فلہ ماسمع منّا وعیٰ۔ وان شمّر ذیلہ وانثنیٰ۔ وما طالبنا ما وعدنا
کرد پس اورا آن انعام خواہیم داد کہ از ما شنیدہ و یاد داشت   و اگر دامن خود بیچید و برگشت   و مطالبہ وعدہ ما نکرد
علیحدہ کرکے دکھلا دیا سو ہم اُسکو وہ انعام دینگے جو ہمسے سُن چکا ہے اور اگر اپنا دامن سمیٹ لیا اور پھر گیا اور ہمارے وعدہ

وما انبری - بل انساب ودخل جحرہ وانزوی - وماترک التکذیب

وپیش نیامد بلکہ برفت ودخل سوراخ خود شد وپوشیدہ گشت وتکذیب را ترک نہ کرد

کا مطالبہ نہ کیا اور اپنے سوراخ مین داخل ہوگیا اور چھپ گیا اور تکذیب سے باز نہ آیا

وما انتھی - فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحیی - والسلام علی من اتبع الھدی -

وباز نیامد - پس برائے او جہنم است کہ در وے نہ زندہ خواہد ماند ونہ خواہد مرد - وسلام برانکہ پیروی ہدایت کرد -

پس اسکے لئے وہ دوزخ ہے کہ جسمین وہ نہ مرے گا نہ زندہ رہ سکیگا -

ایک گواہی

مفصلہ ذیل اشتہار ایک فقیر مجذوب نے جو سیالکوٹ مین قریب بارہ سال سے مقیم ہی ہمارے پاس شایع کرنیکے لئے بھجوایا ہے لہذا ہم اسجگہ اسکی نقل مطابق اصل بلفظہ کر دیتے ہین - اور وہ یہ ہے ▲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشتہار واجب الاظہار

خدا کے فضل اور الہام سے - روح جناب رسول مقبول صلعم سے - روح کل شہدا سے - روح کل ابدالون سے - روح کل اولیا سے جو زمین پر ہین - اور ان روحون سے جو چودہ طبقونکی خبر رکھتی ہین - مینے ان سب سے الہام اور گواہی پائی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو اللہ جل شانہ نے بھیجا ہے -

▲ اس مجذوب کی اس نواح مین بہت عظمت اور شہرت ہے -

رسول مقبول کے دین مین سخت فتنے برپا ہوگئے - وہ حد درجہ کا ضعیف ہوگیا - ہزاراں ملعون فرقے
جیسے نصاریٰ اور رافضی پیدا ہوکر لوگونکی گمراہی کا باعث ہوئے - اسلئے مسیح موعود کو بھیجنے کی ضرورت
ہوئی - اسوقت یہ جو خوفناک فتنے پیدا ہوئے ان کی اصلاح ایک بھاری نبی کا کام تھا -
مگر چونکہ رسول مقبول کے بعد کوئی نبی نہین آنا تھا خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو جو
رسول مقبول کے دستار مبارک مین بھیجا - جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اس جسم سے زندہ
آسمان پر اُٹھائے گئے وہ جھوٹے ہین کوئی آسمان پر موت کا مزہ چکھے بغیر اور جسم کے ساتھ
نہین گیا - اے علما گدی نشینو ! اے فقرا گدی نشینو ! اے اہل بیت گدی نشینو ! اُسن رکھو !
عنقریب آسمان سے بڑی بھاری جلالی گواہی اس سلسلہ کی سچائی کی ظاہر ہونے والی ہے - !
خود خدا بڑے زور سے گواہی دے گا - پھر تم اس مخالفت میں بڑے ذلیل اور شرمندے
ہوگے - یہ میرا اشتہار سچا ہے - یہ لوح محفوظ کی نقل ہے - میں دیکھتا ہون اس مخالفت
سے خدا تعالیٰ تمپر سخت ناراض ہے - رسول مقبول تمسے حد درجہ بیزار ہے -

المشتہر

فقیر محمد - سیالکوٹ - برلب ایک باغ بستی والا

۲۸ مئی ۱۹۰۷ء

ایک عمدہ تجویز

ارادہ ہے کہ حضرت اقدس جناب مسیح موعود کے وہ مضامین جو متفرق ہین مثلاً اشتہارات مطبوعہ - قلمی خطوط
اور وہ مضامین جو کسی غیر کے رسالہ یا کسی اخبار مین طبع ہوئے ایک جگہ جمع کرکے کتاب کی صورت میں طبع کئے جائین - پس
جس صاحب کے پاس ۱۸۹۶ء سے پہلے کا جو کوئی اشتہار (مطبوعہ) ہو اسکے عنوان - تاریخ - خلاصہ مضمون اور تعداد صفحہ
سے اطلاع دین - تاکہ اگر دفتر مین وہ نہ ہو تو اُنسے عاریتاً طلب کیا جائے - اور جس صاحب کے پاس حضرت اقدس کا کوئی خط جو
نج کے معاملہ کی نسبت نہ ہو اور مفید عام ہو اُسکی ایک نقل بلکہ وہ اصل خط ہی عاریتاً چند روز کیلئے بھیجدین بعد نقل انشاء اللہ
وہ انشاء صاحبہ واپس کیا جائیگا - یہ بھی واضح رہے کہ خریداران کی کافی درخواستین بہم پہنچنے پر اس کتاب کی طبع کا انتظام ہوگا
پس شائقین ساتھ ہی درخواست خریداری ارسال فرماوین - خط و کتابت صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی
کے نام ہونی چاہیے - فقط **المشتہر** منظور محمد مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس - مقام قادیان دارالامان - یکم جون

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان

فہرست کتب موجودہ

میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

سخن نزدم مران از شهر یارے — که هستم بر درے امیدوارے
خداوندے که جان بخش جهان ست — بدیع و خالق و پروردگارے
کریم و قادر و مشکل کشائے — رحیم و محسن و حاجت برارے
فتادم بر درش زیرانکه گویند — برآید در جهان کارے زکارے
چو آن یار وفادار آیدم یاد — فراموشم شود هر خویش و یارے
بغیر او چسان بندم دل خویش — که بے رویش نمے آید قرارے
دلم در سینۂ ریشم مجوئید — که بستیمش بدامان نگارے
دل من دلبرے را نخچگاہے — سر من در رہ یارے نثارے
چگویم فضل او بر من چگون ست — که فضل اوست ناپیدا کنارے
عنایتهائے او را چون شمارم — که لطف اوست بیرون از شمارے
مرا کاریست با آن دلستانے — ندارد کس خبر زان کاروبارے
بنالم بر درش زانسان که نالد — بوقت وضع حملے باردارے
مرا با عشق او وقتے ست معمور — چه خوش وقتے چه خرم روزگارے
ثناها گو بمت ای گلشن یار — که فارغ کردی از باغ و بهارے

ذَبُّ المُفتَرِین

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَنِیْ لَا یُحَارِبُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ فَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ

بُردباری می کُند زورآورے جاہلے فہمد کہ ہستم برترے

اسوقت میرے سامنے وہ کاغذ پڑے ہین جنمین نام کے مُسلمانون نے مُجھکو گالیان دی ہین چنانچہ اُنمین سے ایک عبدالحق غزنوی ہے جو اپنے اشتہار مین مجھے دجّال ٹھہراکر اپنے اشتہار کے عنوان مین لکھتاہے کہ **ضَرۡبُ النِّعَالِ عَلٰی وَجۡہِ الدَّجَّالِ** یعنی اس دجّال کے مونہہ پر جوتی مارتا ہون۔ سو یہ تو اُسنے سچ کہا کیونکہ درحقیقت وہ خود دجّال ہے اور آسمان سے اُسیکے مونہہ پر جوتی پڑی نہ کسی اور کے مونہہ پر۔ ابھی معلوم نہین کہ کہانتک اُس کا سر نرم کیا جائے گا۔ ابھی تو جلسہ مذاہب سے اسوقت تک صرف دو آسمانی جوتے اُسکے سر پر پڑے ہان ضرب شدید سے پڑے جس سے کچھ ہڈیان ٹوٹی ہونگی۔ معلوم نہین کہ کسوقت اس بدبخت نے یہ کلمہ مونہہ سے نکالا تھا کہ دُعا کیطرح اُسکے حقمین قبول ہوگیا۔ پھر اُسی اشتہار مین یہ نادان میری نسبت لکھتاہے کہ لعنت کا طوق اُسکے گلے مین ہے۔ مگر اب اُسے پوچھنا چاہیے کہ ذرہ آنکھین کھولکر دیکھے کہ کسکے گلے مین ہے؟ ذرہ سمجھکر بولے کہ مذہبی جلسہ کے الہامی اشتہار نے کسکے مونہہ کو سیاہ کیا۔ لیکھرام کی موت نے کسکے گلے مین لعنت کا طوق ڈالدیا۔ بار بار یہ شخص آتھم کی پشگوئیکی نسبت اعتراض کرتاہے۔ جاہل کو ابتک سمجھہ نہین آتا کہ آتھم کی پیشگوئی ✠ جیساکہ الہام کے الفاظ اور الہام کی شرط تھی کامل صفائی سے پوری

✠ آتھم کے حالات کے بارہ مین جو کچھہ انوار الاسلام مین چھپا تھا وہ پھر بطور مختصر فائدہ عام کے لئے لکھا جاتاہے اور وہ یہ ہے

حاشیہ: یہ بات بالکل سچ اور یقینی اور الہام کے مطابق ہے کہ اگر مسٹر عبداللہ کا دل جیساکہ پہلے تھا ویسا ہی توہین اور تحقیر اسلام پر قائم رہتا اور اسلامی عظمت کو قبول کرکے حقکی طرف

ہوگئی شرط کیموافق خدائے کریم نے اُسکی موت مین تاخیر ڈالدی اور پھر الہام کیموافق اُسکو سات مہینہ
کے اندر ماردیا۔ چونکہ آتھم ڈرا اسلئے خدانے اُسکے معاملہ مین اپنی صفت رحم کو دکھلایا۔ اور لیکھرام نہین
ڈرا اسلئے خدانے اُسکے معاملہ مین اپنی صفت قہر کو دکھلایا۔ سو خُدانے ان دونون پیشگوئیون سے
اپنی **جمالی** اور **جلالی** صفات کا نمونہ دکھلادیا۔ اور ہر ایک کی حالت کیموافق معاملہ کیا۔
آتھم پیشگوئیکو سُنکر تمام شوخیون سے کنارہ کش ہوگیا۔ مگر لیکھرام نہ ہوا۔ آتھم نے تمام مُباحثات
مسلمانون سے چھوڑدیئے۔ مگر اُسنے ہرگز نہ چھوڑے۔ آتھم اُسدن تک جو میعاد کے دن پورے ہوئے
مردہ کیطرح پڑا رہا اور روتا رہا۔ مگر یہ ہنستا اور ٹھٹھے کرتا رہا۔ اُسنے شرم دکھلائی۔ مگر لیکھرام نے
بے شرمی اور شوخی ظاہر کی۔ اور اُسنے اپنا مونہہ بند کرلیا۔ اور لیکھرام نے گالیونسے اپنا مونہہ
کھولا۔ اور خُدانے آتھم کی نسبت مجھے مُخاطب کرکے فرمایا کہ **اَطلع اللّٰہ علیٰ ھمّہٖ وغمّہٖ**
ولن تجد لسنّۃ اللّٰہ تبدیلا۔ یعنی خدانے دیکھا کہ آتھم کا دل ہم وغم سے بھر گیا۔ اسلئے
اُس رحیم خُدانے تاخیر ڈالدی۔ اور پھر فرمایا کہ کبھی نہین ہوگا کہ خدا اپنی عادت کو بدل دے یعنی وہ
ڈرنیوالے کیساتھ سختی نہین کرتا۔ مگر لیکھرام نہ ڈرا اور اسکی بدقسمتی سے آتھم کا ڈرنا اُسکو دلیر کرگیا
یہی وجہ ہے کہ آتھم کی نسبت خُدانے نرمی سے معاملہ کیا کیونکہ وہ نرم رہا۔ اور لیکھرام سے
سختی سے کیونکہ اُسنے سختی دکھلائی۔ اور یہی وجہ ہے کہ آتھم کی نسبت صرف ایکدفعہ الہام ہوا اور
وہ بھی شرط کیساتھ۔ اور لیکھرام کے عذاب کے بارہ مین بار بار قہری الہام ہوئے۔ غرض آتھم

حاشیہ

رجوع کرنے کا کوئی حصہ نہ لیتا تو اُسی میعاد کے اندر اُسکی زندگی کا خاتمہ ہوجاتا۔ لیکن خدا تعالیٰ
کے الہام نے مجھے جتلادیا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اُسکے رُعب کو تسلیم
کرکے حق کی طرف رجوع کرنیکا کسیقدر حصہ لیلیا۔ جس حصہ نے اُسکے وعدہ موت اور
کامل طور کے ہاویہ مین تاخیر ڈالدی۔ اور ہاویہ مین تو گرا لیکن اُس بڑے ہاویہ سے **تھوڑے**
دنونکے لئے بچگیا جس کا نام موت ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ الہامی لفظون اور
شرطون مین سے کوئی ایسا لفظ یا شرط نہین ہے جو **بے تاثیر** ہو۔ یا جس کا کسیقدر
موجود ہوجانا اپنی تاثیر پیدا نہ کرے۔ لہذا ضرور تھا کہ جسقدر مسٹر عبداللہ آتھم کے دل نے
حقکی عظمت کو قبول کیا اُس کا فائدہ اُسکو پہونچ جائے۔ سو خُدا تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ اور

کی نسبت جو پیشگوئی کیگئی وہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی ہے جو سترہ برس پہلے اسوقت سے براہین مین بھی اُسکا ذکر موجود ہے۔ اور نیز آثار نبویہ مین بھی اُسکا ذکر پایا جاتا ہے۔ اس پیشگوئیکی دونون پہلوؤن کے روسے تکمیل ہوچکی اور آتھم ایکمدت سے مرچکا۔ پھر کیا ابتک وہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کیا آتھم باکرہ لڑکی تھا جو بغیر کسی سبب قوی کے مقابل پر آنیسے شرم کی۔ آخر کوئی تو سبب تھا۔ وہی سبب تھا کہ پیشگوئی کو سُنتے ہی اسلامی ہیبت اُسکو کھا گئی وہ اندر ہی اندر گداز ہوگیا اور کسی جُرءت کے لائق نہ رہا نہ قسم کے لائق اور نہ نالش کے لائق جب قسم کیلئے بُلایا جاتا تھا تو اُسکا کلیجہ کانپ جاتا تھا۔ جب نالش کیلئے اُبھارا جاتا تھا تو اُسکا کانشنس اُسکے مونہہ پر طمانچے مارتا تھا۔ مسیح نے خود قسم کھائی۔ پولوس نے کھائی۔ اُسنے کیون اشد ضرورت کیوقت نہ کھائی۔ اگر حملے ہوئے تھے تو نالش کرتا اور سزا دلاتا۔ اُسکا حق تھا۔ اُسنے کیون نالش نکی۔ ای غزنوی لوگو! کسقدر تمھین سچائی سے دشمنی ہے۔ کیا کوئی حد بھی ہے؟ کیا تمھارا یہی تقوی ہے جسکو لیکر تم پنجاب مین آئے؟!! ایک مسلمان کو کافر بناتے ہو اور خُدا کے صریح اور کُھلے کُھلے نشانونکا انکار کرتے ہو۔ اور پادریونکو اپنی دجالی باتون سے مدد دیتے ہو۔ کیا تمھین ایسا کرنا روا تھا؟ کیا خدا ایک دجال اور کذاب کی عظمت اور قبولیت کو زمین پر پھیلا رہا ہے؟ اور تم جیسے نیک بختونکو ذلیل کر رہا ہے۔ یا اُسکو دھوکہ لگ گیا ہے کیا وہ دلون کے بھید دنکو جاننے والا نہین؟ کیا تم سچائی کو نابود کردوگے؟ کیا وہ نور جو آسمان

حاشیہ متعلقہ

مجھے فرمایا اطلع اللہ علی ھمہ وغمہ۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین وبعزتی وجلالی انک انت الاعلی۔ ونمزق الاعداء کل ممزق۔ ومکر اولئک ھو یبور۔ انا نکشف السر عن ساقہ یومئذ یفرح المؤمنون۔ ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین وھذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا۔ ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالی نے اُسکے ہم وغم پر اطلاع پائی اور اسکو مُہلت دی جبتک کہ وہ بیباکی اور سخت گوئی اور تکذیب کی طرف میل کرے اور خدا تعالی کے احسان کو بھلادے (یہ معنے فقرہ مذکورہ کے تفہیم الٰہی سے ہین) اور پھر فرمایا کہ خدا تعالی کی یہی سنت ہے اور تو ربانی سنتو نمین تغیر اور تبدل

سے اُترا ہے تم اُسکو موںہہ کی پھونکو نسے بجھادوگے ؟ اگر تم نیک انسانکی ذریت ہو تو بدی مین اپنے تئین مت ڈالو! سمجھ جاؤ اور سنبھل جاؤ! کہ ابھی وقت ہی۔ اور آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ کو غور سے پڑھو۔ آگے تمہارا اختیار ہے۔!

پھر اسی اشتہار مین اسی بزرگ عبد الحق نے اور بھی گالیان دی ہین۔ چنانچہ صفحہ ۲ و ۳ و ۴ مین میری نسبت لکھا ہے۔ "بدکار شیطان لعنتی۔ لعن وطعن کا جوت اُس کے سر پر ذلیل خوار خستہ خراب اللہ عزوجل کا دشمن۔ خُدا کے ولی عبد الحق کا دشمن" پھر اخیر اشتہار مین پیشگوئی کرتا ہے کہ عنقریب اللہ کا غضب تیرے پر اُتریگا" مین کہتا ہون کہ اے نااہل نادان تو نے یہ اچھا نہین کیا کہ خدا پر افترا کیا۔ اب دیکھ! کہ وہ غضب تیرے پر اُترا یا کسی اور پر؟ کیا تیرے گلے مین لعنت کا رسہ پڑا یا کسی اور کے گلے مین؟ تو نے اُسی اپنے اشتہار مین دعویٰ کیا تھا کہ مین آگ مین جاسکتا ہون اور نہین جلونگا۔ اور دریا پر چلنے کیلئے حاضر ہون اور نہین ڈوبونگا۔ اور ایک مہینہ تک کوٹھڑی مین بند رہنے کیلئے موجود ہون اور نہین مرونگا۔ لیکن اے نابکار! انھین شوخیونکی وجہ سے اسوقت خُدا نے تیرا موںہہ کالا کیا۔ خُدا کے کھُلے کھُلے نشان نے تجھے عذاب کی آگ مین ڈالا اور تو جل گیا اور بچ نہین سکا۔ تیرے لئے یہ عذاب تھوڑا نہین ہوا کہ تمام قومون مین اس نشان کی عظمت ظاہر ہوئی۔ اس آگ نے بیشک تجھے جلا کر راکھ کر دیا۔ تو ندامت کے دریا مین بھی ڈوب گیا اور اُسپر چل نسکا۔ اور تو خُذلان کی اندھیری

(بقیہ حاشیہ)

نہین پائیگا۔ اس فقرہ کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ عادت اللہ اسیطرح جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہین کرتا جبتک ایسے کامل اسباب پیدا نہ ہوجائین جو غضب الٰہی کو مشتعل کرین۔ اور اگر دل کے کسی گوشہ مین بھی کچھ خوف الٰہی مخفی ہو اور کچھ دھڑکہ شروع ہوجائے تو عذاب نازل نہین ہوتا اور دوسرے وقت پر جا پڑتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ کچھ تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمھین کو ہے اگر تم ایمان پر قائم رہو۔ یہ اس عاجز کی جماعت کو خطاب ہی۔ اور پھر فرمایا کہ مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تو ہی غالب ہی (یہ اس عاجز کو خطاب ہی) اور پھر فرمایا کہ ہم دشمنونکو پارہ پارہ کر دینگے۔ یعنی انکو ذلت پہونچے گی اور اُنکا مکر ہلاک ہو جائے گا اسمین یہ تفہیم ہوئی کہ تم ہی فتحیاب ہو نہ دشمن۔ اور خدا تعالیٰ بس نہین کریگا اور نہ باز آئیگا

کوٹھڑی مین بھی بند کیا گیا - اور وہین مر گیا - دیکھ! خُدا کی غیرت نے تجھے کیا کیا دکھلایا - ذرہ آنکھ کھول اور دیکھ کہ تیرا انکبر کیسا تجھے پیش آگیا - تو مجھے کہتا تھا کہ تو آگ مین جلیگا - اور دریا مین غرق ہوگا - اور کوٹھڑی مین مریگا - اے بدقسمت اب دیکھ! کہ یہ تینون باتین کسپر وارد ہوئین؟ تجھپر یا مجھپر - سچ کہہ! کیا اس عذاب کی آگ نے تجھے نہین جلایا؟ کیا تو قسم کھا سکتا ہے کہ اس آگسے تیرا دل کباب نہین ہوا؟ اور کیون نہ ہوا جبکہ ایسی کھلی کھلی پیشگوئی پوری ہوئی جسمین تمام ہندوؤن کو خود اقرار ہے کہ یہ وہ اعلیٰ درجہ کی پیشگوئی ہے جسمین پیش از وقت **سارے پتے** بتلائے گئے تھے - میعاد بتلائی گئی - موت کا دن بتلایا گیا - صورت موت بتلائی گئی - اور آیت **لا یظہر علیٰ غیبہ احدا** نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ایسی کھلی کھلی پیشگوئی صرف خدا کے مرسلون کو دیجاتی ہے - نہ منجمون سے ہو سکتی ہے نہ دجالون سے - پس کیا یہ وہ آگ نہین جسنے تیرے دلکو جلا دیا؟ کیا تو اب خدا کے کلام سے انکار کریگا؟ یا خودکشی کر کے مر جائیگا؟ کیا تو قسم کھا سکتا ہے کہ ابتک تو ندامت کے دریا مین غرق نہین ہوا - کیا تجھپر اور تمام لوگونپر ابتک نہین کھلا کہ تو خذلان کی اندھیری کوٹھڑی مین بند کیا گیا؟ اور تیری دعاؤن اور تیرے اس شیطانی الہام کے برخلاف جو تو نے اشتہار کے آخر مین لکھا تھا ظہور مین آیا؟ اے تیرہ بخت! کیا تو ابتک جیتا ہے؟ نہین نہین! تیری فضولیون نے تجھے ہلاک کر دیا - تو اُن تین عذابون مین آپ ہی پڑ گیا جنکے ذریعہ سے میری موت تجویز کرتا تھا!!! **فاعتبروا یا اولی الابصار** -!!

بقیہ حاشیہ

جبتک دشمنونکے تمام مکرونکی پردہ دری نہ کرے اور اُنکے مکر کو ہلاک نہ کر دے یعنی جو مکر بنایا گیا اور مجسم کیا گیا اسکو توڑ ڈالیگا اور اُسکو مردہ کر کے پھینک دیگا - اور اُسکی لاش لوگونکو دکھا دیگا اور پھر فرمایا کہ ہم اصل بھید کو اسکی پنڈلیونمین سے ننگا کر کے دکھا دینگے یعنی حقیقت کو کھول دینگے اور فتح کے دلائل بیّنہ ظاہر کرینگے۔ اور اُس دن مومن خوش ہونگے - پہلے مومن بھی اور پچھلے مومن بھی - اور پھر فرمایا کہ وجہ مذکورہ سے عذاب موت کی تاخیر ہماری سنت ہے جسکو ہمنے ذکر کر دیا - اب جو چاہے وہ راہ اختیار کرلے جو اُسکے رب کیطرف جاتی ہے - اس مین بدظنی کرنے والون پر زجر اور ملامت ہے - اور نیز اسمین یہ بھی تفہیم ہوئی ہے کہ جو سعادتمند لوگ ہین اور جو خدا ہی کو چاہتے ہین اور کسی بخل اور تعصب یا جلدبازی یا سوءِ فہم

پھر عبدالحق نے لکھا ہے کہ آتھم کی پیشگوئی کے نہ پوری ہونیکے وقت کسقدر عیسائیون اور
مسلمانون نے تمپر لعنتین کین - یہی سزا دجال کذاب کی تہی - اسکا جواب یہ ہی کہ حکم خواتیم پر ہے
نافہمون اور نادانون نے نبیون اور رسولون سے بھی اوائل حال مین ایسا ہی کیا ہی - پھر
آخر اپنی ناسمجہیونپر روئے - مین تمھین سچ سچ کہتا ہون کہ اسجگہ بھی ایسا ہی ہوگا -

یہ بھی یاد رہے کہ اس عبدالحق اور اُسکی جماعت کا ایک قلمی خط بھی رمضان کے مہینہ
کے سر پر میرے پاس پہونچا - چونکہ وہ گالیوںسے بھرا ہوا تھا - اسلئے مینے نہ چاہا کہ رمضان
مین اُسکا جواب لکھون مگر وہ خط حضرات غزنوی صاحبون کا ابتک موجود ہے - اور گالیان
جو مجھے دی ہین وہ یہ ہین "دس ہزار تیرپر لعنت لعنت لعنت لعنت لعنت عشرہ
الف مائتہ - کافر اکفر دجال شیطان فرعون - قارون - ہامان - اٹڑ پوپو وادی کا وحشی
کلب بلہث یعنی جنگلی کتا" ان افغانونکی **شیرین زبانی** اور **تقوی** کا یہ نمونہ ہی -

اور ایک اور صاحب جو دُشنام دہی مین عبدالحق کے چھوٹے بھائی یا بڑے
بھائی ہین اپنے پرچہ **درۃ الاسلام** مین بہت سی گندہ زبانی کیساتھ آتھم کی پیشگوئی کا ذکر
کرتے ہین - اب مین کہانتک اُنکو بار بار بتلاؤن کہ آتھم تو پیشگوئی کے موافق زندہ بھی رہا اور
مرا بھی - اُسنے خوف دکھلایا اور بے شرمی ظاہر کی - اسلئے خدا نے وعدہ کیموافق اس سے
نرمی کی اور کچھ تاخیر کردی - اور لیکھرام نے متواتر شوخیان ظاہر کین اسلئے قادر قہار نے

حاشیہ

کے اندھیرے مین مبتلا نہین وہ اس بیان کو قبول کرینگے اور تعلیم الٰہی کیموافق اُسکو پائینگے
لیکن جو اپنے نفس اور اپنے نفسانی ضد کے پیرو یا حقیقت شناس نہین وہ بیباکی اور
نفسانی ظلمت کی وجہ سے اُسکو قبول نہین کرینگے -

الہام الٰہی کا ترجمہ معہ تفہیمات الہیہ کے کیا گیا - جس کا ماحصل یہی ہے کہ قدیم سے الٰہی سنت
اسیطرح ہے کہ جبتک کوئی کافر اور منکر نہایت درجہ کا بیباک اور شوخ ہو کر اپنے ہاتھ سے اپنے
لئے اسباب ہلاکت پیدا نہ کرے تبتک خدا تعالیٰ تعذیب کیطور پر اُسکو ہلاک نہین کرتا - اور
جب کسی منکر پر عذاب نازل ہونے کا وقت آتا ہے تو اُسمین وہ اسباب پیدا ہوجاتے ہین جنکی
وجہ سے اُسپر حکم ہلاکت لکھا جاتا ہے - عذاب الٰہی کے لئے یہی قانون قدیم ہے اور یہی سنت

اسکو پکڑ لیا۔ **یہ دونون نمونے** آتھم اور لیکھرام کے معرفت کے بھوکون پیاسون
کیلئے نہایت مفید ہین۔ انسے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کیسا رحیم و کریم ہے جو نرمی کرنیوالون
سے نرمی کرتا ہے۔ اور کیسا غیور ہے جو چالاکی کرنیوالونکو جلد پکڑتا ہے۔ آتھم کا پیشگوئی کے
سننے سے ٹھنڈا اور سرد ہوجانا اور لیکھرام کا شوخ ہوجانا ضرور چاہتا تھا کہ دو مختلف نتیجے
پیدا ہون۔ اے نادانون! کیا یہ روا تھا کہ خدا کی الہامی شرط پوری نہ ہوتی؟! یا وہ نرمی
کے محل پر نرمی استعمال نکرتا اور ڈرنیوالیکو فی الفور اٹھا کر پتھر مارتا؟!

یہ بھی سُن چکے ہو کہ الہام مین رجوع کی شرط لگا کر آتھم کی فطرتی خاصیت کیطرف
اشارہ کر دیا تھا۔ اگر اُسکی فطرت مین خوف قبول کرنیکی قوت نہ ہوتی تو خدا رجوع کی شرط الہام
مین ظاہر نکرتا۔ اور رجوع ایک فعل قلب ہی جسمین ظاہری اسلام شرط نہین۔ سو آتھم نے اپنے
اقوال افعال سے ظاہر کر دیا کہ وہ ضرور اُس شرط کا پابند ہوگیا۔ پس وہ رحیم خدا جسنے فرمایا ہے کہ جب
کشتی مین بیٹھنے والے غرق ہونیکے وقت میریطرف رجوع کرین تو مین انکو اسوقت نجات
دیدیتا ہون۔ گو جانتا ہون کہ بعد مین پھر اپنی شقاوت کی طرف عود کر آئینگے۔ اُسی بُردباری سے
خدانے آتھم کو الہامی شرط کا اُسکے رجوع پر فائدہ دیدیا۔ اور پھر آتھم بعد اسکے دین اسلام کے
رد کی تالیفات مین مشغول نہین ہوا اور نہ نالش کی اور نہ قسم کھائی۔ یہانتک کہ اس دُنیا سے
گذر گیا۔ اور خوف کا اقرار کیا۔ پس اگرچہ بے ایمانونکا تو کچھ علاج نہین مگر ایماندار آتھم کی اس

بقیہ حاشیہ

مستمرہ اور یہی غیر متبدل قاعدہ کتاب الٰہی نے بیان کیا ہے۔ اور غور کرنیسے ظاہر ہوگا کہ جو مسٹر
عبداللہ آتھم کے بارہ مین یعنی سزا ہاویہ کے بارہ مین الہامی شرط تھی وہ درحقیقت اسی سُنت اللہ
کے مطابق ہے کیونکہ اُسکے الفاظ یہ ہین کہ **بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نکرے**
لیکن مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنی مضطربانہ حرکات سے ثابت کر دیا کہ اُسنے اس پیشگوئی کو
تعظیم کی نظر سے دیکھا جو الہامی طور پر اسلامی صداقت کی بنیاد پر کیگئی تھی۔ اور خدا تعالے
کے الہام نے بھی مجھکو یہی خبر دی کہ ہمنے اسکے ہم اور غم پر اطلاع پائی۔ یعنی وہ اسلامی پیشگوئی
سے خوفناک حالتین پڑا اور اسپر رعب غالب ہوا۔ اُسنے اپنے افعال سے دکھا دیا کہ اسلامی
پیشگوئی کا کیسا ہولناک اثر اُسکے دلپر ہوا اور کیسی اُسپر گھبراہٹ اور دیوانہ پن اور دلکی حیرت

کنارہ کشی اور خاموشی سے ضرور رجوع کا نتیجہ نکالینگے - یہ بار ثبوت آتھم کی گردن پر تھا کہ وہ اقرار
خوف کے بعد ہمکو اور ہر ایک منصف کو یہ موقعہ نہ دیتا کہ اُسکے اقوال اور افعال سے ہم رجوع کا نتیجہ
نکال سکتے - بلکہ چاہیے تھا کہ وہ قسم سے یا نالش سے یا کسی اور طرح اثبات دعوی سے اپنی اُس
بزدلی کو جو پندرہ مہینہ تک اس سے برابر ظہور مین آتی رہی اسلامی ہیبت کے وجوہ سے الگ کر کے
دکھلاتا - پس یہ بڑی بدذاتی ہے کہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ آتھم کے دل نے پیشگوئی کی عظمت کو ایکذرہ
قبول نہین کیا تھا اور وہ اپنی سابقہ شوخیوں پر میعاد کے اندر برابر قائم تھا - ایڈیٹر درۃ الاسلام لکھتا ہے
کہ ایمان کیلئے اقرار باللسان شرط ہے - تو اسکا یہی جواب ہے کہ ای نادان الہام مین لفظ رجوع ہے جو در حقیقت
فعل قلب ہے اور اسکے لئے اقرار لسان شرط نہین - اقرار لسان معاد کی نجات کیلئے شرط ہے
مگر ایسی نجات کیلئے جو صرف دُنیا کیلئے ہو صرف دل کا خوف کافی ہے - یہ ضرور نہین کہ کسی مجمع کو گواہ
بنایا جائے بلکہ **یکتمُ ایمانہ** بھی تو قران مین موجود ہے - !

پھر یہی شخص لکھتا ہے کہ مارچ ۱۸۸۶ء مین اشتہار دیا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا - یعنے بعد اسکے
لڑکی پیدا ہوئی - لیکن ای نادانون! دل کے اندھو! مین کب تک تمھین سمجھاؤنگا - مجھے وہ
اشتہار ۱۸۸۶ء **دکھلاؤ** جسمین کہان لکھا ہے کہ اسی سال مین لڑکا پیدا ہونا ضروری ہے - پھر
یہی شخص لکھتا ہے کہ "تمھین اپنے جھوٹے الہام پر ذرہ شرم نہ آئی" پر مین کہتا ہون کہ ای سیاہ
دل الہام جھوٹا نہین تھا تجھ مین خود الہی کلام کے سمجھنے کا مادہ نہین - الہام مین کوئی ایسا لفظ

غالب آگئی اور کیسے الہامی پیشگوئی کے رعب نے اسکے دلکو ایک کچلا ہوا دل بنا دیا یہانتک کہ وہ سخت بیتاب ہوا اور
شہر بشہر اور ہر ایک جگہ ہراسان اور ترسان پھرتا رہا اور اس مصنوعی خدا پر اُسکا توکل نہ رہا جسکو خیالات کی کجی اور ضلالت
کی تاریکی نے الوہیت کی جگہ دے رکھی ہے وہ کتون سے ڈرا اور سانپون کا اُسکو اندیشہ ہوا اور اندر کے مکانون سے
بھی اُسکو خوف آیا - اُسپر خوف اور وہم اور دلی سوزش کا غلبہ ہوا اور پیشگوئی کی پوری ہیبت اسپر طاری ہوئی
اور وقوع سے پہلے ہی اس کا اثر اسکو محسوس ہوا اور بغیر اسکے کہ کوئی امرتسر سے اُسکو نکالے آپ ہی ہراسان
اور ترسان اور پریشان اور بیتاب ہو کر شہر بشہر بھاگتا پھرا اور خدا نے اسکے دل کا آرام چھین لیا اور پیشگوئی سے
سخت متاثر ہو کر سراسیمون اور خوف زدون کی طرح جا بجا بھٹکتا پھرا اور الہام الہی کا رعب اور اثر اُسکے دل پر ایسا
مستولی ہوا کہ اُسکی راتین ہولناک اور دن بیقراری سے بھر گئے - اور حقکی مخالفت کیجاتی تھین جو دہشتین وہ

نہ تھا کہ اس حمل میں ہی لڑکا پیدا ہو جائیگا - اب بجز اسکے میں کیا کہوں کہ **لعنۃ اللہ علی الکاذبین**
بیشک مجھے الہام ہوا تھا کہ موعود لڑکے سے تو میں برکت پائینگی - مگر ان اشتہارات میں کوئی ایسا
الہی الہام نہیں جسنے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے - اگر ہے تو لعنت ہے تجہپر اگر تو وہ
الہام **پیش نکرے** - ہاں دوسرے حمل میں جیسا کہ پہلے سے مجھے ایک اور لڑکے کی بشارت
ملی تھی لڑکا پیدا ہوا - سو یہ بجائے خود ایک مستقل پیشگوئی تھی جو پوری ہو گئی - جس کا ہمارے مخالفوں کو
صاف اقرار ہے - ہاں اگر اس پیشگوئی میں کوئی ایسا الہام میں نے لکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہو کہ الہام نے
اسیکو موعود لڑکا قرار دیا تھا تو **کیوں** وہ الہام پیش نہیں کیا جاتا - پس جبکہ تم الہام کے پیش کرنے
سے عاجز ہو تو کیا یہ لعنت تمپر ہے یا کسی اور پر - اور یہ کہنا کہ اس لڑکے کو بھی مسعود کہا ہے - تو ای
نابکار مسعود تو نیکی اولاد مسعود ہی ہوتی ہے الا شاذ نادر - کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت
اطوار نہیں بلکہ شقاوت اطوار کہتا ہے - کیا تمہارا یہی طریق ہے؟ اور بالفرض اگر میری یہی مراد
ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں ہے - میں انسان ہوں **ممکن** ہے کہ اجتہاد سے ایک
بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو - پر میں پوچھتا ہوں کہ وہ خدا کا الہام **کونسا** ہے کہ میں نے ظاہر کیا
تھا کہ پہلے حمل میں ہی لڑکا پیدا ہو جائے گا یا جو دوسرے میں پیدا ہوگا - وہ درحقیقت وہی موعود
لڑکا ہوگا اور وہ الہام پورا نہ ہوا - اگر ایسا الہام میرا تمہارے پاس موجود ہے **تو تمپر لعنت
ہے اگر وہ الہام شائع نہ کرو!**

قلق اس شخص پر وارد ہوتا ہے جو یقین رکھتا ہے یا ظن رکھتا ہے کہ شاید عذاب الہی نازل ہو جاے - یہ سب
علامتیں اُسمیں پائی گیئں اور وہ عجیب طور پر اپنی بے چینی اور بے آرامی جا بجا ظاہر کرتا رہا اور خدا تعالی نے
ایک حیرتناک خوف اور اندیشہ اُسکے دل میں ڈالدیا کہ ایک پات کا کھڑکا بھی اُسکے دلکو صدمہ پہونچاتا رہا
اور ایک کتّے کے سامنے آنیسے بھی اسکو ملک الموت یاد آیا اور کسی جگہ اسکو چین نہ پڑا اور ایک سخت ویرانے
میں اُسکے دن گذرے اور سراسیمگی اور پریشانی اور بیتابی اور بیقراری نے اسکے دلکو گھیر لیا اور ڈرانیوالے
خیال رات دن اسپر غالب رہے اور اسکے دلکے تصورات نے عظمت اسلامی کو رو نہ کیا - بلکہ قبول کیا - اسلیے
وہ خدا جو رحیم و کریم اور سزا دینیمیں دھیما ہے اور انسان کے دلکے خیالات کو جانچتا اور اسکے تصورات
کیموافق اس سے عمل کرتا ہے - اسنے اُسکو اس صورت پر نپایا جس صورت میں فی الفور کاملہ ہاویہ کی سزا

ننصر خصمی هل تری من علامة
اے میرے دشمن خوب دیکھ کیا تو کوئی علامت پاتا ہے
اذا ما نقول مله لا تتبری لنا
جب کہیں آ تو ہمارے مقابل پر آتا نہیں
دعوت فاکثرت الدعاء لنکبتی
تونے بد دعا کی اور میری ادبار کیلئے بہت بد دعا کی
عرضنا علیکم رحمة امر ربنا
ہمنے مہربانی سے اپنا رب کا امر تمہارے پیش کیا
وقلت لکم توبوا ولا تترکوا الحیا
اور میں نے کہا کہ توبہ کرو اور حیا کو مت چھوڑو
وانی حبست النفس عند فضولکم
اور میں نے تمہاری بکواس کے وقت اپنے تئیں روکا
ووالله لا یخزی الصدوق بقولکم
اور بخدا صادق تمہاری بات کے ساتھ رسوا نہیں کیا جائیگا
فتوبوا الی الرب الوری واستغفروا
پس خدا کیطرف توبہ کرو اور گناہ کی معافی چاہو

بها یعرف الکذاب عند المحقق
جس سے جھوٹا پہچانا جاتا ہے۔
وفی بیتك المنحوس تهذی وترتقی
اور اپنے منحوس گھر میں بکتا اور اوپر چڑھتا ہے
فوالله زدنا بعده فی التفنق
پس بخدا ہم بعد اس کے تنعم میں زیادہ ہوئے
فلم تحفلوا لبراً وقد کنت اشفق
پس تم نے کچھ پروانہ کی اور میں ڈرتا تھا
فزدتم عناداً واعتدیتم کافسق
پس تم عناد کی رو سے بڑھ گئے اور حد سے زیادہ گذر گئے جیسا کہ فاسق گذر جاتے ہیں
صبوراً علی سب وشتم محرق
اور تمہاری گالیوں پر صبر کیا۔
ایرهق قتر وجه من کان اصدق
کیا صادق کے منہ پر غبار آسکتی ہے
ولا تشتروا بالحق عیشا مرمق
اور تھوڑے عیش کے لئے حق کو مت چھوڑو

خاتمة الکتاب

ان کتابی هذا اخر الوصایا للعلماء۔ الذین تصدوا للتکذیب والاستهزاء
یحسرة علیهم وعلی ما اروا من حالة۔ انهم فتحوا علی الناس ابواب ضلالة
فی زمن تطائرت فیه الفتن کشعلة جوالة۔ والناس کانوا تائهین فی موماة
بطالة۔ فالقاهم العلماء فی وهد مغتالة۔ وجمعوا لهم قدّ انف جهالة
ثم اوقدوا قدّ انفهم بقبس وذبالة۔ وصاروا لهم کضغث علی ابالة
واختاروا مدارج الیهود۔ وسلکوا مسالك الغی والعنود۔ وما کانوا منتهین

فغلظتُ عليهم بعد ما اكدى الاستعطافُ۔ ولم ينفع التملق والابتلاف ولما رأيتهم اهل قلبٍ صافٍ۔ ولا فتىً مُصافٍ۔ وانهم رغبوا من العلم فى المشوف المعلَم۔ ومن الدّر فى الدرهم۔ وزلّوا طوائف اسرابٍ فأقت فى الساعة۔ كرجل يتخطى رقاب غُنب الجماعة۔ او كاثرةٍ تتحرى طرق الشناعة وكانوا يعرفون شانى ومقامى۔ ورأوا ايتى وسمعوا كلامى۔ وانى اكثرت لهم وصيتى حتى قيل انى مكثار۔ وما عهدتُ ان يبدى اسرار۔ فما نفعهم كلامى ومقالى وما انتفعوا بتفصيلى واجمالى۔ وكان هذا اعظم المصائب على الاسلام۔ لولا رحمة الله ذو الجلال والاكرام۔ فالحمد لله على ما رحم۔ وارسل عبده بالأيات وانزل من البينت المحكمت۔ وقطع دابر المفسدين۔ انه احسن الى الخلق واتمّ حجتى۔ واظهر لهم ايتى۔ واعلا لهم رايتى۔ واماط جلباب الشبهات وما بقى الا جهام التعصبات۔ وابدى فى تائيدى انواع العجاب۔ ونجا اولى الالباب من حجب الارتياب۔ وحان ان اطوى البيان اقصّ جناح القصة۔ واعرض عن قوم لا يبالون الحق بعد اتمام الحجة۔ فاعلموا انى الآن اصرف وجهى عن كل من اهان من الظلمين المتجاهلين۔ وابعد نفسى من المنكرين الخائنين واعاهد الله ان لا اخاطبهم من بعد واحسبهم كالميتين المدفونين۔ ولا اكلّم المكفرين المكذبين۔ ولا اسبّ السابين المعتدين۔ ولا اضيع وقتى لقوم مسرفين۔ الا الذين تابوا واصلحوا وجاءونى مسترشدين ودقّوا باب طلب الهدايات۔ واستفسروا لثلج القلب لا كاهل الغوايات وامنوا مع المؤمنين۔ وهذا اخر ما كتبنا فى هذا الباب۔ وندعوا الله ان يفتح لعباده سبل الصدق والصواب۔ والحمد لله فى المبدء والمآب وعليه توكلنا واليه انبنا واياه نستعين۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ۔ آمين

الراقم ميرزا غلام احمد القاديانى ٢٦ [illegible]

اور پھر تمہارا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ "احمد بیگ کا داماد اتبک زندہ ہے"۔ سو مین کہتا ہون کہ اے نابکار قوم! کبتک تو اندھی اور گونگی اور بہری رہیگی؟ اور کبتک تیری آنکھین اُس نور کو نہین دیکھینگی جو اتارا گیا؟ سُن اور سمجھ! کہ اُس الہام کے دو ٹکڑے تھے ایک احمد بیگ کے متعلق اور ایک اُسکے داماد کے متعلق۔ سو تم سُن چکے ہو کہ احمد بیگ میعاد کے اندر فوت ہو گیا۔ اور **وہ دن آتا ہے** کہ تم سُن لوگے کہ اُسکے داماد کی نسبت بھی پیشگوئی پوری ہو گئی خدا کی باتین ٹل نہین سکتین۔! اور یہ اعتراض جو تم کرتے ہو نئے نہین۔ نوشتونکو پڑھو کہ پہلے بدفہم لوگون نے بھی ایسے ہی اعتراض نبیونپر بھی کیٔے ہین۔ تمھارے دل اُنسے مشابہ ہو گئے۔ اور تمھارا یہ کہنا کہ "میعاد کے اندر وہ کیون فوت نہین ہوا؟" یہ تمہاری بے ایمانی یا نا سمجھی ہے۔ الہام **توبی توبی فانّ البلاء علیٰ عقبک** مین صاف توبہ کی شرط تھی اور یہ الہام احمد بیگ اور اُسکے داماد دونون کیلئے تھا۔ کیونکہ عقب لڑکی اور لڑکی کی اولاد کو کہتے ہین۔ اور یہ احمد بیگ کی بیوی کی والدہ کو خطاب تھا کہ تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر خاوند مرنے کی بلا ہے اگر توبہ کروگی تو تاخیر موت کیجائیگی۔ پس احمد بیگ کی زندگی کے وقت کسی نے اس الہام کی پرواہ نکی۔ اور جب احمد بیگ فوت ہو گیا تو اُسکی بیوہ عورت اور دیگر پسماندونکی کمر ٹوٹ گئی۔ وہ دُعا اور تضرع کیطرف بدل متوجہ ہو گئے۔ جیسا کہ سنا گیا ہے کہ اتبک احمد بیگ کے داماد کی والدہ کا کلیجہ اپنے حال پر نہین آیا۔ سو خدا دیکھتا ہے کہ وہ شوخیون مین کب آگے قدم رکھتے ہین پس اُسوقت وعدہ اسکا پورا ہو گا جب یہ سب کچھ پورا ہو گا۔ تب نہ مین بلکہ ہر ایک دانا تمپر لعنت بھیجے گا۔ **کیونکہ تمنے خدا کا مقابلہ کیا۔!**

یعنی موت بلا توقف اُسپر نازل ہوتی اور ضرور تھا کہ وہ کامل عذاب اُسوقت تک تھمارہے جبتک کہ وہ بیباکی اور شوخی سے اپنے ہاتھ سے اپنے لئے ہلاکت کے اسباب پیدا کرے۔ اور الہام الٰہی نے بھی اسیطرف اشارہ کیا تھا کیونکہ الہامی عبارتمین شرطی طور پر عذاب موت کے آنیکا وعدہ تھا نہ مطلق بلاشرط وعدہ لیکن خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ مسٹر عبداللہ آتھم نے اپنے دل کے تصورات سے اور اپنے افعال سے اور اپنی حرکات سے اور اپنے خوف شدید سے اور اپنے ہولناک اور ہراسان دلسے عظمت اسلامی کو قبول کیا اور یہ حالت ایک رجوع کرنیکی قسم ہے جو الہام کے استثنائی فقرہ سے کسیقدر تعلق رکھتی ہے

اور پھر ایک اور صاحب اپنا نام شیخ نجفی ظاہر کر کے میرے مقابل پر آئے ہین - اور مجھے
کذاب اور دجّال اور جاہل ٹھہراتے ہین اور کہتے ہین کہ "خسوف و کسوف کا نشان قیامت کو ظاہر ہوگا نہ
اب" اس نادان کو یہ بھی خبر نہین کہ اگر خسوف کسوف بطور نشان مہدی ظاہر ہوگا جیسا کہ دارقطنی
وغیرہ کتب حدیث مین درج ہے تو قیامت کو اس نشان سے فائدہ کون اُٹھائے گا بلکہ اُسوقت تو
مہدی کا آنا ہی لاحاصل ہوگا - جب خدا نے ہی نظام شمسی کو توڑ کر خلقت کا خاتمہ کرنا چاہا تو کون مہدی اور کہان کے
اُسکے نشان - وہ تو قیامت کا زمانہ آگیا - اسمین کسکو کلام ہوسکتا ہے کہ مہدی کا زمانہ تجدید کا زمانہ ہے - اور
خسوف کسوف اُسکی تائید کیلئے ایک نشان ہے - سو وہ نشان اب ظاہر ہوگیا - جسکو قبول کرنا ہو قبول کرے
اور جیسا کہ حدیثمین لکھا تھا چاند گرہن اس پہلی رات مین ہوا جو چاند کی تین راتومین سے پہلی رات ہے - اور
سورج گرہن اُن دنون کے نصف مین ہوا جو سورج گرہن کیلئے مقرر ہین - اور اسطرح یہ پیشگوئی نہایت
صفائی سے پوری ہوگئی - چونکہ زمانہ کے علماء سورج اور چاند کی طرح ہوتے ہین - سو اس پیشگوئیمین یہ اشارہ
تھا کہ سورج اور چاند کا کسوف خسوف علماء کے دلونکی تاریکی پر شاہد ہے کہ **جو کچھ زمین مین ہوتا ہے
آسمان اُسکو دکھلا دیتا ہے** -

اور پھر یہی صاحب اپنے خط عربی مین جو ژولیدہ زبانی سے بھرا ہوا ہے مجھکو لکھتے ہین
کہ "اگر تو میرے مُقابل پر آوے تو مین اپنا علم عربی تجھکو دکھلاؤن - حالانکہ اُنکے اسی عربی خط سے اُنکے
علم کا بخوبی اندازہ ہوگیا - اور معلوم ہوگیا کہ بجز چند چُرائے ہوئے فقرون اور مسروقہ الفاظ کے اُنکی

کیونکہ جو شخص عظمت اسلامی کو رد نہین کرتا بلکہ اُس کا خوف اسپر غالب ہوتا ہے وہ ایک طور سے اسلام کی
طرف رجوع کرتا ہے - اور اگرچہ ایسا رجوع عذاب آخرت سے بچا نہین سکتا مگر عذاب دنیویمین بیباکی کے
دنون تک ضرور تاخیر ڈالدیتا ہے - یہی وعدہ قرآن کریم اور بائیبل مین موجود ہے - اور جو کچھ ہمنے مسٹر
عبد اللہ آتھم کی نسبت اور اُسکے دل کی حالت کے بارہمین بیان کیا یہ باتین بے ثبوت نہین - بلکہ مسٹر
عبد اللہ آتھم نے اپنے تئین سخت مصیبت زدہ بنا کر اور اپنے تئین شدائد غربت مین ڈالکر اور اپنی زندگی
کو ایک ماتمی پیرایہ پہنا کر اور ہر روز خوف اور ہراس کی حرکات صادر کر کے اور ایک دنیا کو اپنی پریشانی
اور دیوانہ پن دکھلا کر نہایت صفائی سے اسبات کو ثابت کر دیا ہے کہ اسکے دل نے اسلامی عظمت اور
صداقت کو قبول کر لیا - کیا یہ بات جھوٹھ ہے کہ اُسنے پیشگوئی کے **رعبناک مضمون** کو

گھڑ لیمین اور کچھ نہیں۔ اور ایسا ہی عبد الحق نے بھی اپنے اشتہار مذکورہ بالا مین یہی لاف زنی کی ہے اور میری نسبت لکھا ہے کہ "یہ کتابین جو وہ شائع کرتا ہے عربی دان لوگونسے عربی کرا کے چھپواتا ہے اور مجھے یقیناً معلوم ہے کہ اُسکو عربی کی ہرگز لیاقت نہیں اگر اُسکو ضرور لیاقت دیگئی ہے تو مجھسے عام علماء کی مجلس مین عربی زبان مین بحث کرے دونونکی عربی قلمبند ہو جائیگی بعدہٗ علماؤن پر پیش کیجائے گی اگر فوقیت لیگیا تو مانا جائیگا کہ یہ رسائل عربی اُسنے بنائے ہین اور بحث تقریری بالمشافہ ہوگی اگر بحث مین مجھسے کچھ نہ بنا تو لعنت اللہ علی الکاذبین" اسکے جواب مین ضمیمہ انجام آتھم مین اسکو لکھا گیا کہ ہم اس مقابلہ کیلئے طیار ہین۔ لیکن تمھین یاد رہے کہ ہم بار بار لکھ چکے ہین کہ یہ عربی کتابین اسلئے تالیف نہین ہوئین کہ لوگ ہمین عربی دان سمجھین اور مولوی خیال کرین۔ بلکہ ان کتابون مین بار بار یہ جتلایا گیا ہے کہ یہ خدا کا نشان ہے اور بطور معجزہ کے مجھکو دیا گیا ہے تا میرے دعوی پر یہ بھی ایک دلیل ہو۔ مینے کب اور کہان لکھا ہے کہ عربی کتابونسے یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی مغلوب ہو تو مجھے عربی دان مان لے۔ سو یہ اقرار کرنا چاہیے کہ اگر تم باوجود اتنے دعوی فضیلت اور عربی دانی کے میرے جیسے انسان سے صاف شکست کھا جاؤ جسکی نسبت تمھین اسی اشتہار مین اقرار ہے کہ اس شخص کو عربی دانی کی ہرگز لیاقت نہین تو یہ نشان تم تسلیم کرلوگے اور یقین دلسے سمجھ لوگے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرفسے ایک معجزہ ہے اور اُسیوقت توبہ کرکے میری بیعت مین داخل ہو جاؤگے لیکن دو مہینے کے قریب عرصہ گذر گیا کہ ابتک عبد الحق کیطرفسے کوئی جواب نہین آیا۔ گویا وہ مر گیا

پورے طور پر اپنے پر ڈال لیا اور جسقدر ایک انسان ایک سچی اور واقعی بلا سے ڈر سکتا ہے اسیقدر وہ اس پیشگوئی سے ڈرا۔ اُسکا دل ظاہری حفاظتونسے مطمئن نہ ہو سکا اور حق کے رُعب نے اُسکو دیوانہ سا بنا دیا سو خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ اُسکو ایسی حالت مین ہلاک کرے کیونکہ یہ اُسکے قانون قدیم اور سنت قدیمہ کے مخالف ہے اور نیز یہ الہامی شرط سے مغائر اور برعکس ہے۔ اور اگر الہام اپنی شرائط کو چھوڑ کر اور طور پر ظہور کرے تو گو جاہل لوگ اس سے خوش ہون مگر ایسا الہام الہام الٰہی نہین ہو سکتا اور یہ غیر ممکن ہے کہ خدا اپنی قرار دادہ شرطونکو بھول جائے۔ کیونکہ شرائط کا لحاظ رکھنا صادق کے لئے ضروری ہے اور خدا اصدق الصادقین ہے۔ ہان جسوقت مسٹر عبد اللہ آتھم اس شرط کے نیچے سے اپنے تئین باہر کرے اور اپنے لئے اپنی شوخی اور بے باکی سے ہلاکت کے سامان پیدا کرے تو

اب منصفین کو سوچنا چاہیے کہ یہ لوگ حق پوشی کیلئے کیسے دجالی کام کر رہے ہین۔ اور کسقدر شیطانی جھوٹھونکو استعمال کر کے لوگونکو تباہ کرتے ہین۔ اگر یہ شخص اپنی عربی دانی مین سچا تھا اور فی الواقعہ مجھکو محض اُمّی اور ناخواندہ اور جاہل سمجھتا تھا تو اُسکو تو خدا نے موقعہ دیا تھا کہ مین مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوگیا تھا اور مینے صفحی دعوے سے کہدیا تھا کہ اگر مین مغلوب ہوگیا تو مین اپنے تئین جھوٹھا سمجھونگا لیکن اگر مین غالب ہوا تو مجھے سچا سمجھنا چاہیے تو پھر کیا سبب تھا کہ وہ گریز کر گیا۔ کیا یہ انصاف کی بات تھی کہ اگر مین مغلوب ہوجاؤن تو مجھے اپنے دعوی مین جھوٹھا سمجھا جاے لیکن اگر مین غالب ہوجاؤن تو مجھے صرف ایک عربی دان سمجھا جاے۔ کیا مینے یہ تمام عربی کتابین مولوی کہلانیکے شوق سے شائع کی تھین۔ مجھے تو مولویت کے لفظ سے قدیم سے نفرت ہے اور بدل بیزار ہون کہ کوئی مجھکو مولوی کہے۔ مینے تو ان کتابونکی تالیف سے صرف خدا کا نشان پیش کیا تھا۔ کیونکہ یہ ولایت کامل طور پر ظل نبوت ہی۔ خدا نے نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات کیلئے پیشگوئیان دکھلائین سو اسجگہ بھی بہت سی پیشگوئیان ظہور مین آئین۔ خدا نے دعاؤنکی قبولیت سے اپنے نبی علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت دیا سو اسجگہ بھی بہت سی دعائین قبول ہوئین۔ یہی نمونہ استجابت دعا کا جو لیکھرام مین ثابت ہوا غور سے سوچو۔!!! ایسا ہی خدا نے اپنے نبی کو شق القمر کا معجزہ دیا سو اسجگہ بھی قمر اور شمس کے خسوف کسوف کا معجزہ عنایت ہوا۔ ایسا ہی خدا نے اپنے نبی کو فصاحت بلاغت کا معجزہ دیا سو اسجگہ بھی فصاحت بلاغت کو اعجاز کیطور پر دکھلایا۔ غرض فصاحت بلاغت کا ایک

وہ دن نزدیک آجائین گے اور سزاے ہاویہ کامل طور پر نمودار ہوگی اور پیشگوئی عجیب طور پر اپنا اثر دکھائے گی۔

اور توجہ سے یاد رکھنا چاہیے کہ ہاویہ مین گرایے جانا جو اصل الفاظ الہام ہین وہ عبد اللہ آتھم نے اپنے ہاتھ سے پورے کئے اور جن مصائب مین اُسنے اپنے تئین ڈال لیا اور جس طرز سے سلسل گھبراہٹون کا سلسلہ اُسکے دامنگیر ہوگیا اور ہول اور خوف نے اُسکے دلکو پکڑ لیا یہی **اصل ہاویہ** تھا۔ اور سزاے موت اُسکے کمال کیلئے ہے جسکا ذکر الہامی عبارت مین موجود بھی نہین۔ بیشک یہ مصیبت ایک ہاویہ تھا جسکو عبد اللہ آتھم نے اپنی حالت کیموافق بھگت لیا لیکن وہ بڑا ہاویہ جو موت سے تعبیر کیا گیا ہے اسمین کسیقدر مہلت دیگئی کیونکہ حق کا رعب اُسنے

الہی نشان ہے اگر اسکو توڑ کر نہ دکھلاؤ تو جس دعوی کیلئے یہ نشان ہے وہ اس نشان اور دوسرے
نشانوں سے ثابت اور تم پر خدا کی حجت قائم ہے۔

یہ جواب تھا جو عبدالحق کو لکھا گیا تھا۔ لیکن اب چونکہ وقت حد اور اندازہ سے گذر گیا
اور اس طرف سے کوئی جواب نہ آیا اور شیخ نجفی نے بھی چندروز کی مصلحت کیلئے صدیق اکبر اور فاروق
اعظم کا پیچھا چھوڑ کر میری طرف اپنے تبرّون کے تمام تیرونکو جھکا دیا اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ اس لافزن نجدی اور غزنوی کی سرکوبی کیلئے چند مختصر ورق عربی کے بطور نشان لکھی جائین
اور پھر اپنے صدق اور کذب کا حصر رکھا جائے۔ کیونکہ اگر خدا میرے ساتھ ہے اور مین خوب جانتا
ہون کہ وہ میرے ساتھ ہے تو وہ ان لوگونکو مقابلہ کی طاقت نہین دیگا۔ اسلئے مینے لیکھرام
کی موتکے بعد ۸ مارچ ۱۸۹۷ء کو اس مضمون کے لکھنے کا ارادہ کیا۔ لیکن بباعث ضروری
اشتہارات کے شائع کرنیکے کچھ توقف ہوگیا۔ اب ۱۷ مارچ ۱۸۹۷ء سے لکھنا شروع کیا ہے
سو یقین رکھتا ہون کہ مین اس اردو تمہید کے بعد ایک ہفتہ تک اسقدر عربی مضمون انشاء اللہ القدیر
اسی کے فضل اور قوت اور توفیق سے لکھ لونگا جو مخالفونکے لئے بصورت نشان تجلی کریگا۔ اور
مین اسوقت وعدہ محکم کرتا ہون کہ اگر کوئی شخص ان دونون مین سے یعنی نجفی اور غزنوی مین سے اس میعاد کے
اندر جو ۲۷ مارچ ۱۸۹۷ء سے اشاعت کے دنتک ہو سکتی ہے یعنی اُسدن کہ یہ رسالہ انکے پاس
پہونچ جائے اس مضمونکی نظیر اسکے حجم اور ضخامت کیمطابق اور اسکی نظم اور نثر کیموافق بالمقابل شائع
کردے اور پروفیسر عربی مولوی عبداللہ صاحب یا کوئی اور پروفیسر جو مخالف تجویز کرین ایسی قسم
کھا کر جو موکد بعذاب الہی ہو جلسہ عام مین کہدین کہ یہ مضمون تمام مراتب بلاغت اور فصاحت
کے رو سے مضمون پیش کردہ سے بڑھکر یا برابر ہے اور پھر قسم کھانے والا میری
دُعا کے بعد **اکتالیس دن** تک عذاب الہی مین ماخوذ نہ ہو تو مین اپنی کتابین جلاکر

اپنے سر پر لیلیا۔ اسلئے وہ خدا تعالی کی نظر مین اُس شرط سے کسیقدر فائدہ اُٹھانیکا مستحق ہوگیا جو الہامی
عبارت مین درج ہے۔ اور ضرور ہے کہ ہر ایک امر کا ظہور اُسی طور سے ہو جس طور سے خدا تعالی کے الہام مین وعدہ
ہوا اور مین یقین رکھتا ہون کہ اس ہمارے بیان مین وہی شخص مخالفت کریگا جسکو مسٹر عبداللہ آتھم کے ان تمام
واقعات پر پوری اطلاع نہ ہوگی اور یا جو تعصب اور بخل اور سیہ دلی سے حق پوشی کرنا چاہتا ہو۔

جو میرے قبضہ مین ہونگی اُنکے ہاتھہ پر توبہ کردن گا اور اس طرح یقیسے روز کا جھگڑا طے ہوجائے گا اور اسکے بعد جو شخص مقابل پر نہ آیا تو پبلک کو سمجھنا چاہییے کہ وہ جھوٹھا ہے۔

اور یہ کہنا کہ ممکن ہے کہ تم کسی دوسرے سے لکھوا کر اپنے نام پر پیش کردگے۔ اس کا جواب اسی قدر کافی ہے کہ ایسا دوسرا عربی دان **تمھین بھی** مل سکتا ہے۔ بلکہ تم جو ہر وقت لاف مارتے ہو کہ تمہارے ساتھہ ہزاردن علماء ہین اور حسب زعم تمھارے میرے ساتھہ صرف جاہلون یا منشیوں کا گروہ ہے تو اب تمھین شرم نہین آتی کہ ایسی باتین مونہہ پر لاؤ۔ تمھارے پاس تو مدد دینے کیلئے زیادہ سامان ہین۔ کسی ادیب کے آگے ہاتھہ جوڑو۔ یا ضرورت کے وقت اُسکے قدمون پر ہی گرجاؤ آخر وہ رحم کریگا اور تمھین کچھہ بنادیگا۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ یہ تحریر گو میری ہو یا تمھارے یا گلانہ خیال سے کسی اور کی اس سے تمھین کیا غرض اور کیا واسطہ جبکہ مین اسپر حصر رکھتا ہون کہ اس تحریر کی نظیر پیش ہونیسے مین سمجھہ لونگا کہ مین کاذب ہون تو تمھاری طرفسے کوشش ہونی چاہیے کہ اسکی نظیر پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو تو ضرور اپنی کوشش مین کامیاب ہوجاؤگے۔ کیونکہ خدا سچون کو ضائع نہین کرتا اور اُسکے عزیز ذلیل نہین ہوتے۔

اور مین مکرر کہتا ہون کہ اسی میعاد مین تمھین بالمقابل رسالہ شائع کردینا چاہیے جس میعاد مین ابتداء سترہ مارچ ۱۸۹۳ء سے میرا رسالہ شائع ہو۔ اگر اس مین تخلف ہوگا تو پھر تمھارے بیہودہ عذرات کی طرف التفات نہین کیا جایگا۔ اب مین عربی رسالہ لکھتا ہون

وما توفیقی الا باللہ رب انصرنی من لدنک رب ایدنی من لدنک
رب ان قومی طردونی فآونی من لدنک رب ان
قومی لعنونی فارحمنی من لدنک ارحمنی یا رب الارض
والسماء۔ ارحمنی یا ارحم الرحماء۔ ولا
راحم الا انت۔ انک انت حبی فی الدنیا
والاخرہ وانت ارحم الرحمین توکلت
علیک وانت لا تضیع

المتوکل علیٰ

جو میرے قبضہ مین ہونگی اُنکے ہاتھہ پر توبہ کر دن گا اور اس طریقسے روز کا جھگڑا طے ہو جائے گا اور اسکے بعد جو شخص مقابل پر نہ آیا تو پبلک کو سمجھنا چاہیئے کہ وہ جھوٹھا ہے۔

اور یہ کہنا کہ ممکن ہے کہ تم کسی دوسرے سے لکھوا کر اپنے نام پر پیش کر دگے۔ اس کا جواب اسی قدر کافی ہے کہ ایسا دوسرا عربی دان **تمھین بھی** مل سکتا ہے۔ بلکہ تم جو ہر وقت لاف مارتے ہو کہ تمہارے ساتھہ ہزار دن علماء ہین اور حسب زعم تمھارے میرے ساتھہ صرف جاہلون یا منشیون کا گروہ ہے تو اب تمھین شرم نہین آتی کہ ایسی باتین مونہہ پر لاؤ۔ تمھارے پاس تو مدد دینے کیلئے زیادہ سامان ہین۔ کسی ادیب کے آگے ہاتھہ جوڑو۔ یا ضرورت کے وقت اُسکے قدمونپر ہی گر جاؤ آخر وہ رحم کریگا اور تمھین کچھہ بنا دیگا۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ یہ تحریر گو میری ہو یا تمھارے پاگلانہ خیال سے کسی اور کی اس سے تمھین کیا غرض اور کیا واسطہ جبکہ مین اسپر حصر رکھتا ہون کہ اس تحریر کی نظیر پیش ہونیسے مین سمجھہ لونگا کہ مین کاذب ہون تو تمھاری طرفسے کوشش ہونی چاہیئے کہ اسکی نظیر پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو تو ضرور اپنی کوشش مین کامیاب ہو جاؤگے۔ کیونکہ خدا سچونکو ضائع نہین کرتا اور اُسکے عزیز ذلیل نہین ہوتے۔

اور مین مکرر کہتا ہون کہ اسی میعاد مین تمھین بالمقابل رسالہ شائع کر دینا چاہیئے جس میعاد مین ابتداء سترہ مارچ ۱۸۹۷ء سے میرا رسالہ شائع ہو۔ اگر اس مین تخلف ہوگا تو پھر تمھارے بیہودہ عذرات کی طرف التفات نہین کیا جائیگا۔ اب مین عربی رسالہ لکھتا ہون

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ انْصُرْنِیْ مِنْ لَدُنْکَ رَبِّ اَیِّدْنِیْ مِنْ لَدُنْکَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ طَرَدُوْنِیْ فَاٰوِنِیْ مِنْ لَدُنْکَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ لَعَنُوْنِیْ فَارْحَمْنِیْ مِنْ لَدُنْکَ اِرْحَمْنِیْ یَا رَبَّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ۔ اِرْحَمْنِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ وَلَا رَاحِمَ اِلَّا اَنْتَ۔ اِنَّکَ اَنْتَ حِبِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ وَاَنْتَ اَتَضَرَّعُ

المتوکّل علیہ

امّا بعد فاعلموا ایّہا الطّالبون - والاخیار المسترشدون - انّ اللہ اتمّ حجّتی

بعد اسکے اے طالبو اور اچھے لوگو جو رشد کو ڈھونڈنے والے ہو تمھیں معلوم ہو کہ خدا نے میری حجت کو دشمنون

علی الاعداء - واری لی الخوارق واسبغ من العطاء - ورئیتم کیف نزلت الآیات

پر پورا کر دیا - اور میرے لئے اُسنے نشان دکھلائے اور میرے پر اپنی بخشش کو کامل کیا - اور تمنے دیکھا کہ کیونکر آسمان سے

من السّماء - وکیف فتحت الابواب للطّلباء - ثم الذین بخلوا ینکروننی لاعنین

نشان اُترے - اور کیونکر طالبوں کے لئے دروازے کھولے گئے - پھر وہ جو بخل کرتے ہین وہ لعنت کرتے ہوئے انکار ظاہر

ویترکون الدیانۃ والدین - جرّدوا من غیر حق سیف العدوان - وشہّروا حسامًا

کرتے ہین - اور دین کو بھی چھوڑتے ہین اور دیانت کو بھی - انھون نے ظلم کی تلوار ناحق کھینچ رکھی ہے - اور گالی اور زیادہ گوئی

السبّ والطغیان - وما کانوا منتہین - انّہم یؤذوننی ویسبّوننی - ویکفروننی

کی خنجر اُنکے ہاتھ مین برہنہ ہے - اور باز نہین آتے - وہ مجھے دُکھ دیتے ہین اور دشنام دہی کرتے ہین - اور

ولا اعلم لم یکفروننی - ایکفّرون رجلاً یقول انّی من المسلمین - یصرّون علی

مجھے کافر ٹھہراتے ہین اور مین نہین جانتا کہ کیون ٹھہراتے ہین - کیا وہ اُس آدمی کو کافر کہتے ہین جو مسلمان ہونے کا اقرار کرتا ہے گمراہی

سُبل الضلال والنکوب - فاین خوف اللہ وتقوی القلوب - واین سِیَر

اور بیراہی کے طریقوں پر اصرار کرتے ہین - پس کہان ہے خوف خدا اور دلونکی پرہیزگاری؟ اور کہان ہین صلحا

الصّالحین - اما جاءتہم الآیات - اما ظہرت البیّنات - اما حصحص الحق و

کی خصلتین؟ کیا اُنکے پاس نشان نہین آئے؟ کیا کھلے کھلے خوارق ظاہر نہین ہوئے؟ - کیا حق نہین کھُل گیا؟ اور

رُفع الشبہات - افتعاہدوا علی انّہم لا یرجعون الی حق مُبین - او تقاسموا علی

شبہات نہین مٹ گئے؟ کیا انھون نے باہم عہد کر لیا ہے کہ حق کی طرف رجوع نہین کرینگے؟ یا باہم قسمین کھالی

انّہم یصرّون علی تکذیب وتوہین - ایخوفوننی بالسبّ والشتم والتکفیر - و

ہین کہ تکذیب اور توہین پر اصرار کرتے رہین گے؟ کیا مجھے گالی اور کافر کہنے کے ساتھ ڈراتے ہین؟ اور

یتربّصون بی الدوائر بالحیل والتدابیر - واللہ یعلم کید الخائنین - انّہ یعلم ما

تدبیرون اور حیلون سے میرے پر گردشونکی امید رکھتے ہین؟ خدا تعالی خیانت کرنیوالونکے مکر کو خوب جانتا ہے - وہ میرے دلکی باتون

فی نفسی ونفسہم وانّہ لا یحبّ المفسدین - وانی عندہ مکین امین - وان بی

اور اُنکے دلکی باتونکو جانتا ہے اور وہ مفسدونکو دوست نہین رکھتا - اور مین اسکے نزدیک با مرتبہ اور امین ہون - اور مجھمین

وبينه سِرّ لا يعلمه الا هو فويل للمُعتدين - أتحسب الاعداء ان العداوة خير

اور اُسمین ایک بھید ہی جو اُسکو بغیر میرے خدا کے کوئی نہین جانتا پس حد سے بڑھنے والونپر واویلا ہو - کیا دشمن یہ جانتے ہین کہ دشمنی کرنا

لهم بل هي شر لهم لو كانوا متفكرين - ايظنون انهم يهدّون ما بنته انامل

انکے لیے بہتر ہے؟ نہین! بلکہ بد ہے اگر وہ سوچین - کیا وہ گمان کرتے ہین کہ خدا تعالیٰ کی عمارت کو وہ مسمار

الرحمٰن - او يجوحون ما غرسته ايدي الله ذي المجد والسلطان - كلّا بل انهم

کر دینگے؟ یا اس درخت کو جڑ سے اکھاڑ دینگے جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا ہے؟ ہرگز نہین! بلکہ وہ تو

مِنَ المفتونين -

آزمایش مین پڑے ہوئے ہین -

يا معشر الجهلاء وَالسفهاء - وزمر الاعداء والاشقياء - ءانتم تطفئون

اے جاہلون اور کم عقلون کے گروہ! اور دشمنون اور بدبختون کی جماعتو! کیا تم جناب الٰہی

نور حضرة الكبرياء - او تدوسون الصّادقين - اتقوا الله ثم اتقوا ان كنتم عاقلين

کے نور کو بجھا دو گے؟ یا سچونکو پیرون کے نیچے کچل دو گے؟ ڈرو خدا سے ڈرو اگر عقلمند ہو -

ايها الناس فارقوا فُرش الكرىٰ - فانّ الوقت قد دنىٰ - وَانّ أمر الله اتىٰ - و

اے لوگو خواب کے فرشونسے الگ ہوجاؤ! کیونکہ وقت نزدیک آگیا - اور خدا کا حکم پہونچ گیا - اور

انه يريد ليحيي الموتىٰ - فهل تريدون حياتا لا نزع بعده ولا ردىٰ - وَهَل تحبّون

وہ ارادہ کرتا ہی کہ مُردونکو زندہ کرے - پس کیا تم ایک ایسی زندگی چاہتے ہو جسکے بعد نہ جانکندن ہے نہ موت - اور کیا تم پسند

ان يرضىٰ عنكم ربكم الاعلىٰ - او تصعّرون خدّكم مُعرضين -

کرتے ہو کہ خدا تمسے راضی ہوجائے - یا مونھ پھیرنا اور کنارہ کرنا تمھین پسند ہے -

واعلموا انّي اُعطيتُ قميصَ الخلافة - وتَسَربلتُ لباسها مِنْ

اور جانلو کہ مجھے قمیص خلافت دیا گیا ہے - اور جناب الٰہی سے وہ لباس

حضرة العزّة - فارحموا انفسكم ولا تعتد واكلّ الاعتداء - الا ترون الىٰ ما

مینے پہنا ہے - پس تم اپنے نفسون پر رحم کرو اور حد سے زیادہ مت بڑھو - کیا تم وہ نشان نہین دیکھتے

تنزل مِنَ السّماء - اَمَا بقي فيكم رَجُل مِنَ المتقين - ولو كانَ هذا الامر مِنْ

جو آسمانسے اتر رہے ہین؟ کیا تم مین ایک بھی پرہیزگار باقی نہین رہا؟ اور اگر یہ کام بجز خدا کے اور کسی کا

غیر الرحمان - لمزقه الله قبل تمزیقکم یا اھل العدوان - انظروا کیف عنتم

ہوتا تو تمھارے کاٹنے سے پہلے خدا اُسکو کاٹ دیتا - دیکھو تمنے کیسی تکلیف

بل متم فی جھد الصباح والمساء - ومددتم الی اللہ ید المسئلۃ والدعاء - فردتم

اٹھائی بلکہ صبح شام کی کوشش مین مرگئے - اور خدا کی طرف سوال اور دعا کا ہاتھ پھیلایا - پس تم

مخذولین فی الحافرۃ - وما حصل الا اضاعۃ الوقت وزفرات الحسرۃ - فما لکم

ناکام نامراد رد کیئے گئے - اور تمھین بجز وقت ضائع کرنے اور حسرۃ کی آہو نکے اور کچھ حاصل نہ ہوا - پس

لا تتفکرون فی اقدار تنزل - ولا ترغبون فی انوار تستکمل - اھذا فعل الانسان

کیا سبب کہ تم اُس قضا و قدر مین فکر نہین کرتے جو اتر رہی ہے؟ اور اُن نوروں کے لئے خواہش نہین کرتے جو کامل ہو رہی ہین؟

اھذا من الکاذب الدجال او الشیطان - فلا تھلکوا انفسکم بجھلات اللسان -

کیا یہ انسان کا فعل ہے؟ اور کیا یہ کاذب اور دجال اور شیطان کیطرف سے ہے؟ پس تم زبانکی جہالت کیساتھ اپنے نفسونکو ہلاک

واستعینوا متضرعین - یا حسرۃ علیکم انکم لا تنظرون متوسمین - واذا نظرتم

مت کرو - اور تضرع کرتے ہوئے خدا سے مدد چاہو - تم پر افسوس اگر تم فراست کی نگاہ سے نہین دیکھتے - اور جب دیکھتے

نظرتم لاھین - ولا تمعنون خاشعین - اتترکون فی ھذا اللھو واللعب - ولا

ہو تو کھیل کیطور پر دیکھتے ہو - اور دلکی غربت سے نہین سوچتے - کیا تم اسی لہو و لعب مین چھوڑے جاؤگے! اور ایک

تقادون الی نار ذات اللھب - ولا تسئلون عما عملتم مستکبرین - لا تلھکم

بھڑکنے والی آگ کیطرف کھینچے نہین جاؤگے! اور اُن کامونسے پوچھے نہین جاؤگے جو تکبر کیساتھ تمنے کئے - تمھارے

اموالکم واولادکم - فان الحمام میعادکم - ثم قھر اللہ یصطادکم - واین المفر

مال اور تمھاری اولاد تمھین دھوکہ نہ دے - کیونکہ موت تمھارا وعدہ ہے - پھر تم قہر الٰہی کے شکار ہو جاؤگے - آسمان

من رب السمٰوات والارضین -

اور زمین کے پیدا کرنے والے سے تم کہان بھاگ سکتے ہو -

وقد رئیتم آیۃ الکسوف فنسیتموھا - ثم رئیتم آیت اللہ فی آتھم

تمنے کسوف کا نشان دیکھا اور اُسکو بھلا دیا - پھر تمنے خدا کا نشان آتھم مین دیکھا

فکذبتموھا - وتجلت لکم آیۃ موت لیکھ فما قبلتموھا - وقرءتم کتب بلاغۃ

اور اسکی تکذیب کی - اور تمھارے لئے موت لیکھ کا نشان ظاہر ہوا اور تمنے اسکو قبول نہ کیا - اور تمنے اُن کتابونکو

رائعةٍ فيها آية فصاحةٍ مُعجبة - فكانكم ما قرءتموها - وظهرت فى ندوة المذاهب

پڑھا جسکی بلاغت تعجب مین ڈالنے والی تھی - پس گویا تمنے انکو نہین پڑھا - اور جلسہ مذاہب مین کئی نشان

آیات فنبذتموها - وقد كانت معها انباء الغيب فما باليتموها - وكاين من

ظاہر ہوے سو تمنے انکو ہاتھ سے پھینکدیا - اور اُن نشانونکے ساتھ غیب کی خبرین تھین سو تمنے کچھ پرواہ نکی اور کئی اور

آیات شاهدتموها - فكانكم ما شاهدتموها - وكم من عجائب آنستموها - فما

نشان تمنے دیکھے پس گویا نہ دیکھے اور کئی عجائب کامون کا تمنے مشاہدہ کیا

ظلّت لها اعناقكم خاضعين - والآن اشرقت آية فى عجل جسد له خوار - فهل

پس تمہاری گردنین انکے لئے نہ جھکین - اور اب لیکھرام مین جو گوسالہ بیجان تھا نشان ظاہر ہوا - پس کیا

فيكم من يقبلها كالاحرار - او تولّون مُدبرين - وتقولون ان آتم مامات فى

تم مین کوئی ایسا شخص ہے جو آزادونکی طرح اسکو قبول کرے - یا تم پیٹھ پھیر دوگے - اور تم کہتے ہو کہ آتھم میعاد کے اندر

الميعاد - وتعلمون انه خاف فيه قهر ربّ العباد - ففكروا الم يجب ان ترعى

نہین مرا - اور تم جانتے ہو کہ وہ خدا کے قہر سے ڈرا - پس سوچ لو کہ کیا واجب نہ تھا کہ الہامی

شريطة الالهام - ويوخر اجله الى يوم ينكر كاللئام - وقد سمعتم انه ما تالّى اذا

شرط کی رعایت کیجاتی اور اُسوقت تک اسکو مہلت دیجاتی جو انکار کرے - اور تم سن چکے ہو کہ جب وہ قسم کیلئے بلایا

دُعى للاقسام - وما ذهب مُستغيثا الى الحكّام - فانظروا اما تحقق كذبه اما بلغ

گیا تو اُسنے قسم نہین کھائی اور نہ نالش کی اب غور کرو کہ کیا اُس کا جھوٹھ ثابت نہ ہوا - کیا

الامر الى الافحام - انه زجّى الزمان فى صمتٍ وسكوت - واتمّ الميعاد كمضطرب

یہ امر اتمام حجت تک نہین پہونچا - اُسنے پیشگوئی کا زمانہ خاموشی مین گذارا اور بیقراری اور سرگردانی

مبهوت - والقى نفسه فى متاعب وشوائب - وترادى منكسرا كانه ذى نوائب -

مین میعاد کے زمانہ کو بسر کیا - اور اپنے نفس کو طرح طرح کی تکالیف مین ڈالا - اور ایسا شکستہ حال اپنے تئین ظاہر کیا کہ گویا وہ

وما تفوّه بكلمةٍ يخالف الاسلام - حتى اكمل الايّام - فهذه القرائن تتكلم ببداهة

مصیبتون کا مارا ہوا ہے - اور وہ ایک بھی ایسا کلمہ زبان پر نہ لایا جو اسلام کے مخالف ہو - یہانتک کہ اُسنے پیشگوئی کی میعاد کو پورا کیا - پس تمام قرائن

انه خشى عظمة الاسلام بكمال خشية - وكان من قبل يجادل المسلمين - ويحاجّهم

بیداہت حکم کرتے ہین کہ وہ عظمت اسلام سے ضرور ڈرا اور پہلے اُس سے وہ مسلمانونسے بحث و مباحثہ کیا کرتا تھا - اور موذیون

كالموذيين - واما بعد نباء الالهام - فامتنع من النزاع والخصام - وصار كقلم

کیطرح لڑتا تھا - مگر اس پیشگوئی کے بعد وہ چپ ہوگیا اور تمام بحث و مباحثہ اُسنے چھوڑ دیا - اور ایک ناکارہ قلم کیطرح

ردی - وسيف صدی - وجهل اوصاف المصاف - والخلاف الخلاف - وكنت

یا ایک زنگ خوردہ تلوار کیطرح بنگیا اور لڑائی کی تعریف کو بھول گیا اور مخالفت کے پیمانونکو فراموش کردیا - اور

اعطيه اربعة آلاف - اذا اقسم الحلاف - فما تالى - بل ولّى - فانظروا هذه

مینے اُسکو قسم کھانے پر چار ہزار روپیہ دینا کیا مگر اُسنے قسم نہ کھائی بلکہ مونہہ پھیر دیا - پس دیکھو کیا یہ سچون

علامة الصادقين - ثم اذا انقضت اشهر الميعاد - فقسى قلبه ورجع الى

کی علامتین ہین پھر جب میعاد کے مہینے گذر گئے تو اسکا دل سخت ہوگیا - اور انکار اور

الانكار والعناد - فلذلك مات بعد ما انكر وابى - ولو انكر فى الميعاد لمات

عناد کی طرف اُسنے رجوع کرلیا - پس وہ اسی لئے مرگیا کہ اُسنے انکار کرنا شروع کیا - اور اگر میعاد کے اندر انکار کرتا تو میعاد

فيها وفنا - فلاشك ان هذا النباء سوّد وجوه المنكرين - وارغم معاطس

کے اندر ہی مرجاتا - پس کچھ شک نہین کہ اس پیشگوئی نے منکرون کے مونہہ کو کالا کردیا اور انکی ناک کو خاک کے ساتھ

المكذبين - وان فيه آيات للطالبين - وانه مكتوب فى كتابى البراهين

رگڑ دیا اور اسمین ڈھونڈنیوالونکے لئے نشان ہین - اور یہ پیشگوئی میری کتاب براہین احمدیہ مین لکھی ہوئی ہے

وانه يوجد فى اخبار خاتم النبيين - فآمنوا به ان كنتم مؤمنين -

اور نیز احادیث خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مین پائی جاتی ہے - پس ایمان لاؤ اگر ایمان لا سکتے ہو -

ومن آياتى ان الاحرار نافسوا فى مصافاتى - وآثروا لعن الخلق

اور میرے نشانون مین سے ایک یہ ہے کہ شریف لوگون نے میری دوستی مین رغبت کی اور میری دوستی کیلئے لعنت

لموالاتى - وتركوا انفسهم لنفائس نكاتى - وصبوا الى رؤيتى وجاؤا تحت راياتى -

خلق کو قبول کیا - اور اپنے عزیزونکو میرے معارف کیلئے چھوڑا - اور میرے دیکھنے کی طرف مائل ہوے اور میرے جھنڈے کے نیچے آگئے -

ان فى ذالك لآيات للمتدبرين - ومن آياتى ان العدا رغبوا عن معارضتى -

اسمین تدبر کرنیوالونکے لئے نشان ہین - اور منجملہ میرے نشانونکے یہ ہے کہ دشمنون نے میرے مقابلہ سے کنارہ کیا

بعد ما رأوا عارضتى - ووجدوا كالبخيل القالى - بعد ما وجدوا عذوبة مقالى -

بعد اسکے کہ میری قوت کلام کو پایا - اور بخیل دشمنی رکھنے والے کیطرح غصہ کیا بعد اسکے جو میری شیرین کلامی کو پایا -

وَالْفَوا بالحسد كاللئام - بعدما أفوذ درّ الكلام - انّ في ذالك لآيات للمتعقّبين -

اور ناکسونکی طرح حسد سے الفت کی بعد اسکے جو میری کلام کے موتی انھین معلوم ہوئے - اسمین غور کرنیوالونکے لئے نشانیان ہین

ومن آياتى انّى لبثتُ على ذالك عمراً من الزمان - ولا يمهل من افترى على الله

اور میرے نشانون مین سے ایک یہ ہے کہ مین اس دعوی الہام پر ایک عمر سے قائم ہون - اور مفتری کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مہلت

الديّان - انّ فى ذالك لآيات للمتوسّمين - ومن آياتى انّى اُعطيتُ عقيدة -

نہین دیجاتی - اسمین اہل فراست لوگونکے لئے نشان ہین - اور میرے نشانونمین سے ایک یہ ہے کہ مین ایسا عقیدہ دیا گیا

يدرءعن الطالب كل شبهةٍ - ويكشف عن بيضة السّر محّ حقيقة - انّ فى

ہون کہ جو طالب کا ہر یک شبہ دور کرتا ہے - اور بھید کے انڈے مین سے حقیقت کا زردہ ظاہر کرتا ہے - اسمین دیکھنے

ذالك لآيات للمستبصرين - ومن آياتى انّ الزمان نُظِمَ لى فى سلك الرفاق -

والونکے لئے نشان ہین - اور میرے نشانونمین سے ایک یہ ہے کہ زمانہ میرے رفیقونمین منسلک کیا گیا -

واُنشئ المناسبات فى الانفس والآفاق - وكذالك اُرسلتُ عند خفوق راية

اور انفسی اور آفاقی مناسبات پیدا ہو گئین - اور اسیطرح مین اسوقت بھیجا گیا کہ جب نامرادی کا جھنڈا

الاخفاق - انّ فى ذالك لآيات للمتفرسين - ومن آياتى انّ الله شحذ سيف

جنبش کر رہا تھا اسمین فراست والونکے لئے نشانیان ہین - اور میرے نشانونمین سے ایک یہ ہے کہ خدا نے میرے

بيانى - وارى جواهره بغرار برهانى - انّ فى ذالك لآيات للناظرين - ومن آياتى

بیان کی تلوار کو تیز کیا - اور میرے برہان کی تیزی کیساتھ اسکے جوہر دکھلائے - بتحقیق اسمین دیکھنے والونکے لئے نشان ہین - اور

انّ الحق ما استتر عنّى حينًا - وجُعِلَ قلبى له عرينًا - وجُعلتُ له مجدّدًا مُبينًا -

میری نشانیونمین سے ایک یہ ہے کہ ایکدم بھی سچائی مجھسے پوشیدہ نہین ہوئی اور میرا دل اسکا نزول گاہ بنایا گیا اور مین اسکے لئے تازہ

انّ فى ذالك لآيات للمتاملين -

کرنیوالا اور کھول کر بیان کرنیوالا مقرر کیا گیا - اسمین فکر کرنیوالونکے لئے نشان ہین

ايّها الناس قد جاءكم لطف ربّ العباد - وتعهدكم فضله تعهد

اے لوگو! تمھارے پاس خدا کی مہربانی آئی اور اسکے فضل نے تمھاری خبرگیری

العهاد عند امحال البلاد - فلا تردّوا نعم الله ان كنتم شاكرين - اَءَنتم

کی جیسا کہ وقت کی بارش خشکسالی کیوقت خبرگیری کرتی ہے - پس اگر تم شکرگزار ہو تو خدا کی نعمتوں کو رد نہ کرو - کیا تم اسکی

تهدّون ما شاد - اَوْ تمنعون ما اراد - وقد رئیتم انکم لم تستطیعوا اَنْ تاتوا

بنا کردہ کو مسمار کر دوگے - یا جو کچھ اُسنے ارادہ کیا اسکو روک دوگے - اور تمنے دیکھ لیا کہ تمھین طاقت نہین ہوئی کہ میری کلام جیسی

بکلامٍ مِنْ مثل کلامي - حتی سکتم وصمتم متندمین من افحامی - وَاشیع

کلام بنا لاؤ - یہانتک کہ تم خود شرمندہ ہوکر چپ ہوگئے اور لاجواب ہوگئے - اور وہ کتابین

الکتب المملوة بالنکات النخب - ولطائف النظم وبدائع النثر ومحاسن

شائع کیگئین جو برگزیدہ نکتونکے ساتھ پر تھین اور لطائف نظم اور نثر سے لبالب تھین اور محاسن ادب سے

الادب - فماکان جوابکم الآنَ فَاُتُمّ انها مِنْ قوم آخرین - فانظروا کَیْفَ

مملو تھین - پس تمھارا بجز اسکے کچھ جواب نتھا کہ یہ کتابین اور لوگونکی بنائی ہوئی ہین - پس دیکھو تم کسطرح عاجز

عجزتم ثم صُرفت قلوبکم عَنِ الحق فصرتم قوماً عمین - حتی اذا احتدّ مِنکم

ہوگئے پھر تمھارے دل حق سے پھیر دئے گئے پس تم ایک اندھی قوم ہوگئے - یہانتک کہ جب تم تیز ہوئے حجت بازی

اللجاج - وامتدّ اللجاج - و نبح النجفیّ والغزنویّ - وقالا انّه جاهِل غویّ -

کرنے لگے اور تمھاری لڑائی لمبی ہوگئی اور نجفی اور غزنوی نے یاوہ گوئی کی اور کہا کہ یہ ایک جاہل گمراہ ہے -

کتبتُ رسالتی هذه لتکون حجۃً علی المفترین - ولیفتح الله بینی وَبینکم

تبھینے یہ رسالہ لکھا تا افترا کرنیوالوں پر حجت ہو اور تا مجھمین اور تم مین خدا تعالے

وهو خیر الفاتحین -

فیصلہ کر دے اور وہ بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے -

وقال الذی آذانی مِنْ جماعۃ عبد الجبّار - ان هذا دجّال واکفر

اور عبد الجبار کی جماعت مین سے ایک موذی نے کہا کہ یہ شخص دجال اور اکفر الکفار

الکفّار - وَجاهِل لایعلم العربیّۃ ولاشیئاً مِنَ النکات والاسرار - واعانه

ہے - اور ایک جاہل ہے جو عربی کو نہین جانتا اور نہ نکات اور اسرار سے خبر رکھتا ہے - اور اس

علیه قوم مِنَ العلماء المتبحّرین - وکذالك ظنّ النجفی فانظر کیف تشابهت

تالیف پر بڑے بڑے علما نے مدد کی ہے - اور اسیطرح نجفی نے ظن کیا پس دیکھ کہ کیونکر تجاوز کرنیوالوں کے دل

قلوب المعتدین - وَمَا اثبت احد منهم انّهم اُرضعوا ثدی الادب - او اُعطوا

باہم مشابہ ہوگئے - اور انمین سے کسی نے ثابت نکیا کہ وہ پستان ادب کے دودھ پلائے گئے ہین - یا علوم برگزیدہ

مِنَ العلوم النخب - وَمَا جَاؤنی بالدبیب - ولا بالخبیب - بل تکلموا کالنساء

دیئے گئے ہین اور میرے پاس نہ نرم رفتار مین آئے اور نہ تیز رفتار مین - بلکہ عورتون کی طرح چھپی چھپی باتین

مُتستّرین - وما انکروا بصحۃ النیّۃ - بل کبخیل خاطب الدُنیا الدنیّۃ - و

کین اور صحت نیت سے انکار نہین کیا بلکہ اس بخیل کی طرح جو دنیا کا چاہنے والا ہو - اور

نبّھھم اللہ فما تنبّھوا - وایقظتھم الاٰیات فما استیقظوا - الم یروا آیۃ کبریٰ - اذ

انکو خدا تعالی نے خبردار کیا پس خبردار نہین ہوئے اور نشانون نے انکو جگایا پس وہ نہین جاگے - کیا انھون نے ایک بڑا نشان نہ دیکھا -

اھراق قاتل دمًا واولغ فیہ المُدیٰ - وکان المقتول آریۃ خبیثا ومن العدا -

جب قاتل نے ایک خونریزی کی اور اُسکے اندر اپنی چھُری کو داخل کیا - اور مقتول ایک آریہ خبیث اور دشمنون مین سے تھا

فابکی اللہ من سخر من الدّین وسبّ وھجا - والقاہ فی عذاب لا ینقضیٰ - ونار

پس خدا نے ایک ایسے شخص کو رُلایا جو دین اسلام سے ٹھٹھا کرتا اور گالیان نکالتا تھا - اور اسکو ایسے عذاب مین ڈالدیا جس کا کبھی

لا یموُت فیھا ولا یحییٰ - وَضیّع کلمَا صنع وھدّم کلما علا - انّ فی ذالک لاٰیات

خاتمہ نہین اور ایسی آگ مین جھونکا کہ وہ اسمین نہ مریگا اور نہ زندہ رہیگا - اور اُسکے تمام کاروبار کو ضائع کیا اور اسکی ہر ایک بلند کردہ

لاولی النھیٰ - وکانَ نباء آتم یحکی السُھا - بمَا خفی من اعین العُمی وَمَا تجلّیٰ -

کو مسمار کیا - اسمین عقلمندونکے لئے نشان ہین - اور آتھم کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ خفا مین ستارہ سہا کے مشابہ تھی اور اندھونکی نظر سے بہت

فالقت ھذہ الاٰیاۃ علیہ رداءھا - فاشرقا کشمس الضُحی - واضاء اعقول

پوشیدہ تھی اور ظاہر نہ تھی - پس اس روشنی نے اسپر چادر ڈالدی - پس دونون دوپہر کے آفتاب کیطرح چمک اُٹھین - اور عقلمندونکی عقلونکو

العاقلین وجذبا الی الحق من اتا - وھذہ آیۃ عذراء - وشمس بیضاء - فلیھتد

روشن کیا اور آنیوالیکو حق کی طرف کھینچ لیا اور یہ ایک نیا نشان ہے اور آفتاب روشن ہے - پس چاہیے

من شاء - انّ اللہ یحبّ التوابین ویحبّ المتطھّرین -

کہ ہدایت قبول کرے جو چاہے - خدا توبہ کرنیوالون اور پاکی طلب کرنیوالون سے پیار کرتا ہے -

وانھا تشفی النفس - وتنفی اللبس - وتوضح المعمّیٰ - وتکشف السرّ

اور یہ لیکھرام کے قتل کا نشان جانکو تسلی دیتا ہے - اور شبہ کو دور کرتا ہے - اور معمی کو کھولتا ہے - اور بھید کی پنڈلی اور

عن ساقہ والغمّی - وتتم الحجّۃ علی المجرمین - فیا حسرۃ علی المخالفین - انّھم

امر پوشیدہ کی ساق دکھلاتا ہے - اور مجرمون پر حجت پوری کرتا ہے پس افسوس مخالفون پر کہ وہ

يتركون احكم الحاكمين- فكانّ الله شرّق وهم غرّبوا- ودعا لجمع الثمار

احکم الحاکمین کو چھوڑتے جاتے ہین - پس گویا خدا مشرق کی طرف گیا اور یہ لوگ مغرب کیطرف - اور اسنے پھلون کے جمع کرنے

وهم احتطبوا- وامر ان يوتونى عذبًا فعذّبوا- وما اجتنبوا الاذىٰ بل كادوا

کیلئے کہا اور انھون نے خشک لکڑیان جمع کین - اور حکم کیا کہ مجھے میٹھا پانی دین اور انھون نے عذاب کیا- اور دکھ دینے سے پرہیز نکی بلکہ

ان يجتنّبوا- فردّ الله نيّاتهم عليهم فانقلبوا مخذولين-

نزدیک ہوئے کہ پسلی توڑ ڈالین - پس خدا نے انکی نیتین انپر ڈال دین سو انجام اُن کا نامرادی تھی-

ومنهم رجل من الغزنيّ يسمّونه عبد الحقّ- وانّه سبّ وشتم

اور انہین سے ایک غزنوی شخص ہے جسکو عبد الحق کہتے ہین اور اُسنے گالیان دین اور

ووثب سفاهة كالبقّ- وانه فويسقة يذعر الاسود فى جُحْره بالنقّ- وانّ

پشہ کی طرح اُچھلا اور وہ ایک چوہا ہے شیروں کو اپنے سوراخ مین آواز سے ڈراتا ہے - اور شیطان

الخنّاس زقّه فبالغ فى الزّقّ- وانّه كذّب آية الكسوف كما كُذّب من قبل

نے اُسکو غذا دی پس پوری غذا دی - اور اُسنے کسوف خسوف کے نشان کی تکذیب کی جیسا کہ کُفار نے

آية القمر المنشق- وانّ الشيطان لقّ عينه فذهب ببصره باللقّ- وما

شق القمر کی تکفیر کی اور شیطان نے اسکی آنکھ پر ماری پس آنکھ نکالدی اور وہ

نقّ الّا كدجاجة فنذبحه بمُدى الحقّ- ونريه جزاء النقّ- فما ينجو منا بالهرب

مرغی کی طرح آواز کر رہا ہے پس ہم سچائی کی چھری سے اُسکو ذبح کر دینگے اور اُسکے آواز کی اُسکو جزا چکھا دینگے- پس ہم سے

والهقّ- ولا ينفعه كيد الكائدين- وانه ارسل اليّ كتابه المملوّ من السبّ

بھاگنے کیساتھ نجات نہین پائیگا اور کوئی مکر اسکو فائدہ نہین دیگا- اور اُسنے اپنی وہ کتاب جو گالیون اور تکفیر سے پر تھی میری طرف

والتكفير- وخدع الناس بانواع الدقارير- وذكر فيه كتابي وقال اهذا

بھیجی اور کئی طرح طرح کے جھوٹھون سے لوگونکو دھوکا دیا اور میری کتاب کا ذکر کیا اور بکوس اُن کو کہا کیا ایسی

من هذا- كلّا بل انّه من النوكىٰ- ولا يكاد يبين- وخاطبني وادّعى كعارف

کتاب اس شخص کی تالیف ہے- ہرگز نہین بلکہ یہ تو جاہل ہے اور بلیغ بات کہنے پر قادر نہین- اور مجھے مخاطب کرکے ایک

الحقيقة- وقال انك لست مولف هذه الكتب الانيقة- ولا ايا عذر

حقیقت شناس کیطرح دعوی کیا اور کہا کہ تو ان عمدہ کتابوں کا مولف نہین ہے اور نہ ان لطیف

تلك الرسائل الرشيقة - والنكات الدقيقة العميقة - بل استمليتها من رجال

رسالون کا موجد اور نہ ان نکات عمیقہ کا نکالنے والا - بلکہ تونے ان کتابونکو اس صناعت

هذه الصناعة - ثم عزوتها الى نفسك لتحمد بالفضل والبراعة - وانا نعرف

کے مردون سے لکھوایا ہے - پھر تونے انکو اپنے نفس کیطرف نسبت دیدی ہو تا بزرگی اور کمال عقلمندی کے ساتھ تعریف

مبلغ علمك وما كنّا غافلين -

کیا جاے - اور ہم تیرا اندازہ علم جانتے ہین اور ہم غافل نہین -

وشابهه في قوله شيخ طويل اللسان - كثير الهذيان - و

اور ایک شیخ لمبی زبان والا بہت ہذیان والا عبدالحق سے مشابہ ہے -

زعم انه من فضلاء الزمان - وانّه نجفي ومن المتشيّعين - وانه ارسل الي

اُسنے گمان کیا ہے کہ وہ زمانہ کے فاضلون مین سے ہے - اور یہ شیخ نجفی ہے اور شیعہ ہے - اور اُسنے عربی مین میری طرف

مكتوبه في العربيّة - ليخدع الناس بالكلم الملفّقة - ولتعظمه قلوب العامة -

ایک خط لکھا تا اپنے پر تکلف جوڑے ہوے فقرونکے ساتھ لوگونکو دھوکا دے اور تا کہ عوام الناس

وليستميل اليه زمر الجاهلين - وما كان قوله الّا فضلة قول الفضلاء -

کے دل اسکی بزرگی کرین - اور تا کہ جاہلونکو اپنی طرف میل دے - اور اسکا قول صرف فاضلونکے قول کا ایک فضلہ تھا

وعِذرة كلمتهم العذراء - فالعجب من جهله انه ماخاف ازراء القادحين

اور اُنکے کلمہ باکرہ کی ایک نجاست تھی - پس اسکی جہالت سے تعجب ہے کہ وہ عیب گیرونکے عیب گیری سے نہین ڈرا

ووقف موقف مندمة وما ارى الوجه كالمتندمين - بل انه معذالك

اور ندامت کی جگہ پر کھڑا ہوا اور شرمندونکی طرح مونہہ نہ دکھلایا بلکہ اُسنے باوجود اسکے

بلّغ السبّ والشتم الى الكمال - وما غادر سبّا الّا كتبه كالسفيه

سب اور شتم کو کمال تک پہونچا دیا - اور کسی گالی کو نہ چھوڑا جسکو کمینہ رذیلونکی طرح نہ لکھا

الرُّذال - ولا يعلم ما الايمان وما شيم المومنين - ومثل قلبه المنقبض

اور نہین جانتا کہ ایمان کیا ہے اور مومنونکی خصلتین کیا ہین - اور اُسکے منقبض دلکی مثال

كمثل يوم جوّه مُزمهر - ودجنه مكفهر - عاري الجلدة - بادي الجردة شقي

ایسی ہے جیسا کہ وہ دن جو سخت سرد ہو - اور اسکا بادل تہ بتہ جما ہوا ہو - برہنہ پوست اور آشکارا برہنگی ایک بدبخت جو

خسر فی الدنیا والدین - یسبّنی ویشتمنی بطغواہ - ولاینظر الی مآل سابّ

دین اور دنیا مین نقصان اٹھانیوالا ہے اپنے حد سے گذر جانیکے سبب سے مجھے گالیان دیتا ہی - اور نہین دیکھتا کہ آریہ گالیان

من الازیة وماواہ - وانّ السعید من اتعظ بسواہ - وانّی له الرشد والهدی -

دینے والے کا کیا انجام ہوا اور نیک بخت وہ ہوتا ہے جو دوسرے کے حال سے نصیحت پکڑتا ہی - اور اسکو رشد اور ہدایت کہان

وانه لایعلم ما التقی - ولا الادب المنتقی - وانّه سلك سُبل الهالکین -

نصیب ہو وہ تو نہین جانتا کہ پرہیزگاری کسکو کہتے ہین اور نہ ادب برگزیدہ کی اسکو خبر ہے - اور وہ مرنے والونکی راہ چلا ہے -

لایبالی الحشر واهواله - ولا قهر الله ونکاله - وکلّما کتب فلیس الّا کید

قیامت اور اسکے خوفونکی کچھ پرواہ نہین رکھتا اور نہ خدا کے قہر اور وبال سے ڈرتا ہے - اور جو کچھ اسنے لکھا وہ ایک مکر ہے

او اُحبولة صید - اراد ان یفتن قلوب الجماعة - بافتنانه فی البراعة - وارعف

یا دام صید ہے اسنے ارادہ کیا کہ اپنی جماعت کے دلونکو تفنن کلام کیساتھ فریفتہ کرے اور اسکے

کفّه الیراع - لیری السفهاء البعاع - ولکنّه هتك استاره - واری فی کل قدم

ہاتھ نے قلم کو روان کیا تا نادانونکو اپنی متاع دکھلاوے مگر اسنے اپنے پردے پھاڑ دیئے اور ہر ایک قدم مین اپنی لغزش

عثاره - وافضی فی حدیثٍ یفضحه - ودخل نارًا تلفحه - فمثله کمثل رجل

دکھلائی اور اس باتکو شروع کیا جو اسکو رسوا کریگی اور اس آگ مین داخل ہوا جو اسکو جلا دیگی پس اسکی اس شخص کی مثال

شهّر خزیه بدقّه - او جدع مارن انفه بکفّه - فلحق بالملومین المخذولین -

ہے جسنے اپنی رسوائی کو اپنے دف کیساتھ مشہور کیا یا اپنی ناک کو اپنے ہاتھ کیساتھ کاٹا - پس ملامت اٹھانیوالے اور گمنام لوگون مین جا ملا -

ومعذالك سبّنی لیجبر فقدان فضل بیانه - بفضول لسانه - واما نحن فلا

اور باوجود اسکے مجھکو گالیان دین تا اپنی بیہودہ گوئی سے اپنی ژولیدہ بیانی کو پناہ دیوے مگر ہم اسکی دشمنی اور

نتاسّف علی ما قلی وقال - ولا نطیل فیه المقال - فانه من قوم تعودوا السبّ

قول پر کچھ تاسف نہین کرتے اور نہ اسمین کچھ زیادہ کہنا چاہتے ہین کیونکہ وہ ایک ایسی قوم مین سے ہے جنکو گالیان

والانتصاب للازرآت - وحسبوه لانفسهم من اعظم الکمالات - فنشتکی بالله

دینے اور عیب گیری کی عادت ہے اور اس عادت کو انھون نے اپنا کمال سمجھا ہوا ہے پس ہم انکے فتنہ مین

الافتتان بمفتریاته - ونعوذ به من نبّاته وجهلاته - وما نعطف الی السبّ

مبتلا ہونے سے خدا کو اپنے منہ کا ذریعہ بناتے ہین اور اسکی بیہودہ گوئیون سے خدا کی پناہ ڈھونڈتے ہین اور ہم گالی کی طرف رجوع نہین کرتے

کما عطف ھو من العناد - ونفوض امرنا الی ربّ العباد - وھو احکم الحاکمین
جیساکہ اُسنے عناد سے کیا اور ہم اپنا امر خدا تعالی کو سونپتے ہین اور وہ احکم الحاکمین ہے

وکیف یکذبنی مع انہ مانقض براھینی - وما دوّن کذ وینی - وما تصدیتُ
اور کیونکر یہ شخص تکذیب کرتا ہے حالانکہ اُسنے میرے دلائل کو نہین توڑا اور میرے مقابلہ پر کچہ لکھہ نہین سکا اور مینے ایسے دعوی کو

لدعوی ماکان معہ الدلائل - بل عرضت دلائل ازید مما یسئل السائل - و
پیش نہین کیا جسکے ساتھہ دلائل نہ ہون بلکہ مینے زیادہ سے زیادہ جو لوگ پوچھتے ہین دلائل پیش کردیے ہین اور

ماکان کلامی بالغیب بضنین -
میرا کلام غیب گوئی سے بخیل نہین ہے -

وقد ثبت عند جمیع الحکام - وولاۃ الاحکام - ان الدعاوی تجب
اور تمام حکام اور والیان حکم کے نزدیک یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ بعد دلائل کے دعووں کا قبول

قبولھا بعد الادلۃ - کما تجب الاعیاد بعد الاھلۃ - وکنت ادعیت انی انا
کرنا واجب ہوجاتا ہے جیساکہ بعد ہلال عید کے عید کرنا واجب ہوجاتا ہے اور مینے دعوی کیا تھا کہ مین مسیح موعود

المسیح الموعود - والامام المھدی المعھود - فاری اللہ آیاتہ علی ذالک الادعاء
اور مہدی موعود ہون پس اللہ تعالی نے اس دعوی پر اپنے نشان دکھلائے

وسکّت وبکّت زمر الاعداء - واری آیۃ تارۃ فی زیّ الایجاد - واخری فی
اور تمام دشمنونکو ساکت اور لاجواب کیا اور کبھی نشان کو ایجاد کی صورت پر دکھلایا اور کبھی معدوم

صورۃ الاعدام والافناد - واعجز الاعداء مرۃ بخوارق الاقوال - واُخری
کردینے کی صورت پر ظاہر کیا اور کبھی قولی نشان کیساتھہ مخالفونکو عاجز کیا اور کبھی فعلی

اخزاھم بعجائب الافعال - وایدنی ربّی فی کل موطن ومقام - وما بقی
نشان کے ساتھہ انکو رُسوا کیا اور میرے رب نے ہر ایک مقام اور میدان مین میری مدد کی اور کوئی دقیقہ

دقیقۃ من تبکیت وافحام - ومُزّقوا کل ممزّق من اللہ مخزی المفسدین -
اتمام حجت کا باقی نہین رہا اور خدا تعالی کی طرف سے خوب پارہ پارہ کیے گئے

ثم فیض قدر اللہ لنصبھم ووصبھم - انھم طعنوا فی علمی وفخروا ببراعتھم و
پھر انکی بد تقدیری کی وجہ سے خدا کی مشیت نے انکو اسطرف کھینچا کہ انھون نے میرے علم اور لیاقت مین طعن کیا اور اپنی بلاغت اور ادب پر ناز کیا

ادبهم - وكانوا عليها مصرّين - ومكروا ومكر الله والله خير الماكرين -

اسپر اصرار کیا اور انہوں نے مکر کیا اور خدا نے بھی مکر کیا اور خدا سب سے بہتر مکر کرنیوالا ہے -

فوالله ما فكرت فى الاملاء والانشاء - وما كنت من الادباء والفصحاء

پس بخدا میں نے املا اور انشا میں کچھ فکر نہیں کیا اور میں ادیبوں میں سے نہیں تھا اور

وما احتاج يراعى الى من يراعى كالرفقاء - بل كنت لا اعلم ما البلاغة والبراعة -

میری قلم کسی مددگار کی محتاج نہیں ہوئی بلکہ میں نہیں جانتا تھا کہ بلاغت کسے کہتے ہیں

ولا ادرى كيف تحصل هذه الصناعة - فبينما انا فى حيرة من هذه الازراء -

اور نہیں جانتا تھا کہ صناعت کیونکر حاصل ہوتی ہے پس اسی اثنا میں کہ میں اس نکتہ چینی سے حیرت میں تھا

وقد تواتر طعنهم كالسفهاء - اذ صبّ على قلبى نور من السماء - ونزل علىّ

اور ان کا طعن سفیہوں کی طرح تواتر تک پہونچ چکا تھا پس یکدفعہ ایک نور میرے دل پر ڈالا گیا اور ایک چیز

شئ كنزول الضياء - فصرت ذا مقول جرىّ - وقول سحبانىّ - فتبارك الله

روشنی کی طرح اتری پس میں صاحب زبان رواں اور صاحب قول سحبان وائل ہو گیا پس مبارک ہے

احسن الخالقين - ولكن ما انسلت به عمايات هذه العلماء - وظنّوا

وہ خدا جو احسن الخالقین ہے لیکن اسکے ساتھ ان علماء کی نابینائی دور نہ ہوئی اور گمان کیا

انّ رجلا اعاننى او جمعا من الفضلاء - وانها ثمرة شجرة الاخرين - ثم بدا

کہ ایک شخص نے میری مدد کی ہے یا ایک گروہ نے فضلاء میں سے مدد کی ہے اور وہ فصاحت اوروں کے درخت کا پھل ہے - پھر انکو

لهم انْ يعارضونى مشافهين - فاذا قمت فكانهم كانوا من الميّتين - والان

یہ سوجھی کہ دوبدو مجھ سے مقابلہ کریں پس جب میں کھڑا ہوا تو گویا وہ میت تھے اور اب

ما بقى فى كفهم الا الرفث والايذاء - وكذالك سبّنى النجفى وما يدرى ما الحيلة

انکے ہاتھ میں بجز گالیوں اور ایذا کے اور کچھ باقی نہیں رہا - اور اسیطرح نجفی نے مجھے گالیاں دیں اور نہیں جانتا کہ

ولكنّا لا ندفع السب بالسبّ - وما كان لحمام انْ يجحر نفسه كالضب - او

حیلہ کیا چیز ہے مگر ہم گالی کو گالی کیساتھ جواب نہیں دیتے اور کبوتر کی شان نہیں یہ داخل نہیں کہ اس سوراخ میں داخل ہو جسمیں

كالتنين - وما نشكو على ما فعل - ولا نتاسف على ما افتعل - فانهم قوم

سوسمار داخل ہوتی ہے یا سانپ - اور ہم اس شخص کا اسکے کام پر کچھ شکوہ نہیں کرتے اور نہ اسکے بہتان پر کچھ افسوس کرتے ہیں کیونکہ

ماعصم من السنهم خاتم النبيّين - بل الله الذی هو احکم الحاکمین - و

جو اُنکی زبان سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بھی بچ نہین سکے بلکہ وہ خدا بھی جو احکم الحاکمین ہے اور

لاخلفاء نبيّ الله ولا امّهات المؤمنين -

نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفے انکی زبان سے بچے اور نہ ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو امہات المومنین تھین -

الا ترى كيف ظنوا ظن السوء في حضرة اصدق الصادقين -

کیا تو نہین دیکھتا کہ ان لوگون نے حضرت اصدق الصادقین مین کسطرح ظن بد کیا

وكذبوا انباء الاستخلاف وقالوا ان عليّاً من المظلومين - فارادوا هدم

اور استخلاف کی پیشگوئیکی تکذیب کی اور کہا کہ علی مظلوم ہے - پس ان لوگون نے اس عمارت

ماشاد الرحمٰن - وكفروا بما جاء به القران - وماهذا الا ظلم مبين - و

کو مسمار کرنا چاہا جسکو خدا نے بنایا اور قرانی اخبار کی تکذیب کی اور یہ صریح ظلم ہے اور

قالوا انّ عليّا انفد عمره مبتلاً بلقوة النفاق - وماخُلق في طينته جرءة

ان لوگون نے کہا کہ علی تمام عمر نفاق کے لقوہ مین مبتلا رہا اور اسکی طینت مین راست گوئی کی جرءت

الصدق وماتفوق در اخلاص الاخلاق - واذا استخلف الكفار فما

پیدا نہین کی گئی تھی اور اُسنے ظاہر وباطن ایک بنانیکا دودہ نہین پیا تھا - اور جب کفار کو خلافت ملی تو اسنے انکار

ابى - بل اطاعهم وعقدلهم مع رفقته الحُبا - امر امر الاسلام - فاثر

نہ کیا بلکہ اطاعت کی اور پیٹھ اور پنڈلی کو معہ اپنے رفیقونکے انکے لئے باندھا - اسلام کا امر مشکل ہوگیا پس اسنے

الانضات - وأمّر الفسّاق فمعهم اكل وبات - وماذمّهم بل أنشد في

خاموشی کو اختیار کیا اور فاسق امیر کئے گئے پس اُسنے انکے ساتھ کھایا اور شب باشی اختیار کی اور انکی بدگوئی نہ کی بلکہ

حمدهم الابيات - وكان هذا خلقه حتى مات - اهذا هو اسد المتشيعين -

انکی تعریف مین شعر بنائے - اور یہی اس کا خلق تھا یہانتک کہ مر گیا کیا یہی شیعون کا شیر ہے ؟

وقالوا انّه عارض امّه الصّديقة - ومابالى الشريعة ولا الطريقة

اور کہتے ہین کہ اُسنے اپنی مان صدیقہ کا مقابلہ کیا - اور نہ شریعت کی کچھ پرواہ رکھی اور

ولم يكن برّاً بوالدته ولا تقيا - بل اعقّ وصار جبّاراً شقيا - آثر النفاق ولم يصبر

نہ طریقت کی اور اپنی مان سے نیکو کار نہین تھا بلکہ عاق اور جبار اور شقی تھا نفاق کو اختیار کیا اور سختی اور

علی ضر و مسغبة - واتبع النفس وترك التقی کارض معطلة - اسر الغل و

بھوکھ پر صبر نکر سکا اور نفس کی پیروی کی اور پرہیزگاری کو زمین خالی کیطرح چھوڑ دیا اور کینہ کو پوشیدہ

لکن ما نظر بعین غضبی - واختار النفاق فی کل قدم وحالی - سجد لکل من تبرع

رکھا مگر خشمگین آنکھ سے نہ دیکھا اور نفاق کو ہر ایک قدم مین اختیار کیا اور خاص کیا - جسنے بخشش کیساتھ احسان

باللھی - ولو کان عدو الدین والتقی - واذا عرض علیه حطام فقال لنفسه ھا - و

کیا اسکو سجدہ کر دیا اگرچہ وہ دین اور تقوی کا دشمن ہو اور جب کوئی مال دُنیا پر پیش کیا گیا تو اپنے نفس کو کہا کہ لیلے اور

اثنی علی الکافرین طمعا فی الموات - لا خوفا من عقوبات الموات - وصلی خلفهم

زمین کے حاصل کرنیکے لئے کافرونکی تعریف کی نہ اس خیال سے کہ انکی مخالفت سے عقوبت مرگ کا اندیشہ ہے - اور

للصلات - لا للبرکات الصلوٰة - اتخذ النفاق شرعة - والاقتباس منه

انکے انعام کیلئے انکے پیچھے نماز پڑھتا رہا نہ نماز کی برکتونکے لئے - نفاق کو طریقہ پکڑا اور اس کسب کو اپنی غذا پکڑی

نجعة - وصرف الله عنه المعارف - ولو کان زمر من معارف - فما بقی معه

اور خدا نے اس سے لوگونکے مونہہ پھیر دیئے اور اگرچہ وہ آشنا تھے پس اسکے ساتھ

من سروات الصحابة - ولا سرایا الملة - حتی رجع مضطرا ومخذولا الی

صحابہ کے جوانمردوں مین سے کوئی نرہا اور نہ اسلام کے لشکر مین سے کوئی اسکا ساتھی ہوا - یہانتک کہ بیقرار اور ناکام ہوکر

باب الصدیق - وکان یعلم انه کالزندیق - لکن البطن الجاءه الیه -

ابوبکر صدیق کے دروازہ پر آیا - اور جانتا تھا کہ یہ زندیقونکی طرح ہے مگر پیٹ نے اسکو اسکی طرف جانیکے لئے بیقرار کر دیا

وما وجد حطب تنور المعدة الا لدیه وان صاحبه اغتال بعض ولده فما امتنع

اور اپنے معدہ کے تنور کا ایندھن اُسنے اُسیکی پاس پایا اور عمرؓ نے اسکی بعض اولاد کو قتل کر دیا - مگر وہ

من التردد الیه - وفجعه بالفدك فما غار علیه - بل کان علی بابه کالمعتکفین

پھر بھی اسکی طرف جانیسے باز نہ آیا - اور ابوبکر نے فدک کے معاملہ مین اسکو درد پہونچایا مگر پھر بھی اسکو غیرت نہ آئی اور

وتواتر علیه جور الشیخین - حتی جرت عبرة العینین کالعینین - فما انتھی

ابوبکر کے دروازے پر اعتکاف کرنیوالونکی طرح پڑا رہا اور اسپر شیخین کا ظلم متواتر ہوا - یہانتک کہ آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے جاری

من الرجوع الی ھذین الکافرین - بل ابدی الاطاعة بالنفاق والمین -

ہوئے - مگر وہ انکے پاس جانیسے باز نہ آیا بلکہ نفاق اور جھوٹھ سے اطاعت کو ظاہر کیا -

واشتد عليه غضبهم ونهبهم حتى صفرت الراحة - وفُقدت الراحة

اور انھون نے غارتگری سے اُسکو تباہ کیا یہانتک کہ ہتھیلی خالی ہوگئی اور آرام جاتا رہا

فماترك لُقياهم - وماكره رَيّاهم - بل كان يستمر على بابهم - ويشتري فضلة

مگر اُسنے اُنکا ملنا نہ چھوڑا اور اُنکی خوشبو سے بیزار نہوا بلکہ لازمی طور پر حاضر ہوتا رہا اور اُنکے دانتوں کے فضلہ کو

انيابهم - وَماباعدهم كالمستنكفين - بل كان يُخلق لهم ديباجته - ويعرض

ہضم کرتا رہا اور عار رکھنے والونکی طرح اُنسے علیحدہ نہ ہوا بلکہ اُنکی خدمت مین اپنی آبرو کو بٹہ لگاتا تھا اور اپنی حاجت

عليهم حاجته - ويدور على ابوابهم كالسائلين الملحفين - وكان عليه

اُنکے پاس پیش کرتا تھا اور اُنکے دروازونپر سوالیونکی طرح پھرتا تھا اور اُسکو چاہیے تھا

ان يترك المدينة واهلها الكافرين المرتدين - ولوكانوا من المترفين

کہ مدینہ کو اور اُسکے باشندونکو جو کافر اور مرتد تھے چھوڑ دیتا اور اگرچہ وہ لوگ خوشحال ہوتے

وَالمخصبين - بل كان من الواجب ان يقتعد مُهريًا - ويتقلد سمهريًا - و

بلکہ واجب تو یہ تھا کہ ایک مضبوط اونٹ پر سوار ہوجاتا اور نیزہ لٹکا لیتا اور

يهاجر من ارض الى ارض - ويطلب رفعا من خفض - وينادي بين

ایک زمین سے دوسری زمین مین چلاجاتا اور پستی کے بعد بلندی طلب کرتا اور لوگون مین بلند آواز

الناس ان الصحابة ارتدوا كلهم اجمعون - ثم اذا احس الايمان من

سے کہتا کہ صحابہ سب مُرتد ہو گئے پھر جب کسی قوم مین ایمان کو پاتا

قوم فكان عليه ان يُلقي بارضهم جرانه - ويتخذهم جيرانه - ويجعلهم

پس مناسب تھا کہ اس زمین میں بود و باش کرتا اور اُن کو اپنا ہمسایہ اور معاون

لنفسه معاونين - ويقتل اهل المدينة كلهم ان لم يكونوا مسلمين

بناتا اور تمام مدینہ کے لوگونکو قتل کرڈالتا اگر وہ مسلمان نہین تھے

فكيف تمضمضت مقلته بنومها - وكان يرى الملة قد اكفهر وجهه

پس کیونکر اُسکو نیند پڑی اور وہ دیکھتا تھا کہ جو اسلام کا دن تھا اُس کا چہرہ

يومها - واَمحلت بلاد الايمان والمومنين - لم لم يهاجر ولم يلق نفسه

تاریک ہوگیا اور ایمان اور مومنونکے بلاد پر خشک سالی غالب آگئی کیون ہجرت نکی اور کیون اپنے نفس کو دو

فی ارجاء آخرین - وکان اعطی منطق البلاغة - وکان یزین الکلم و

کنارون مین نہ ڈال دیا اور اسکو بلاغت زبان دی گئی تھی اور کلمات کو خوب زینت دیتا تھا اور رنگین

یلونها کالدباغة - فما نزل علیه لم یستعمل فی استمالة الناس صناعته

کرتا تھا جیسا کہ چمڑہ کی دباغت کیجاتی ہے - پس اسپر یہ بلا کیا نازل ہوئی کہ اسنے لوگونکو اپنی طرف کھینچنے مین بلاغت اور فصاحت سے کام

وما ادی فی الاهباء براعته - بل تمائل کل التمائل علی النفاق و

نہ لیا اور دلونکو اپنی طرف پھیرنے مین اپنے حسن بیانکو نہ دکھلایا - بلکہ نفاق اور تقیہ کی طرف جھک گیا

التقیة - وحسبه للعدا کالرقیة - اهذا فعل اسد الله کلا

اور نفاق کو دشمنون کیلئے مثل افسون کے سمجھا - کیا یہ فعل شیر خدا کا ہے ہرگز نہین

بل هو افتراء کم یا معشر الکذابین - انه کان حاز من الفضائل

بلکہ یہ تو اے کاذبون کے گروہ تمھارا افترا ہے علی تو جامع فضائل تھا -

مغنما - وکان بقوی الایمان توأما - فما اختار نفاقا اینما انبعث - وما

اور ایمانی قوتون کے ساتھ توام تھا پس اُسنے کسی جگہ نفاق کو اختیار نہین کیا اور اپنے

نافق فی کل ما فعل ونفث - وما کان من المرائین - فلما نضنضتم فی شانه

قول اور فعل مین کبھی منافقانہ طریق نہین برتا اور ریاکارون مین سے نہ تھا پس جبکہ تم اسکی شان مین ایسی زبان

نضنضة الصل - وحملقتم الیه حملقة البازی المطل - مع دعاوی الحب

ہلاتے ہو جیسا کہ سانپ اور ایسا اسکی طرف دیکھتے ہو جیسا کہ باز جو شکار پر گرتا ہے اور یہ سب کچھ باوجود اس

والمصافاة - فکیف تقصرون فی غیره مع جذبات المعاداة - وکذالک استحقرتم

محبت کے ہے جسکا تمھین دعوی ہے تو پھر کیونکر تم اسکے غیر مین کچھ کوتاہی کر سکتے ہو کیونکہ وہان تو دشمنی کے جذبات بھی ہین

خاتم الانبیاء - وقلتم دفن معه الکافران من الاشقیاء - یمینا وشمالا

اور اسیطرح تمنے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر کی اور کہا کہ اسکے ساتھ دو کافر دائین بائین بھائیوں اور بیٹوں کی طرح دفن کئے گئے

کالاخوان والابناء - فانظروا الی توهینکم یا معشر المجترئین - ونحن نستفسر

سو تم اے گروہ بیباکان اس توہین کیطرف جو تم کر رہے ہو نظر کرو - اور ہم تجھسے اے گمراہ

منک ایها النجفی الضال - فاجب متمهلا ولا یکبر علیک السوال - اترضی

گمراہ ایک بات پوچھتے ہین سو ٹھہر کر جواب دے اور تیرے پر سوال بھاری نہ ہو کیا تو اس بات پر

بان تدفن امك المتوفاة بين البغيتين الزانيتين الميتين - او يقبر ابوك
راضی ہوسکتا ہے کہ تیری ماں دو زناکار عورتوں کے درمیان دفن کردی جائے یا تیرا باپ دو مجذوم

فی قبر المجذومین الفاسقین - فان کرهت فکیف رضیت بان یدفن سید
بدکاروں کے درمیان گاڑا جائے پس اگر تو اس سے کراہت کرتا ہے تو تو کسطرح اسبات پر راضی ہوگیا

الکونین بین جنبی الکافرین الملعونین - ولا یعصمه فضل الله من
کہ سید الکونین دو کافروں ملعونوں کے درمیان دفن کردیا جائے اور خدا تعالیٰ کا فضل اسکو دو ظالم اور

جوار الجارین الجائرین الخبیثین - والکفر اکبر من الزنا واشنع عند ذوی
ناپاک کی ہمسائگی سے نہ بچائے اور کفر زنا سے بہت بڑا اور آنکھوں کے نزدیک زیادہ

العینین - ففکر کیف تحقرون خاتم النبیین - وتسوغون له مکروهات -
زبون ہے پس سوچ کہ تم لوگ کیونکر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کر رہے ہو - اور وہ مکروہات

لا تسوغون لانفسکم ولا بنات وامهات ولابنین -
اسکے لئے جائز رکھتے ہو جو اپنے بیٹوں اور ماؤں اور بیٹیوں کے لئے جائز نہیں رکھتے -

تبا لکم ولما تعتقدون یا حماة الفسق والمین - بل دفن بجوار
خدا تمہیں ہلاک کرے اور تمہارے عقیدہ کو اے جھوٹھ اور دروغ کی حمایت کرنیوالو! بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول الله رجلان کانا صالحین - مطهرین مقربین طیبین - وجعلهما
کے ہمسایہ میں دو ایسے آدمی دفن کئے گئے ہیں جو نیک تھے پاک تھے مقرب تھے طیب تھے اور خدا نے انکو

الله رفقاء رسوله فی الحیاة وبعد الحین - فالرفاقة هذه الرفاقة وقل
زندگی میں اور بعد مرگ اپنے رسول کے رفقاء ٹھہرایا پس رفاقت یہی رفاقت ہے جو اخیر تک [illegible]

نظیره فی الثقلین - فطوبی لهما انهما معه عاشا - وفی مدینته وفی ماوی
اور اسکی نظیر کم پاؤگے پس انکو مبارک ہو جو انھوں نے اسکے ساتھ زندگی بسر کی اور اسکے شہر میں اور اسکی

استخلفا - وفی حجر روضته دفنا - ومن جنة مزاره ادنیا - ومعه یبعث[ان]
جگہ میں خلیفے مقرر کئے گئے اور اسکے کنار روضہ میں دفن کئے گئے اور اسکے مزار کے بہشت سے نزدیک کئے گئے اور

فی یوم الدین - وانظر الی علیؓ انه اذا اعطی منصب الخلافة - فما بعد تربة
قیامت کو اسکے ساتھ اٹھینگے - اور علی کی طرف نظر کر کہ جب اسکو منصب خلافت دیا گیا پس اسنے ان دونوں

هذین الامامین من روضة خیر البریة - فان کان یزعم انهما لیسا مومنین

اماموں کی قبر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ سے علیحدہ رکھا۔ پس اگر وہ یہ گمان کرتا تھا کہ وہ دونوں مومن

طیبین - فکیف ترکهما ولم ینزه قبر رسول الله عن هذین القبرین - فالذنب

پاک دل نہیں ہیں تو کیونکر انکی قبروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے ساتھ شامل رہنے دیا پس تمام

کل الذنب علی عنق ابن ابی طالب - کانه لم یبال عرض رسول الله من

گناہ علی کی گردن پر ہے گویا اُسنے بوجہ نفاق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

نفاق غالب - وما اری الصدق کالمخلصین - اهذا اسد الله وضرغام

آبرو کی کچھ پرواہ نہ کی اور صدق نہ دکھلایا آیا یہی شیر خدا اور اسد اللہ ہے ؟

الدین - اهذا هو الذی یحسب من اکابر المتقین -

کیا یہ وہی شخص ہے جو اکابر پرہیزگاروں میں سے سمجھا گیا ہے ؟

فاعلموا ان تقات علی لا تثبت الا بعد تقاة الصدیق - ففکر

پس جان لو کہ علی کی پرہیزگاری تب ثابت ہوتی ہے کہ ابوبکر صدیق کی پرہیزگاری ثابت ہو پس

لا تنضد کالزندیق - ولا تلق بایدیك الی حفرة الهالکین - وانکم تحبون

اور ایک زندیق کیطرح حد سے تجاوز مت کرو اور اپنے ہاتھوں سے ہلاکت کے گڑھے میں مت پڑو۔ اور تم دوست

ان تدفنوا فی ارض الکربلاء - وتظنون انکم تغفرون بمجاورة الاتقیاء -

رکھتے ہو کہ خاک کربلا میں دفن کئے جاؤ اور گمان کرتے ہو کہ پرہیزگاروں کی ہمسائگی سے تم بخشے جاؤ گے

فما ظنکم بالسعیدین الذین دُفنا الی جنبی نبیه القدر خاتم النبیین - وامام

پس اُن دو سعیدوں کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کئے گئے جو

المتقین - وسید الشافعین - ویل لکم لا تتفکرون کالخاشعین - ولا یسفر

امام المتقین اور امام الشافعین اور خاتم النبیین ہے ۔ تم پر افسوس کہ تم عاجزی اور غربت کیساتھ فکر نہیں کرتے

عنکم زحام التعصبات - ولا تعطون حسن التوفیقات - ولا تمعنون کالمستبصرین

اور تعصبات کا اژدحام تم سے دور نہیں ہوتا - اور نیک کاموں کی تمہیں توفیق نہیں ملتی اور دانشمندوں کی طرح تم نہیں سوچتے

وکیف نشکو کم علی سبکم و انکم تلعنون الصحابة کلهم الا قلیلا کالمعدومین -

اور ہم تمہاری گالیوں کا شکوہ کیا کریں کیونکہ تم تمام صحابہ کو گالیاں دیتے ہو مگر قدر قلیل -

وتلعنون ازواج رسول اللہ امہات المومنین - وتحسبون کتاب اللہ

اور نیز تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں امہات المومنین کو لعنت سے یاد کرتے ہو - اور گمان کرتے ہو کہ خدا

کلاما زید علیہ ونقص وتقولون انہ بیاض عثمان وانہ لیس من رب

کی کتاب میں کچھ زیادہ اور کم کیا گیا ہے اور کہتے ہو کہ وہ بیاض عثمان ہے اور خدا کی طرف سے نہیں ہے

العالمین - فلعنکم اللہ بفسقکم وصرتم قوما عمین - وحسبتم الاسلام

پس خدا نے بباعث فسق تمہارے تم پر لعنت کی اور تم اندھے ہو گئے - اور تم نے اسلام کو ایسا

کواد غیر ذی زرع خالیا من رجال اللہ المقربین - فای عرض بقی من

سمجھ لیا جیسا کہ ایک بیابان جس کی زمین خشک اور زراعت سے خالی ہے یعنے خدا کے مقربوں سے خالی ہے - پس کونسی

ایدیکم یا معشر المسرفین -

عزت تمہارے ہاتھوں سے باقی رہی اے حد سے نکلنے والو !؟

واریتم تصویر علی کانہ اجبن الناس - واطوع للخناس -

اور تم نے علی کی تصویر ایسی ظاہر کی کہ گویا وہ سب سے زیادہ نامرد ہے اور نعوذ باللہ شیطان کا تابع ہے

اعلق باھداب الکافرین اعلاق الحرباء بالاعواد - واثر نار النفاق

کافروں کے دامن کو اس نے ایسا پکڑا اور ایسا اُن سے آویزاں ہوا جیسا کہ آفتاب پرست شاخوں کے ساتھ - اور نفاق کی

لیفیض علیہ عباب المراد - اخزی نفسہ بتنافی قولہ وفعلہ - ورضی بشیٔ

آگ اُس نے اختیار کی تا اس پر مراد کا بہت سا پانی ڈالا جائے - اپنے قول و فعل کے تناقض سے اپنے تئیں رسوا کیا اور

لم یکن من اھلہ - وحمد الکافرین فی المحافل - واثنی علیھم فی المجامع و

اس چیز سے راضی ہو گیا جس کا وہ اہل نہیں تھا - اور کافروں کی اس نے محفل میں تعریف کی اور مجمعوں اور قافلوں میں انکی

القوافل - وحضر جنابھم وما ترک الطمع - حتی انزوی التامیل وانقمع -

ثناخوانی کی اور انکی جناب میں حاضر ہوا اور طمع کو نہ چھوڑا یہانتک کہ امید گم ہو گئی اور اس کا قلع قمع ہو گیا

فما اودوا المفاقرہ - وما فرحوا بمحامد اترعت فی فقرہ - بل اغتصبوا حدیقۃ

پس انہوں نے اسکی فقیری کی تہیدستی پر رحم نہ کیا اور ان تعریفوں کے ساتھ خوش نہ ہوئے جو اسکی کلام کے فقروں میں بھری ہوئی

فدکہ - وقاموا لقتلہ - وما برزوا لہ دینارا - لیطعم بطنا اوارا - وما کانوا

تھیں - بلکہ انہوں نے اُس کا باغ فدک چھین لیا اور اُسکے قتل کرنے کیلئے کھڑے ہو گئے اور اسکو ایک بھی دینار نہ دیا تا اپنے شکم بھوکے کو طعام دیتا - اور رحم

الحمین - وما نزلت علیه من السماء مائدة - وما ظهرت من الخلق فائدة -

کرنیوالے نہین تھے - اور آسمان سے اسپر کوئی مائدہ نہ اترا اور نہ خلقت سے کچھ فائدہ ہوا

ودیس تحت اقدام الجائرین - وکان لم یزل یدعو ویفتکر - ویصوغ و

اور ظالمون کے قدمونکے نیچے کچلا گیا اور ہمیشہ دعا کرتا تھا اور سوچتا تھا اور زرگری کرتا تھا

یکسر - ولم یکن من الفائزین - الی ان انقطعت الحیل ورکد النسیم -

اور توڑتا تھا اور کامیاب نہین ہوتا تھا یہانتک کہ تمام حیلے منقطع ہو گئے اور ہوا ٹھہر گئے

وحصحص التسلیم - فخرّ نقیة علی بابهم - وطلب القوت من جنابهم

اور سر جھکانا پڑا پس انکے دروازے پر نقیہ کیطور پر گر پڑا اور انکی جناب سے قوت طلب کیا

وهم کانوا مستکبرین - وغلقت علیه ابواب اجابة الدعاء - وسُدّت

اور وہ متکبر تھے اور اسپر دعا کے قبول کرنیکے دروازے بند کئے گئے اور حیلہ اور

طرق الحیل والاهتداء - فانظر اهذه علامات عباد الله المؤیّدین - و

ہدایت پانیکی راہ مسدود کی گئی پس دیکھہ کہ کیا یہ ان لوگونکی علامتین ہین جو خدا سے تائید یافتہ ہوتے ہین

امارات الصادقین المقبولین - وآثار المخلصین المتوکلین - ثم انظر کیف

اور کیا یہ صادقون اور مقبولونکی نشانیان ہین ؟ اور مخلصون اور متوکلون کے آثار ہین پھر دیکھ کر

حقرتم شان المرتضی الذی کان من المحبوبین الموفقین -

تم لوگون نے کسطرح مرتضی علی کی تحقیر کی ہے وہ علی جو محبوبون اور توفیق یافتون مین سے تھا

واما ما طلبت منی آیة من الآیات - فانظر کیف اراك الله

مگر تو نے جو مجھ سے کوئی نشان مانگا ہے پس دیکھہ کہ خدا نے کیسا تجھے

اجلّ الکرامات - وهو انی کنت دعوت علی رجل مفسد مغوی کالشیطان -

بزرگ نشان دکھلایا اور وہ یہ کہ مینے ایک مفسد کیلئے جو شیطان کی طرح بہکانیوالا تھا بد دعا کی تھی

وتضرعت فی الحضرة لیذیقه جزاء العدوان - فاخبرنی ربی انه سیقتل

اور جناب الہی مین مینے تضرع کیا تا اسکو ظلم کا مزہ چکھاوے پس میرے رب نے مجھے خبر دی کہ وہ قتل کیا جائیگا

ویبعد من الاخوان - وکان اسمه لیکھرام وکان من البراهمة - وکان معتدیا

اور اپنے بھائیونسے دور ڈالدیا جائیگا اور اسکا نام لیکھرام تھا اور برہمنون میں سے تھا اور گالی دینے مین

فی السب والشتم وجاوز الحد فی الخباثة - فلما دعوت علیہ وتضرعت

حد سے بڑھ گیا تھا پس جبکہ میں نے اسپر بد دعا کی اور جناب باری

فی حضرة الباری - واقبلت کل الاقبال علی جباری - سمع دعائی فی الحضرة -

میں تضرع کیا اور پوری توجہ کیساتھ حضرت احدیت میں متوجہ ہوا پس جناب الٰہی میں میری دعا

ومنّ علیّ ربی بالرحمة والنصرة - وبشرنی ربی بانہ یموت فی ستّ سنة -

سنی گئی اور خدا نے رحمت اور مدد کیساتھ میرے پر احسان کیا اور میرے خدا نے مجھے خوشخبری دی کہ وہ چھ برس کے عرصہ

فی یوم دنی من یوم العید بلا تفاوة - واوما الی لیلة یوم الاحد - والی انہ

میں مر جائیگا اور اسدن مریگا جو عید کے بعد کا دن ہوگا اور اتوار کی رات کا اشارہ کیا اور یہ کہ یہ حکم

یقتل بحکم الرب الصمد - ولا یموت بمرضة - ویموت بقتل مهیب مع

خدا تعالیٰ وہ قتل کیا جائے گا اور ہیبت ناک قتل کیساتھ مرے گا اور حسرت کے ساتھ اور کوئی بیماری

حسرة - لیکون آیة للطالبین - فلما انقضی من المیعاد قریبًا من خمسة

نہیں ہوگی تا کہ طالبوں کے لئے نشان ہو پس جبکہ میعاد قریب پانچ برس کے گذر گئی

اعوام - واطمئن الهالك وزعم ان النباء کان کاوھام - نزل امر الله

اور مرنے والا مطمئن ہوگیا کہ پیشگوئی ایک وہم تھا خدا کا امر اسپر نازل ہوا

علیہ واتی بفتح مبین - ففرحت فرحة المطلق من الاسار - و

اور فتح عظیم ظاہر کی پس میں ایسا خوش ہوا جیسا کہ ایک قیدی چھوٹکر خوش ہوتا ہے اور

هزة الناجی من حفرة التبار - وقبل ان یاتینی احد بفص خبر وفاتہ -

جیسا کہ ایک شخص ہلاکت کے گڑھے سے نجات پاتا ہے اور قبل اسکے جو کوئی شخص اسکے وفات کی خبر میرے پاس

بشرنی ربی بمماتہ - وکنت افکر فی ھذہ البشارات - فاذا عبد الله جاء

لائے میرے خدا نے اسکی موت کے بارہ میں مجھے خوشخبری دی اور میں ان بشارتوں کو سوچ رہا تھا اتنے میں عبد اللہ

بالتبشیرات - وحصحص الحق وزھق الباطل وقضی الامر من رب الکائنات -

بشارت لیکر آیا اور ظاہر ہوگیا حق اور نابود ہوگیا باطل اور خدا نے فیصلہ کر دیا

وفرح المومنون کما وعد من قبل واسود وجوہ اھل المعادات - وظھر

اور مومن خوش ہوگئے جیسا کہ وعدہ دیا گیا تھا اور دشمنوں کے مونہہ کالے ہوگئے اور خدا کا امر

امر الله وهم كانوا كارهين - وكان هذا الرجل وقاحا طويل اللسان -

ظاہر ہوا اور وہ کراہت کرتے رہ گئے اور یہ شخص نہایت بے شرم دراز زبان تھا

كثير السب والهذيان - طلب مني آية ملحا في طلبه - وشرط لي ان

بہت گالیاں دیتا اور بکواس کیا کرتا تھا اسنے مجھسے ایک نشان طلب کیا اور طلب کرنیمین بہت اصرار کیا اور

اصرح الميعاد في عليه - واصرح يوم موته - مع اظهار شهر فوته - وابين

یہ شرط لگائی کہ مین اسکے نشان مین میعاد کو کھولکر بتلا دون اور اُسکے موتکے دنکی تصریح کرون اور مرنیکا مہینہ بتلاؤن

كيفية وفاته - ووقت مماته - وكتب كلها ثم طالب كالمصرين - فلبيته

اور جس طرز سے مریگا وہ کیفیت بیان کرون اور مرنیکا وقت بتاؤن - اور ان سب باتونکو لکھا اور پھر اصرار کرنیوالونکی

ممتطيا شملة عناية الرحمان - ومنتضيا سيف قهر الديان - وكنت لفرط

طرح مجھسے مطالبہ کیا - پس مینے اُسکی سوال کا قبول کیا جو آیا اس حالتمین کہ مین عنایت الہی کی تیز رو اونٹنی پر سوار تھا اور نیز اسحالتمین

اللهج بظهور الآية - والطمع في اعلاء كلمة الملة - اجاهد في الحضرة الاحدية -

جبکہ مین سزا دہندہ کی قہری تلوار کو کھینچ رہا تھا - اور مین از بسکہ نشانکے ظاہر ہونیکے لئے حریص تھا اور اعلاء کلمہ اسلام کیلئے طمع رکھتا تھا

واصرت في الدعاء ما جل وعظم من القوة - ثم تركت الدعاء بعد نزول

حضرت جناب باری مین مجاہدہ کرتا تھا اور جسقدر مجھمین عظمت قوت تھی دعا مین خرچ کرتا تھا - پھر مینے سکینہ کے نازل ہونیکے بعد دعا

السكينة - وتواتر الوحي الدال على الاجابة - فلما انقضى اربع سنة من الميعاد

کو ترک کردیا اور نیز اسلئے کہ ایسا متواتر الہام جو قبولیت دعا پر دلالت کرتا تھا - پس جب میعاد مین سے چار برس گذر گئے

ودنا مناعيد من الاعياد - القي في نفسي ان اتوجه مرة ثانية الى الدعاء

اور ایک عید ہم سے قریب آگئی پس میرے دلمین ڈالا گیا کہ مین پھر دعا کرون -

وكذالك اشار بعض الاصدقاء - فصبرت انتظر الوقت والمحل - واتعلل

اور ایسا ہی بعض دوستون نے اشارہ کیا پس مینے صبر کیا اور مین وقت اور محل کا منتظر تھا - اور

بعسى ولعل - الى ان ادركت ليلة القدر في اواخر رمضان -

اب کرتا ہون اب کرتا ہون کا گھونٹ پی رہا تھا یہانتک کہ آخر رمضان مین مینے لیلۃ القدر کو پایا

نعرفت ان الوقت قد حان - ورئيت ليلة نشرت اردية الاستجابة

پس مینے جان لیا کہ وقت آگیا اور مینے ایک ایسی راتکو دیکھا جسنے قبولیت کی چادرین بچھا دی تھین

ودعت الداعين الى المادبة - ونادت كلمن خاف ناب النوب - وبشّرت

اور دعا کرنیوالونکو دعوت کیطرف بلایا تھا اور ہر ایک کو جو مصیبتوں کے دانتوں سے ڈرتا تھا بلایا - اور ہر ایک

كلمن اسلمه الياس للكرب - فنهضت للدعاء نهوض البطل للبراز - و

کو جسکو نومیدی نے غموں کے حوالہ کر رکھا تھا بشارت دی - پس مین دعا کے واسطے ایسا اٹھا جیسا کہ ایک

اصلت لسان التضرع كالعضب الجراز - حتى احلني التذلل مقعد

دلیر لڑنے کے واسطے اٹھتا ہے - اور مینے تضرع کی زبان ایسی کھینچی جیسا کہ شمشیر بران - یہانتک کہ فروتنی نے بلندی

العلاء - وبشّرت بالاجابة من حضرة الكبرياء - فجلست كرجل

کی جگہ پر مجھکو بٹھایا - اور قبولیت دعا کی مجھکو خوشخبری دیگئی پس مین اس شخص کیطرح بیٹھا

يرجع بردن ملآن - وقلب جذلان - وسجدت لرب يجيب دعاء

جو پر آستین کیساتھ رجوع کرتا ہو اور دل خوش ہوتا ہے اور مینے اس پروردگار کو سجدہ کیا جو بیقراروں کی

المضطرين - وكان فى هذه الاية اعلاء كلمة الملة - واتمام الحجة على الكفرة

دعا سنتا ہے اور اس نشان مین کلمہ اسلام کی بلندی تھی - اور کافروں پر حجت پوری ہوتی

الفجرة - ولكن الذين ملكوا اثاث عقل صغير - واتسموا بحمق شهير - ما

ہے مگر وہ لوگ جو تھوڑی سی عقل کے مالک ہین اور وصف حماقت مین مشہور ہین وہ

آمنوا بهذه البينات - وتركوا النور واتبعوا سبل الظلمات - وجحدوا

ان کھلے کھلے نشانوں پر ایمان نہین لائے - اور نور کو چھوڑ دیا اور ظلمات کی پیروی کی اور ظلم اور جھوٹھ

بآيات الله ظلما وزورا - وكانوا قوما بورا - ومن المستكبرين - ويقولون

سے خدا کے نشانوں سے انکار کیا اور وہ ہلاک شدہ قوم تھی اور تکبر کرنیوالے تھے اور انھون نے کہا

انا نحن المسلمون - وليس فيهم سير المسلمين - فى قلوبهم مرض فيزيد

کہ ہم مسلمان ہین اور انمین مسلمانوں کی خصلتین نہین ہین اُنکے دلوں مین مرض ہے پس خدا انکے

الله مرضهم ويموتون محجوبين - الا قليل منهم فانهم من الراجعين - و

مرض کو زیادہ کریگا اور حجاب کیحالت مین مرینگے مگر انمین سے تھوڑے کہ وہ رجوع کرینگے اور

يبغون عرض الدنيا وعرضها ولا يتقون الله رب العالمين - فسيضرب

یہ لوگ دنیا کا مال اور دنیا کی عزت چاہتے ہین اور خدا سے جو رب العالمین ہے نہین ڈرتے - پس عنقریب انپر

علیہم الذلۃ ویمسون اخاعیلۃ - یسئلون الناس ولا یملکون بیت لیلۃ -
ذلت ماردیجائیگی اور بھوکھے ننگے ہوجائینگے - لوگونسے مانگین گے اور رات کاقوت انکے پاس نہین ہوگا

کذالک یجزی اللہ الفاسقین -
اسی طرح خداتعالیٰ فاسقونکو سزا دیتاہے -

واذا قیل لھم آمنوا بما انزل اللہ من الآیات - قالوالن نؤمن و
اور جب انکو کہاجائے کہ جوخدانے نشان اتارے انپر ایمان لاؤ کہتے ہین کہ ہم کبھی ایمان نہین

لوکان احیاء الاموات - وطبع اللہ علی قلوبہم بماکانوا مفترین - وکانوا یستفتحون
لائینگے اگرچہ مردے زندہ کئے جائین اور انکے دلونپر خدانے مہرلگادی کیونکہ وہ مفتری تھے - اور اس سے پہلے وہ کفار

من قبل - فلما جاءھم الفتح وصاب النبل - اعرضوا عنہ فویل للمعرضین -
پر فتح چاہتے تھے - پس جبکہ فتح آئی اور تیر نشانہ پر لگا اس سے انھون نے کنارہ کیا پس انپر واویلا ہے -

وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم فما بالہم اذا ماتوا ظالمین - ابقی فی کنانتہم
اور انھون نے انکار کیا اور دل انکے یقین کرگئے پس کیا حال ہو انکا جب ایسی حالتمین مرینگے - کیا انکے تیردان مین کوئی تیر

مرماۃ - او فی قلوبہم مماراۃ - کلا بل مزقہم اللہ کل ممزق فلا یتحرکون الا کالمذبوحین
باقی رہگیاہے؟ یا انکے دلونمین کوئی خصومت باقی ہے؟ ہرگز نہین بلکہ خدانے انکو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور اب تو ایک حرکت

الا یرون کیف یفحمون الفینۃ بعد الفینۃ - ویخزون کل عام مع رقصہم
مذبوحی ہے - کیا نہین دیکھتے کہ کیسے وہ دفتاً فوقتاً لاجواب کئے جاتے ہین - اور ہر ایک سال باوجود متکبرانہ رقص کے ذلیل

کالقینۃ - وتراءت سحبہم جہاما - ونجبہم لئاما - ولمعاہم ظلاما - وجنانہم
کئے جاتے ہین اور انکے بادل بغیر پانی کے نکلے - اور انکے برگزیدہ لئیم ثابت ہوئے اور انکی روشنی اندھیرا اور انکے دل

عباما - فبای آیۃ بعدہ یومنون - اما احلنی ربی محل من یبلغ تصوی
بے عقل اور بے ادب ثابت ہوگئے پس کس نشان پر اسکے بعد ایمان لائینگے - کیا میرے خدانے مجھے اس محل پر نہین اتارا

الطلب - ونقلنی من وفد الکرب - الی روح الطرب - وایدنی واعاننی - و
جو مرادیابی کا محل ہے - اور مجھے بیقراری کی آگ سے خوشی کی آسائش تک پہونچایا! اور میری تائید کی اور میری مدد کی

اہان کلمن اہاننی - وارانی العید - ووفی المواعید - واری الفتح کلمن فتح
اور ہر ایک جو میری ذلت چاہتا تھا اسکو ذلیل کیا اور مجھے عید دکھلائی اور وعدونکو پورا کیا اور ہر ایک آنکھ کھولنے والے کیلئے

العين - وطوى قصة كيف واين - واتم الحجة على المنكرين - فالحمد لله الذي

فتح کو دکھلا دیا - اور کیونکر اور کہان کے قصہ کو لپیٹ دیا اور منکرون پر حجت پوری کردی پس اس خدا کو تعریف

كفاني من غير تدبيري - وجعل لي فرقانا وفرق بين قبيلي ودبيري - وكنتم

ہے کہ بغیر میری تدبیر کے میرے لئے کافی ہوگیا - اور مجھ مین اور میرے مخالفون اور دوستون اور دشمنون مین ایک امر فارق

لا تصغون الى العظات - ولا تحفظونها بل تؤذون بالكلم المحفظات - فدق

پیدا کردیا - اور تم لوگ نصیحت کی طرف کان نہین دھرتے تھے اور نصائح کو یاد نہین رکھتے تھے بلکہ غصہ دینے والے

الله راسكم بالآيات - وجاءكم سلطانه بالرايات - وادّبكم بالزجر و

لفظون کے ساتھ یاد کرتے تھے - پس خدا تعالی نے نشانون کے ساتھ تمھارے سر کو فتح کیا - اور اسکی حجت جھنڈونکے

الغضب - لتاخذوا انفوسكم بهذا الادب - فلا تستنّوا استنان الجياد -

ساتھ تمھارے پاس آئی اور خدا نے جزا اور غضب کے ساتھ تمھین ادب دیا ہی تا تم اس ادب پر قائم ہوجاؤ پس تم تیز گھوڑونکی

وفكروا في فعل رب العباد - لعلكم تعصمون كالراشدين - مالكم تتكايدكم

طرح سرکشی مت کرو - اور خدا تعالی کے فعل مین غور کرو تا تم رشیدونکی طرح بچ جاؤ تمھین کیا ہوا کہ حق

كلمات الحق والصواب - وتميلون من اليقين الى الارتياب - ولا تتركون

اور صواب کے کلمے تم پر گران گذرتے ہین اور یقین سے شک کی طرف جاتے ہو اور مجرمون

سبل المجرمين -

کی راہ نہین چھوڑتے -

الا انظروا الى آيات رئيتموها - وخوارق شاهدتموها - اهذه

اور ان نشانونکی طرف نظر کرو جنکو تم دیکھ چکے ہو اور ان خوارق کی طرف جنکو تم مشاہدہ کرچکے ہو

من المكائد الانسانية - ام من الطاقة الربانية - واني عزمت عليكم

کیا یہ انسانی فریبون سے ہے یا خدا کی طاقت سے اور مین تمھین قسم دیتا ہون پس

فاشهدوا ان كنتم مقسطين - وانه من كان اعطى حظا من التقوى - ولو

گواہی دو اگر منصف ہو اور وہ شخص جو تقوی مین سے کچھ حصہ دیا گیا ہے اگرچہ

كمصاصة النوى - فلا يكتم شهادة ابدا - واما الذي اتبع الهوى - وما

گٹھلی کے چھلکے کیموافق دیا گیا ہو پس وہ کبھی گواہی کو پوشیدہ نہین کریگا - مگر وہ شخص جو ہوا و ہوس کا پیرو ہوا اور خدا سے

خشی الله الاعلی - وما تواضع وما استحیی - فلیظهر ما اخاف منی - ولینکر

نہ ڈرا اور نہ تواضع کی اور نہ حیا کیا پس چاہیے کہ جو قصد کیا وہ ظاہر کرے - اور چاہیے

الله وما اولی من جدوی - ومن نصرته والعدوی - فسوف ینظر هل

کہ خدا سے اور اسکی بخشش سے منکر ہو جائے اور اسکی نصرت اور عدوی کی یعنی مدد سے انکار کرے - پس عنقریب دیکھے گا کہ کیا اسکا

ینفعه کیده او یکون من الهالکین -

مکر اسکو نفع دیتا ہے یا مرنے والون مین سے ہو جاتا ہے -

ایها الناس لا تحقروا الله والآیات - واستغفروا الله واعنوا

اے لوگو! خدا کی اور خدا کے نشانون کی تحقیر مت کرو اور اس سے گناہون کی معافی چاہو اور اسکے

له من الفرطات - اجهلتم مآل قوم کذبوا من قبل هذا الزمان - او لکم

سامنے اپنے گناہون کے خوف سے فروتنی کرو - کیا تمھین اس قوم کا انجام بھول گیا جنہون نے تم سے پہلے تکذیب کی - یا خدا نے

براءة فی زبر الله الدیان - فعوذوا بالله من ذات صدورکم ان کنتم خاشعین -

سزا دہندہ کی کتابون مین تمھین بری رکھا گیا ہے پس اپنے بدخطرات سے خدا تعالی کیطرف پناہ لیجاؤ اگر ڈرنیوالے ہو -

قوموا فرادی فرادی - واجتنبوا من عادی - ثم فکروا اما اوتیتم مثل ما اوتی

ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور عداوت کرنیوالون سے پرہیز کرو پھر فکر کرو کہ کیا تمھین وہ ثبوت نہین دیے گئے جو

قبلکم من الکفار - اما جاءتکم آیات الله القهار - اما حقرتم بتحقیر

تم سے پہلے کافرون کو دیے گئے اور کیا تمھارے پاس نشان نہین آئے کیا تم خدا کی تحقیر کرنے سے حقیر اور

حضرة الکبریاء - اما قضیت دیونکم کالغرماء - فوحق المنعم الذی حلنی

ذلیل نہین ہو چکے کیا تمھارے یہ تمام قرض قرضدارونکی طرح ادا نہین کیے گئے - پس اس منعم حقیقی کی قسم ہے جسنے

هذا المحل - واری لتصدیقی العقد والحل - ووهب لی الولد واهلک لی

مجھے اس محل مین وارد کیا - اور میری تصدیق کیلئے باندھا اور کھولا اور مجھے اولاد دی اور میرے لئے دشمنون کو

العدا اللئام - واری فی آیاته الایجاد والاعدام - واری فی ندوة المذاهب

ہلاک کیا اور اپنے نشانون مین ایجاد اور اعدام کو دکھلایا اور مذاہب کے جلسہ مین پیدا کرنیکا

اعجاز الانشاء - ثم اری فی العجل المقتول اعجاز الافناء - واظهر آیت القول

نشان دکھلایا اور گوسالہ مقتول مین مارنے کا نشان دکھلایا اور قولی نشان اور فعلی

وآیت الفعل للناظرین - وأری الکسوف والخسوف فی رمضان - وانجمکم

نشان دیکھنے والوںکے لئے دکھلایا اور خدا تعالی نے کسوف اور خسوف تمکو رمضان مین دکھلایا اور میری

ببلاغتی وعلمنی القرآن - فسکتم بل متم مع غلوکم فی العناد - واخزیتم

بلاغت کیساتھ تمکو ملزم کیا اور مجھکو قرآن سکھلایا پس تم چپ ہوگئے بلکہ باوجود عناد کے مرگئے اور تم رسوا

ورمیت عظمتکم بالکساد - فاصبحتم کالمغبونین - انّ ھذا الحق فلا تکونوا من الممترین

کئے گئے اور تمھاری بزرگی کی سر و بازاری ہوگئی - پس زیان کار ونکی طرح تمنے صبح کی - یہ سچ ہے پس تم شک کرنیوالوں میں سے مت ہو

ایہا الناس انی جئتکم من الرب القدیر - فہل فیکم من یخشی

ای لوگو میں رب قدیر کی طرفسے تمھارے پاس آیا ہوں پس کیا تم میں کوئی ایسا آدمی

قہر ھذا الغیور الکبیر - او تمرّون بنا غافلین - وانکم تناھیتم فی المکائد -

ہے جو اس غیور کبیر سے خوف کرے یا غفلت کیساتھ ہمسے گذر جاؤگے اور تمنے اپنے مکروں کو انتہا تک پہونچا دیا

وتمادیتم فی الحیل کالصائد - فہل رئیتم الا الخذلان والحرمان - وھل وجدتم

اور شکاریوں کی طرح حیلہ بازیمین بڑی دیر لگائی - پس کیا تمنے بجز خذلان اور محرومی کے کچھ اور بھی دیکھا - اور کیا تمنے

ما اردتم غیر ان تضیعوا الایمان - فاتقوا اللّٰہ یا ذراری المسلمین - اما تنظرون

وہ امر پایا جسکو ڈھونڈا بغیر اسکے کہ ایمان کو ضائع کرو - پس اے مسلمانوں کی اولاد خدا سے ڈرو کیا تم نہیں

کیف اتم اللّٰہ لی قولہ - واجزل لی طولہ - فما لکم لا تلفتون وجوھکم الی

دیکھتے کہ خدا نے کیسے میری باتکو پورا کیا اور اپنی بخشش میرے لئے بہت دکھلائی - پس تمھیں کیا ہوگیا کہ خدا کے نشانوں کی طرف

آیات الخبیر العلام - وتنصلون لی اسھم الملام - امارئیتم بطل زعمکم -

مونہہ نہیں کرتے اور میرے لئے ملامت کے تیر پیکان پر رکھتے ہو کیا تمنے اپنے زعم کا بطلان نہیں دیکھا

وخطاء وھمکم - فلا تقوموا بعدہ للذّم - ولا تنحتوا فریۃ بعد التجم - وکفّوا

اور اپنے وہم کی خطا تمپر ظاہر نہیں ہوئی - پس اسکے بعد مذمت کیلئے کھڑے مت ہو اور بعد آزمایش کے جھوٹھ کو مت تراشو

السنکم ان کنتم متقین - توبوا الی اللّٰہ کرجل سقط فی یدہ - وخشی مآلہ

اور زبانوں کو بند کرو اگر تم متقی ہو اس آدمی کی طرح توبہ کرو جو شرمندہ ہوتا ہے اور اپنے انجام

وسوء مقعدہ - وانّ اللّٰہ یحب التوابین -

اور بد عاقبت سے ڈرتا ہے - اور خدا توبہ کرنیوالوں سے پیار کرتا ہے -

وانی علمت مذ بورکت قدمی - وایّد لسنی وقلمی - انّ الذین

اور مجھے اس روز سے جو میرا قدم مبارک کیا گیا - اور میری قلم اور زبان کو مدد دیگئی اسن بانگا

اتخذوا العناد شرعة - وکلم الخبث نجعة - انہم سیخذلون - ویغلبون - و

علم دیا گیا ہی کہ جن لوگوں نے عناد کو اپنا طریقہ پکڑا ہے اور ناپاک کلموں کو غذا ٹھہرایا ہے عنقریب وہ ناکام رہینگے اور

یخسأون - ولا یلقون بغیتہم ولا ینصرون - وتحرقہم جذوتہم فہم من

مغلوب کئے جائینگے اور رد کئے جائینگے اور اپنی مراد کو نہیں پائینگے اور مدد نہیں دئے جائینگے اور ان کا شعلہ انھیں کو جلا گا

جذوتہم یعدمون - وامّا الذین سعد وامنہم فسیہدون بعد ضلالہم -

اور معدوم کئے جائینگے مگر وہ جو سعید ہیں وہ گمراہی کے بعد ہدایت یاب کئے جائینگے

ویتدارکہم رحم ربّہم قبل نکالہم - فیستیقظون مسترجعین - ویترکون

اور وبال سے پہلے خدا کا رحم انکو سنبھال لے گا پس انا للہ کہکر جاگ اٹھینگے اور کینے اور

حقدا ولددا - ویخرّون علی الاذقان سجدا - ربّنا اغفرلنا انّا کنّا خاطئین -

جھگڑے چھوڑ دینگے اور سجدہ کرتے ہوئے ٹھوڑیوں پر گرینگے خدایا ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے

فیغفر اللہ لہم وھو ارحم الراحمین - فیومئذ ینعکس الامر کلہ ویتجلی اللہ

پس خدا انکو بخشدیگا اور وہ ارحم الراحمین ہے پس اسوقت تمام باتیں الٹ جائینگی اور خدا نظر

للناظرین - وتری الناس یاتوننا افواجا - وتری الرحمة امواجا - وتتم کلمة

کرنیوالوں کے لئے ظاہر ہو جائیگا - اور تو لوگوں کو دیکھے گا کہ فوج در فوج ہمارے پاس آتے ہیں اور تو رحمت کو دیکھے گا کہ

ربّنا صدقا وعدلا وتری کیف ینیر سراجا - فحینئذ تشرق ایام اللہ و

موجزن ہو رہی ہے اور صدق اور عدل سے ہمارے رب کا کلمہ پورا ہو جائیگا اور تو اسے دیکھے گا کہ کسطرح چراغ کو روشن کرتا ہی پس

تفنی فتن المفسدین - ویقضی الامر باتمام الحجة والافحام - وتہلک الملل

اسوقت خدا کے دن چمکینگے اور مفسدوں کے فتنے قتل کئے جائینگے اور اتمام حجت سے امر پورا کیا جائیگا اور بجز اسلام ہر ایک

کلہا غیر الاسلام - وتری القترة رہقت وجوہ الکافرین - فما لکم الی

ملت ہلاک ہو جائیگی اور تو جھوٹوں کے مونہہ پر غبار پائے گا پس تمھیں کیا ہو گیا

ما تکذبون - اتجعلون رزقکم انکم تکفرون - اغرتکم کثرة علماء کم -

اور کبتک تم تکذیب کروگے کیا اس الہی سلسلہ سے تمھارا یہی حصہ ہے کہ تم تکفیر کرو - کیا تمھارے علماء کی کثرت اور تمھاری

وتظاهر آراءكم - وقد رئيتم مبلغ علمكم وعلم فضلاءكم - وشاهدتم

راؤنکے اتفاق نے تمہیں مغرور کیا ہے اور تمنے اپنے علم اور اپنے فاضلونکے علم کا اندازہ بھی دیکھ لیا ۔ اور تمنے اپنے

نقص فهمكم ودهاءكم - وآنستم كيف وليتم مُدبرين -

نقص عقل اور فہم کا مشاہدہ بھی کرلیا ۔ اور تمنے دیکھ لیا کہ کسطرح تمنے شکست کھائی ۔

وايها البخفي لم تؤذيني وقد رئيت آياتي - وشاهدت حججي وبيناتي

اور اے بخفی تو مجھے کیون دکھ دیتا ہے اور تو میرے نشانونکو دیکھ چکا ہے ۔ اور میری براہین کو سن چکا ہے

ثم ابيت وهذيت - فقاتلك الله كيف هذيت - وقد رئيت آثار

پھر تونے نافرمانی کی اور بکواس کی پس خدا تجھے ہلاک کرے یہ کیسی بکواس تونے کی حالانکہ صادقونکے نشان تونے

الصادقين - ايها الثعلب أانك تخوفني وتغري على هذه الدولة - و

دیکھ لئے ۔ اے لومڑی کیا تو مجھے ڈراتا ہے اور اس گورنمنٹ کو مجھپر برانگیختہ کرتا ہے ۔ اور

مارأت منا الدولة الا الاخلاص والنصرة - والله يحفظ عباده من مكائد

اس گورنمنٹ نے ہمسے بجز اخلاص اور نصرۃ کے کچھہ نہین دیکھا ۔ اور خدا تعالیٰ خبیثون کے فریبونسے اپنے بندونکو

الخبيثين - ثم انك اخترت في كل امر طريق الدجل والضيم - ورعدت

نگہ رکھتا ہے ۔ پھر تونے ہر یک امر مین دجل اور ظلم کا طریق اختیار کیا ہے ۔ اور اس بادل

كالجهام الا كالغيم - ونطقت كالمعارف العرفاء مع البعد والريم - فما هذا

کیطرح تونے گرج دکھلائی جسمین پانی نہ ہو ۔ اور تونے روشناسونکی طرح کلام کی حالانکہ تو دور اور مہجور ہے ۔ پس یہ کیا

أصحبت ابليس ذات العويم - او هذا من سير المتشيعين - وخاطبتني

طریق ہے کیا تو چند روز ابلیس کی شاگردی میں رہا ہے ۔ یا یہ شیعونکی عادت ہی ہوتی ہے ۔ اور تونے اپنے

في رسالاتك - وقلت اني جئت البلاد لمبارأتك - وما هذا الا زور مبين -

خطوطمین مجھکو مخاطب کرکے کہا ہے کہ "مینے تیرے مباحثہ کیلئے دور دراز سفر طے کیا ہے" یہ سراسر جھوٹھ ہے

بل الحق انك سافرت لهوى من الاهواء - وسمعت الريف - فطمعت

بلکہ حق بات یہ ہے کہ بعض نفسانی خواہشونکے لئے تو نے سفر کیا ہے ۔ اور اس ملک کی تو نے حالت اچھی سنی پس

الرغيف كالفقراء - ووردت هذه الديار من بُرهة طويلة - لا من مدة

روٹیونکی طمع تجھے دامنگیر ہوئی ۔ اور تو ایکمدت درازسے اس ملک مین ہے ۔ نہ کہ تھوڑے

قليلة - فانظر الى كذبك يا رئيس المفترين - واظن ان بلادك

عرصہ سے - پس اے رئیس المفترین اپنے جھوٹھ کی طرف دیکھہ اور مین گمان کرتا ہون کہ تیرے

امحلت - او المتربة عليك اشتدت - ففررت الى بلاد المخصبين -

ملک مین قحط پڑگیا یا تجھپر فقر و فاقہ غالب آگیا پس تو اس سبب سے ان لوگون کے ملک کیطرف دوڑا جو

لتدور حول البيوت - وتكسب القوة كبني غبراء مشفشفين - فما

رزق کی کشادگی رکھتے ہین تاکہ گداؤن کی طرح چلاکر بھیک مانگ کر گذارہ کرے پس ہمارے

اجاءك الا الفقر الى مغنانا الخصيب - فالقيت بها جرانك وآثرت

سرسبز ملک کی طرف تیرا فقر و فاقہ تجھکو کھینچ لایا - پس تو نے یہان اپنی گردن کو ڈال دیا اور

المجبوب على الحبيب - ثم سترت الامر يا مضطرم الاحشاء - ومضطرا

وطن کے دوستو نپر اناج کو اختیار کرلیا - پھر تو نے اے بھوکھ کے جلائے ہوئے اور طعام شب کے محتاج حقیقت

الى العشاء - وتجافيت عن طرق الصادقين - هذا غرضك ومنيتك

کو پوشیدہ کردیا اور سچونکی راہ سے برگشتہ ہوگیا یہ تیری غرض اور آرزو اس سفر سے

من هذا السفر - ولكنك سترجع خائبا ولا ترى فائزا وجه الحضر

سے مگر تو خائب و خاسر رجوع کریگا اور کامیابی مین اپنا وطن نہین دیکھے گا

فاسترجع على ضلة المسعى - والمحال المرعى - وسوء الرجعى - واخساء فانك

پس اپنی سعی ضائع ہونے پر انا للہ کہہ اور نیز چراگاہ کے قحط پر اور بد بازگشت پر افسوس کر اور دور ہو کیونکہ

من المفسدين - واني التقطت لفظك كما نفثت - ورددت عليك

تو مفسد ہے اور مینے جو کچھ تو بولا تھا تیرے ہی لفظ لئے ہین اور جو کچھ تو نے بدگوئی کی مینے

جميع ما رفثت - فكلما سقط عليك فهو منك يا اخا الغول - وليس منا

تجھے واپس دیدی پس جو کچھ تیرپر گرا وہ تیری ہی طرف سے ہے اے برادر غول اور ہماری طرف سے

الا جواب الغوي الجهول - وما كنا سابقين - ولو كنت تخاف عرضك

تو صرف جواب ہے اور ہمنے سبقت نہین کی اور اگر تجھے اپنی عزت اور آبرو کا اندیشہ

وعزتك - لهذبت قولك ولفظتك - ولكن كنت من السفهاء السافلين

ہوتا تو تو مہذبانہ کلام کرتا مگر تو کمینون اور سفلون مین سے تھا -

وامّا نحن فلا یصیبنا ضر بکلماتکم۔ ویرجع الیکم سهم جهلاتکم۔

مگر ہم پس ہمیں تمہاری باتوں سے کچھ تکلیف نہیں پہونچ سکتی۔ اور تمہارے تیر تمہاری طرف ہی لوٹ جاتے ہیں۔

وما تفترون کالفاسقین۔ وکذالک اذا اشتهر افیکة الافاکین۔

اور جو کچھ تم افترا کرتے ہو وہ تم پر ہی آتا ہے اور اسیطرح جب جھوٹھ باندھنے والوں نے ناحق لوگوں کو خونی بنایا

علی غیر سفاکین۔ فامددتم الهنود کالمحتالین۔ وقلتم ان هذا الرجل

جو خونی نہیں تھے پس تم نے حیلہ گروں کی طرح ناحق ہندوؤں کو مدد دی اور تم نے کہا کہ جیسا کہ لیکھرام ایسا ہی

کرجلکم فخذوه ان کان من المغتالین۔ وما قام منکم احد لنستوفی

یہ شخص ہے پس اگر یہ قاتل ہے تو اسکو پکڑ لو اور کوئی تم میں سے کھڑا نہ ہوا تا ہم اس سے

منه الیمین۔ وما کان امر احد منکم من غیر ان یمین۔ لا تبطروا ولا

قسم لیتے اور تمہارا اور کوئی کام نہ تھا بغیر اسکے جو جھوٹ بولو مت اتراؤ اور نہ اپنی

تفرحوا بکثرة جمعکم۔ فان الله قادر علی قمعکم۔ فاجتنبوا البطر مرتاعین

کثرت کے ساتھ خوش ہو کیونکہ خدا تمہاری بیخکنی پر قادر ہے پس ڈرتے ہوئے اترانیسے پرہیز کرو

ولا تقولوا ان الزحام جمعوا علیک لاعنین۔ وقد کذب الرسل من

اور یہ مت کہو کہ لوگ تجھ پر بالاتفاق لعنت کرتے ہیں اور پہلے اس سے رسولوں کی تکذیب کیگئی

قبل واوذوا ولعنوا حتی اذا جاء امر الله فسوّد وجوه المکذبین۔

اور دکھ دیئے گئے اور لعنت کئے گئے۔ یہانتک کہ جب خدا کا امر آیا تو مکذبوں کا موہنہ کالا کیا گیا۔

وقد جرت عادة الله فی اولیاءه۔ ونخب اصفیاءه۔ انهم

اور خدا تعالی کی عادت اسکے اولیاء اور برگزیدوں میں اس طرح پر جاری ہو رہی ہے کہ وہ اپنے

یوذون فی مبدء الامر۔ ویسلط علیهم اوباش من الزمر۔ فیسبونهم و

ابتدا امر میں دکھ دیئے جاتے ہیں۔ اور اوباش آدمی انپر مسلط کئے جاتے ہیں پس وہ اوباش انکو گالیاں

یشتمونهم ویکفرونهم مستهزئین۔ ولا یبالون الافتراء۔ ویقولون

دیتے ہیں اور بدزبانی کرتے ہیں اور ٹھٹھا کرتے ہوئے کافر ٹھہراتے ہیں اور افترا کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور طرح طرح کی باتیں

فیهم اشیاء۔ ویغری بعضهم بعضا بانواع المکر والتدابیر۔ ولا یغادرون

انکے حق میں کہتے ہیں۔ اور انکے بعض بعض کو طرح طرح کے مکروں اور تدبیروں کے ساتھ اکساتے ہیں اور جھوٹ اور فریب

شیئاً من المکائد والدقاریر - ویفترون مجترئین - ویریدون ان یطفئوا

کوئی چیز بھی اٹھا نہیں رکھتے اور جرات کے ساتھ افترا کرتے ہین اور ارادہ رکھتے ہین کہ انکے نورونکو

انوارھم - ویخرّبوا دارھم - ویحرقوا اشجارھم - ویضیعوا اثمارھم - وکذالک

بجھادین اور اُنکے گھر کو خراب کردین اور انکے درختون کو جلادین اور انکے پھلونکو ضائع کردین اور اسیطرح

یفعلون متظاھرین - ویزعمون ان یدوسوھم تحت اقدامھم - ویمزّقوھم

ایکدوسرے کی پشت پناہ ہوکر کرتے رہتے ہین اور ارادہ کرتے ہین کہ انکو اپنے پیرونکے نیچے کچل دین اور تلوار کیساتھ

بحسامھم - ویجعلوھم احقر المحقرین - فاذا تمّ امر التوھین والتحقیر

انکو ٹکڑے ٹکڑے کردین - اور سب ذلیلون سے زیادہ ذلیل کردین - پس جسوقت توہین اور ایذا کا امر کمال کو پہونچ گیا

والایذاء - وظھر ما اراد اللہ من الابتلاء - فیتموّج حینئذ غیرۃ اللہ لاحبّاءہ

اور جو ابتلا خدا کے ارادہ مین تھا وہ ہوچکا پس اُسوقت خدا تعالی کی غیرت اُسکے دوستون

من السّماء - ویطلع اللہ علیھم ویجدھم من المظلومین - ویری انھم ظُلموا

کیلئے جوش مارتی ہے - اور خدا انکی طرف دیکھتا ہے اور انکو مظلوم پاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ ظلم کئے گئے

وسُبّوا وشُتموا وکُفّروا من غیر حقّ واوذوا من ایدی الظالمین - فیقوم

اور گالیان دئیے گئے اور ناحق کافر ٹھہرائے گئے اور ظالمون کے ہاتھ سے دُکھ دئیے گئے پس وہ کھڑا

لیتمّ لھم سُنّتہ - ویریھم رحمتہ - ویؤیّد عبادہ الصالحین - فیُلقی فی قلوبھم

ہوتا ہے تا کہ انکے لئے اپنی سنت پوری کرے اور اپنی رحمت کو دکھلاوے اور اپنے نیک بندونکی مدد کرے پس انکے دلون مین ڈالتا ہے

لیقبلوا علی اللہ کلّ الاقبال - ویتضرّعوا فی حضرتہ فی الغدوّ والاٰصال - و

تا کہ پورے طور پر خدا تعالی کیطرف متوجہ ہون اور صبح شام اسکی جناب مین تضرع کرین اور

کذالک جرت سنّتہ فی المقربین المظلومین - فتکون لھم الدولۃ

اسیطرح اسکی سنت اسکے مقربین کی نسبت جاری ہے پس آخر کار دولت اور مدد اُن کے

والنصرۃ فی آخر الامر - ویجعل اللہ اعداءھم طعمۃ الاسد والنمر - وکذالک

لئے ہوتی ہے اور خدا تعالی انکے دشمنونکو شیرون اور پلنگونکی غذا کردیتا ہے اور اسیطرح

جرت سُنّتہ للمخلصین - انھم لا یُضاعون - ویُبارکون - ولا یُحقّرون - ویکرمون -

مخلصون مین سنت اللہ جاری ہے وہ ضائع نہین کئے جاتے اور برکت دئیے جاتے ہین اور حقیر نہین کئے جاتے اور بزرگ کئے جاتے ہین

ويُحمدون - ولا يُسبّون - ويسعى الرجال اليهم ولا يتركون - يُدخلون في النار -

اور تعریف کئے جاتے ہیں اور بدگوئی نہیں کئے جاتے - اور لوگ انکی طرف دوڑتے ہیں اور چھوڑے نہیں جاتے - آگ میں داخل کئے جاتے ہیں

ولكن لا للتبار - ويولجون في اللجّة - ولكن لا للضيعة - بل الله يظهر انوارهم

مگر نہ ہلاک کرنیکے لئے - اور دریا میں داخل کئے جاتے ہیں مگر نہ ہلاک کرنیکے لئے - بلکہ ابتلا کیوقت خدا تعالی انکے

عند الابتلاء - ثم يهلك اعداءهم بانواع الاخزاء - فيتبّر في ساعةٍ ما

نوروں کو ظاہر فرماتا ہے - پھر انکے دشمنوں کو قسما قسم کی رسوائی سے ہلاک کرتا ہے - پس ایک ساعت میں اس تمام عمارت کو تباہ کر دیتا

علوا في مُدّةٍ - ويبرّءهم ممّا قالوا - وينزّههم عمّا افتعلوا - ويفعل لهم افعالاً

ہے جو ایک مدت میں بنائی گئی تھی پس دشمنوں کے قولوں سے انکو بری کرتا ہے - اور انکے بہتانوں سے انکو منزہ کرتا ہے اور انکے لئے وہ کام کرتا ہے کہ

يتحيّر الخلق برؤيتها - وينزل امورًا ينزعزع القلوب بهيبتها - ويري كل امر

انکے دیکھنے سے خلقت حیران رہجاتی ہے - اور وہ امور نازل کرتا ہے جنکی ہیبت سے دل کانپ جاتے ہیں - اور ہر ایک امر ہیبناک

كالصول المهيب - ويقلب امر العدا كل التقليب - ويُري الظالمين انهم

حملہ کیساتھ ظاہر فرماتا ہے - اور دشمنوں کے کاروبار کو بالکل الٹا دیتا ہے - اور ظالموں کو دکھلاتا ہے کہ

كانوا كاذبين - ويؤيدهم بتائيدات متواترة - وامدادات متوالية متكاثرة - ويجرّد سيفه على المجرمين

وہ جھوٹے تھے - اور متواتر تائیدوں کے ساتھ - اور پے درپے امدادوں کے ساتھ مدد کرتا ہے اور مجرموں پر اپنی تلوار کھینچتا ہے

فاعلموا انّه هو ارسلني عند فساد الديار - وانّه هو ربّ هذه

پس جانو کہ اسنے فساد زمانہ کیوقت مجھے بھیجا ہے - اور وہی اس گھر کا مالک

الدار - وانه سينصرني ويبرّئني من تهم الاشرار - فاحفظ قصّتي التي هي

ہے - اور وہ عنقریب میری مدد کریگا اور شریروں کی تہمتوں سے مجھے بری کر دیگا - پس میرا اس قصہ کو یاد رکھ کہ جو سب

احسن القصص - وذق ما نذيقك ولو متجرّعًا بالغصص - أزعمت اني

قصوں سے بہتر ہے - اور چکھ جو کچھ ہم تجھے چکھلاتے ہیں اگرچہ غصہ کے گھونٹ کیساتھ - کیا تونے یہ گمان کیا

اكيد كيدًا للدنيا الدنيّة - واصيد صيدًا للاهواء النفسانية - ايها الجهول

ہے کہ میں ناچیز دنیا کیلئے فریب کر رہا ہوں - یا میں نفسانی خواہشوں کے لئے شکار کھیل رہا ہوں - اے جاہل تونے یہ

هذا قياس قست على نفسك الامّارة - فانك من قوم لا يعلمون حقيقة

قیاس اپنے نفس پر کیا ہے - کیونکہ تو اس قوم میں سے ہے کہ جو پاکیزگی کی حقیقت

الطهارة - ويلعنون قوما مطهرين - ايها الغوى انا لا نبغى المشيخة والعلاء

کو نہین جانتے اور پاکون پر لعنت بھیجتے ہین اے گمراہ ہم بزرگی اور برتری کو نہین چاہتے

ولا الامارة والاستعلاء - ولا نميل الى الترفه والاحتشام - ولا نطلب ما طاب

اور نہ ہم امیری اور بلندی کے خواہان ہین اور نہ ہم آسایش اور حشمت کی طرف جھکتے ہین - اور نہ ہم اچھے کھانے

وراق من الطعام - ونجد فى نفسنا اذواق حب الرحمان - وسكر افاق

مانگتے ہین اور ہم اپنے دل مین محبت رحمان کا ذوق پاتے ہین اور وہ نشا جو شراب

صهباء الدنان - فلا نريد ارائك منقوشة - ولا طنافس مفروشة - ان

سے بڑھکر ہے سو ہم تخت منقش نہین چاہتے اور نہ فرش جو بچھائے ہین طلب کرتے ہین

نريد الا وجه المحبوب - فالحمد لله على ما اوصلنا الى المطلوب

ہم صرف روئے محبوب چاہتے ہین - پس خدا کا شکر ہے جس نے ہمین مطلوب تک پہنچایا

وارانا ما تغيب من اعين العالمين -

اور ہم کو وہ دکھلایا جو دنیا کی آنکھون سے پوشیدہ تھا -

والعجب كل العجب ان عبد الحق الغزنوى يسبنى منذ خمس

اور تمام تر تعجب یہ ہے کہ عبد الحق غزنوی پانچ برس سے مجھے گالیان نکال رہا ہے

سنين - ولا يباحثنى كالصالحين المتقين - ولا يتقى الله بعد رؤية الآيات -

اور صلحاء کی طرح مباحثہ نہین کرتا اور نشانون کے دیکھنے کے بعد خدا سے نہین

ولا ينتهى من الافتراءات - وسلك مسالك الظالمين - وانى صبرت على

ڈرتا اور افتراؤن سے باز نہین آتا اور ظالمون کے طریق پر چلتا ہے اور مینے اسکی باتون پر

مقالاته - واعرضت عن جهلاته - حتى غلا فى السب والشتم

صبر کیا اور اسکے جاہلیت سے اعراض کیا یہانتک کہ اسنے گالی اور توہین مین غلو کیا

والتوهين - وسمانى باسماء الفاسقين - واشاع اشتهارات - وارى

اور فاسقون کے نامون کے ساتھ مجھے پکارا اور اشتہار شائع کئے اور جاہلیت

جهلات - وكان من المعتدين - فرئينا ان نرد عليه وقومه ونكسر

دکھلائی اور تجاوز کرنیوالون سے تھا پس ہمنے مناسب دیکھا کہ اسکا اور اسکی قوم کا رد کرین اور

نفوسهم الامّارات۔ ونذيقهم جزاء السبعيّة وسوء الجذبات۔ وانّما

انکے نفوس امارہ کو توڑین اور انکو درندگی اور بد جذبوں کی سزا چکھائین اور تمام

الاعمال بالنيات۔ وانّ الله يعلم ما فی القلوب ويعلم ما فی الارض والسموات۔

کام نیتوں کے ساتھ ہین اور خدا تعالی جانتا ہے جو کچھ دلون مین ہے اور جانتا ہے جو کچھ زمین و آسمان مین ہے

وانا اسّسنا كلّ ما قلنا على تقوىٰ وديانة۔ وصدق وامانة۔ واجتنبنا

اور ہمنے ہر ایک امر کی تقوی اور دیانت پر بنیاد ڈالی ہے اور ہمنے فحش گوئی

الرفث وفضول الهذر۔ وكل شجرة تعرف من الثمر۔ ونستكفی بربّنا شرّ

سے پرہیز کی ہے اور ہر ایک درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے اور ہم اس خدا کی پناہ مانگتے

الافتنان۔ بهذا الوسواس الخنّاس۔ ونعلم بعلم اليقين۔ انّه ليس بذاته مبدء

خدا تعالی کی پناہ مانگتے ہین اور ہم یقینی علم سے جانتے ہین کہ وہ بذات خود اس سب

هذا السبّ والتوهين۔ بل علّمه ابليس آخر من الغزنويين۔ ولا ريب انهم

اور توہین کا موجب نہین بلکہ اسکو غزنویون مین سے ایک اور شیطان نے سکھایا ہے اور کچھ شک نہین کہ

هم الحطب الموجد لفتنته۔ ومنبت شعبته۔ وجرثومة شذبته۔ وحطب

یہی لوگ اسکے فتنہ کے موجب ہین اور اسکی شاخ کے منبت اور اسکی شاخ کی جڑ ہین اور اسکے شعلہ

تلهّب جذوته۔ ومحرّك عومرته۔ يذكرون النعلين عند المقال۔

کے اشتعال کے ہیزم ہین اور اسکی آواز اور فریاد کے موجب بات کے وقت جوتون کا ذکر کرتے ہین

كانهم يتمنون ضرب النعال۔ ويتضاغى راسهم ليدق بالاحذية الثقال۔

گویا وہ جوتون کے خواہشمند ہین اور ان کا سر فریاد کر رہا ہے تاکہ نعلوں کے ساتھ کوفتہ کیا جائے

وما قام عبد الحق هذا المقام الشاين۔ الا بعد ما اروه صفاتی كشاين۔ فويل

اور عبد الحق اس بد مقام پر کھڑا نہین ہوا مگر بعد اسکے کہ میری صفات اسکو ان لوگون نے معائب کیطرح

لهم الى يوم القيامة۔ ما سلكوا كابيهم طرق السلامة۔ وتركوا سبل الصلاح

دکھائین پس قیامت تک انپر واویلا ہے کہ انھون نے اپنے باپ کیطرح سلامتی کے طریق کی پیروی نہین کی اور صلاحیت

معتدين۔ وانهم ما استتروا عنی حينا من الاحيان۔ واعلم انهم هم المفسدون

کو چھوڑ دیا اور وہ کبھی مجھسے چھپے نہین اور مین جانتا ہون کہ وہی مفسد اور ظلم کے

وأئمة العدوان- بید انی کنت اظن انهم یتعلقون باهداب صالح-

امام ہین مگر مین یہ خیال کرتا تھا کہ وہ لوگ ایک صالح کے دامن سے وابستہ ہین

ویحسبون من وُلده مع کونهم کمثل طالح- فدرءت السیئات بالحسنات-

اور اسکی اولاد مین سے شمار کیے جاتے ہین باوجودیکہ وہ ایک طالح کی طرح ہین۔ پس مینے بدی کا نیکی کیساتھ بدلہ دیا

ونافست فی المصافات- وکنت اصبر علی ما آذونی بالجور والجفاء-

اور دوستی مین رغبت کی اور مین انکے جور وجفا پر صبر کرتا رہا

وارجو انهم ینتهون من الغلواء- حتی اذا بلغ شرهم الی الانتهاء- وما انتهوا

اور امید رکھتا تھا کہ وہ اپنے تجاوز سے باز آجائینگے- یہانتک کہ جب انکی شر کمال تک پہونچگئی اور بکواس سے

من النباح والعواء- فعرفت انهم المردودون المخذولون- والاشقیاء المحرومون-

باز نآئے پس مینے جان لیا کہ وہ مردود اور مخذول ہین اور بدبخت اور محروم ہین

فهنالك اردت ان استفل غربهم- ونذیقهم حربهم- ولا نجاوز فی قولنا

پس اسوقت مینے ارادہ کیا کہ انکی تیزی کو دور کردون اور انکی لڑائی کا مزہ انھین چکھاؤن- اور ہم اپنی باتمین دیانت

حدّ الدیانة- بل نردّ الیهم کلماتهم کردّ الامانة- ایها الغوی المسمّی

سے آگے قدم نہین رکھتے بلکہ ہم انکے کلمات امانت کی طرح انکی طرف رد کرتے ہین اے گمراہ عبد الجبار نام

بعبد الجبار- لم لا تخشی قهر القهار- اتتکبر بلحیة کثة- او مشیخة

توخدا کے قہر سے کیون نہین ڈرتا - کیا تو گھن دار داڑھی کیساتھ تکبر کرتا ہے یا تیرا مشیخت

مجتثة- اتخفی نفسك کالنساء- وتغری علینا جروك للایذاء- ایستسنی

پر ناز ہے کیا تو اپنے تئین عورتون کی طرح چھپاتا ہے اور اپنے جرو کو ہمارے پر چھوڑتا ہے کیا اس مکر

الناس بهذا الکید شانك- او یستغزرون عرفانك- کلا بل هو سبب

کیساتھ لوگ تیری شان بلند خیال کرینگے - یا تیری معرفت بہت خیال کی جائیگی ہرگز نہین بلکہ وہ تیری

لهوانك- وعلّة موجبة لخسرانك- تحسب نفسك من اخایر الصلحاء

ذلت کا موجب ہے اور تیرے خسران کا سبب ہے اپنے تئین تو بہت نیک آدمیون مین سے خیال کرتا ہے

وتسلك مسلك الاشقیاء والسفهاء- تعیش عیشة الفاسقین- ثم ترجو

اور بدبختون کے طریق پر چلتا ہے فاسقوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے پھر آرزو رکھتا ہے

ان تعدّ من الصالحین - واذ ازرعت حبّ السمّ المبید - فمن الغباوة

کہ نیک بختوں سے شمار کیا جائے — اور ہرگاہ کہ تونے زہر کے بیج کو بویا — پس یہ بیوقوفی ہے

ان تطمع اجتناء الثمر المفید - انظر نظرة فی اعمالک - ولا تهلک نفسک

کہ تو مفید پھل چننے کی امید رکھے — اپنے اعمال کو ذرہ دیکھ اور برے کاموں سے اپنے تئیں ہلاک

بسوء افعالک - ایها الغوی الوقت وقت التوبة - لا اوان الجدال

مت کر — اے گمراہ یہ وقت توبہ کا وقت ہے — نہ جنگ اور خصومت کا

والخصومة - وقد تجلّی ربنا لیظهر دینه علی الادیان - وقد اشرقت شمس

وقت — اور ہمارے رب نے تجلی کی ہے تا اپنے دین کو دوسرے دینوں پر غالب کرے اور خدا کا سورج

الله لازالة ظلام العدوان - فالآن ینظر الله الی کل مکذّب بعین غضبی -

اندھیرے دور کرنیکے لئے چمک اٹھا ہے — پس اسوقت خدا تعالی ہر ایک مکذب کی طرف غضب کی نظر سے دیکھ رہا ہے

فکیف تظن نفسک من اهل الصلاح والتقوی - صدء بالک - و

پس کیونکر تو اپنے تئیں اہل صلاح میں سے خیال کرتا ہے — تیرا دل زنگ پکڑ گیا اور

اردات اعمالک ومالک - حتی احالت نخوتک حلیتک - وغیّرت عذرة

تیرے عملوں اور تیرے مال نے تجھے ہلاک کیا یہانتک کہ تیرے تکبر نے تیری شکل کو بدل ڈالا اور تیری باطنی

باطنک صورتک - فمن امعن النظر فی وشمک - وسرّح الطرف فی

پلیدی نے تیری صورت کو متغیر کر دیا - پس جسنے تیرے نقش و نگار کو امعان نظر سے دیکھا اور تیرے چہرہ کی تفتیش

میسمک - عرف انّک کالسرحان - لا من نوع الانسان - ومن الاشرار -

کیلئے آنکھ کو چھوڑا وہ جان لیگا کہ تو ایک بھیڑیا ہے — نہ انسان کی قسم — اور شریروں میں سے ہے

لا من الصلحاء الاخیار - فاتق الله ولا تکن من الظالمین -

نہ نیکوں اور صالحوں میں سے — پس خدا سے خوف کر اور ظالموں میں سے نہ ہو -

انظر ما هذا المسلک الذی سلکت - واتق فانک هلکت هلکت -

دیکھ یہ کیا طریق ہے جو تونے اختیار کیا — اور ڈر کہ تو ہلاک ہوگیا

اوتیت الدنیا فما شکرت - وذُکّرت فما تذکرت - تب ایها الغویّ اللئیم

تجھے دنیا دی گئی پس تونے شکر نہیں کیا اور تجھے یاد دلایا گیا پس تونے یاد نہیں کیا - توبہ کر اے گمراہ -

وقد شخت واستشنّ الاديم۔ وقرب ان يتأوّد القويم۔ وحان الوقت

اور تو بوڑھا ہوگیا اور چمڑا پرانا ہو گیا اور وقت نزدیک آگیا کہ پیٹھ ٹیڑھی ہوجاوے اور وقت بھاری

الوخيم۔ ما لك لا تعنو ناصيتك لربّ العباد۔ ولا تترك طرق الخبث

نزدیک آگیا۔ کیا سبب ہے کہ تیری پیشانی خدا تعالیٰ کیلئے نہیں جھکتی اور خبث اور فساد کے طریقوں کو

والفساد۔ ألا تؤمن بيوم المعاد۔ أو تنكر وجود الله القادر على الاعدام

تو نہیں چھوڑتا کیا تو قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتا یا تو خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان نہیں رکھتا جو مارنے اور پیدا

والايجاد۔ فاصلح نفسك قبل أن تأكلك الدود۔ ويجيئك الاجل الموعود۔

کرنے پر قادر ہے پس قبل اسکے جو تجھکو کیڑے کھالیں اور موت آجائے اپنے نفس کی اصلاح کر۔

وبادر لما يحسن به المآل۔ قبل أن يأخذك الوبال۔ وعجّل بالتوبة۔

اور ان چیزوں کے حصول کیلئے جلدی کر جس سے انجام اچھا ہوجاوے قبل اسکے جو تجھکو وبال پکڑ لے۔ اور توبہ کیطرف

قبل أن تنخر عظامك في التربة۔ فان الله يحبّ التوابين ويحبّ المتطهرين۔

جلدی کر قبل اسکے جو قبر میں تیری ہڈی بوسیدہ ہوجاوے اور خدا تعالیٰ توبہ کرنیوالوں اور پاکیزگی ڈھونڈنیوالوں کو دوست

وانما الوصلة الى الرحمان۔ التقوى وتطهير الجنان۔ فاتق الله ولا تكن من المجترئين۔

رکھتا ہے۔ اور خدا کی طرف وسیلہ دو ہی چیزیں ہیں۔ تقوی اور دل کا پاک کرنا پس خدا سے ڈر اور دلیروں میں مت ہو۔

ثم نرجع الى عبد الحق۔ الذي تكبّر وثب كالبق۔ فاعلم

پھر ہم عبد الحق کی طرف رجوع کرتے ہیں جسنے تکبر کیا اور پشہ کیطرح کودا ہے پس اے

يا عدوّ الصالحين۔ ومكفر المومنين۔ انك آذيتني۔ فقاتلك الله

عدو صالحین اور مومنوں کے کافر کہنے والے تجھے معلوم ہو تو نے مجھے دکھ دیا پس خدا تجھے ہلاک

كيف آذيتني۔ وعاديتني۔ فتبًّا لك لما عاديتني۔ أما كنت من

کرے تو نے کیسا دکھ دیا اور تو نے مجھ سے دشمنی کی پس خدا تجھے تباہ کرے تو نے یہ کیوں دشمنی کی کیا میں کلمہ گو

المهللين المسلمين۔ أما كنت من المصلين الصائمين۔ فكيف

اور مسلمان نہیں تھا؟ کیا میں نماز پڑھنے والوں اور روزہ رکھنے والوں میں سے نہیں تھا پس تو نے اصل

كفّرتني قبل تفتيش الاحوال۔ والحقت دم الصدق بأباطيل المقال۔

حقیقت کی تفتیش سے پہلے کیونکر مجھے کافر ٹھہرا دیا اور باطل باتوں کے ساتھ تو نے سچائی کا خون کیا۔

وعزوت فتح المباهلة الى نفسك الامّارة - مع ان الله اذلّك وارٰك
اور تو نے فتح مباہلہ کو اپنی طرف منسوب کیا باوجود اس بات کے کہ خدا نے تجھے ذلیل کیا

سوء العاقبة - وكان مرام دعائك المتهالك - ان يجعلنى الله كالهالك -
اور بد انجام تجھے دکھلایا - اور تیری بہت بہت دعا کا یہ منشا تھا کہ خدا مجھے مرنیوالے کیطرح کرے -

فسوّد الله وجهك واسلمك الى لحد الذلة - وادخلك فى جدث اضيق
پس خدا نے تیرا مونہہ کالا کیا اور ذلت کی قبر مین تجھکو سونپا اور ایسی قبر مین تجھکو داخل کیا جو سوئی کے

من سمّ الابرة - واكرمنى اكراما كثيرا بعد المباهلة - واعزّنى و
ناکہ سے تنگ تھی اور بعد مباہلہ مجھے بہت بزرگی بخشی اور قسما قسم کی

خصّنى بانواع النعمة - حتّى ما انقطع آثارها الى هٰذا الوقت من الحضرة -
نعمت سے مجھے خاص کیا یہانتک کہ اسوقت تک اُسکے آثار منقطع نہین ہوئے

وانّ فيها لآيات للمتوسّمين - وانت رئيت كلّ رفعتى وعلائى - ثم
اور اسمین غور کرنیوالون کیلئے نشان ہین - اور تو نے میری تمام بلندی کو دیکھا پھر حیا کو

انصبت بترك الحياء بسبّى وازرائى - وكيف نامن حصائد
ترک کرکے میری بدگوئی مین تو مشغول ہو گیا - اور ہم بدکارونکی زبان سے کیونکر نجات

السن الفجار - وما نجا الرسل كلهم من كلم اللئام الكفار - ولكن
پاسکین اور کسی رسول نے لئیموں کے کلمون سے نجات نہین پائی لیکن تیرے پر

عليك ان تعى منّى انّ غوائل كلامك عليك - وانّ راسك تلينّ
واجب ہی کہ میری یہ بات یاد رکھے کہ تیری کلام کے آفات تجھپر ہین اور تیرا سر تیرے ہی جوتونکے ساتھ نرم

بنعليك - وما ظلمتنا ولكن ظلمت نفسك يا اجهل الجاهلين -
کیا جائیگا اور تو نے ہمپر ظلم نہین کیا بلکہ اپنے نفس پر ظلم کیا

ايها الجهول تحارب ربك ولا تخشاه - وتختار الفسق ولا
ای جاہل تو اپنے رب سے لڑائی کرتا ہے اور نہین ڈرتا اور بدکاری کو اختیار کرتا ہے اور

تتحاماه - كلما تواضعتُ استكبرتَ - وكلما اكرمتُ حقّرتَ -
نہین پرہیز کرتا - جسقدر مینے تواضع کی تو نے تکبر کیا اور جسقدر مینے تیری بزرگی کی تو نے تحقیر کی

وماکان هذا الا الضیق ربعك - وقساوة زرعك - ثم کان قدر الله

اور یہ سب تیری تنگدلی اور سخت دلی کے سبب سے ہوا — پھر خدا کی تقدیر یہ تھی کہ تو

فیك افتضاحك - فما اخترت طریقًا کان فیه صلاحك - وما قصرت

رسوا ہو — پس تونے کوئی طریق صلاحیت کا اختیار نہ کیا — اور تونے کوئی

عن السبّ والایذاء - وآذیتنی فبلّغت الامر الی الانتهاء - والآن

دقیقہ گالی اور ایذا کا اٹھا نہیں رکھا — اور تونے مجھے دُکھ دیا پس امر کو انتہا تک پہنچا دیا — اور اب مین تیرے

اکتب جواب اعتراضاتك - لیعلم الناس تعصباتك وجهلاتك -

اعتراضات کا جواب لکھتا ہون — تا کہ لوگ تیری جاہلیت پر اطلاع پادین -

ولتستبین سبیل المجرمین -

اور تا کہ مجرمون کی راہ کھل جائے -

فمنها ما هذیت فی قصة آتم - وترکت الحیاء واخترت

پس ایک وہ اعتراض ہے جو تونے قصہ آتھم مین بکواس کی - اور حیا کو ترک کرکے جھوٹ باندھا

الافك الاعظم - وقد علمت ان آتم قدمات - وتم فیه نباء

ہے — اور تو جانتا ہے کہ آتھم مرگیا — اور اسمین خدا کی خبر پوری

الله فلحق الاموات - وصدّق الله فیه قولی واخزی القتاة - فلا تغمض

ہوئی اور وہ مردون کو جا ملا — اور خدا نے اسمین میرے قول کو سچا کیا اور نکتہ چینی کو رسوا کیا — پس اندھوں کی

عینك کالعمین - واما ما تکلمت فی موته بعد المیعاد - فهذا حمقك

طرح آنکھین بند مت کر — اور جو کچھ تونے یہ گفتگو کی ہے کہ وہ میعاد کے بعد فوت ہوا ہے پس یہ تیری حماقت

یا قضاعة العناد - ایها الجهول کان موت آتم مشروطًا بعدم الرجوع -

ہے اے کلب العناد - — اے نادان آتھم کی موت عدم رجوع کے ساتھ مشروط تھی

وقد ثبت انه خاف فی المیعاد وزجّی اوقاته بالخوف والخشوع - فلما انقضی

اور ثابت ہوگیا کہ وہ میعاد مین ڈرتا رہا اور اپنے وقتونکو خوف مین گذارا — پس جبکہ اُسکی

میعاده عاد الی سیرة الانکار - اخذه نکال الله ومات فی سبعة اشهر

میعاد گذر گئی اور اُسنے خصلت انکار کی طرف رجوع کیا پس خدا کے عذاب نے اسکو پکڑا اور وہ آخری اشتہار سے

من آخر الاشهار - ومكر النصارى - مكرا كبّارا - واشتهر وبخلاف

سات مہینہ مین مر گیا — اور نصاری نے بڑا مکر کیا — اور خلاف اس امر کے مشہور

ما وارا - واما آتھم فما تالی وما بارا - وقد كان ذكر مكرهم في البراهين -

کیا جو آتھم نے چھپایا مگر آتھم نے نہ قسم کھائی اور نہ میدان مین آیا - اور نصاری کے مکر کا ذکر براہین مین موجود ہے -

وكان فيها ذكر فتنتهم المتطائرة - وبيان فريتهم المنسوجة قبل ظهور

اور اسمین اس فتنہ اڑنیوالے کا ذکر تھا — اور اس باہم بافتہ جھوٹ کا قبل از واقعہ بیان تھا

ذالك الواقعة - فانظر الى دقائق علم الله الخبير - وحكم الله اللطيف

پس خدا تعالی کے دقائق علم پر نظر ڈال — اور اُس قدیر اور لطیف کی حکمتون

القدير - ولا تهذ كالمستعجلين - الا ترى الى شريطة كانت في نباء آتھم -

کو دیکھ — اور جلد بازونکی طرح بکواس مت کر — کیا تو اس شرط کی طرف نہین دیکھتا جو آتھم کی پیشگوئیمین تھی

والله احق ان يوفي شرطه الذي قدم - فاتق الله واجتنب بهتانا عظيما - الا

اور خدا سبسے زیادہ یہ حق رکھتا ہے کہ اپنی شرط کو جو پہلے ذکر کر دی پوری کرے پس خدا سے ڈر اور بہتان سے پرہیز کر — کیا تو

تنزه نفسك عن نقض الشرائط يا عدو الاخيار - فكيف لا تنزه

اپنے نفس کو شرائط کے توڑنیسے پاک نہین سمجھتا — پس کسطرح اس سُبّوح

السبّوح القدوس عن تلك الاقذار - وتعلم ان آتھم ما تفوّه بلفظة

قدوس کو ان پلیدیون سے ملوث کرتا ہے — اور تو جانتا ہے کہ ایام میعاد مین آتھم کوئی بات

في ايام الميعاد - وترك سيرته الاولى وما اظهر ذرة من العناد - بل

زبان پر نہین لایا — اور پہلی سیرت کو اُسنے چھوڑ دیا — اور ایک ذرہ عناد ظاہر نکیا — بلکہ

اظهر رجوعه من الاقوال والافعال - والحركات والسكنات والاحوال -

اپنے رجوع کو اقوال اور افعال اور حرکات اور سکنات اور حالات سے ظاہر کیا -

وما اثبت ما ادعى من صول الحيّة - وغيرها من البهتانات الواهية

اور سانپ کے حملہ وغیرہ بہتانات کو وہ ثابت نکر سکا

وما تالّى - بل اعرض وولّى - وشهد قوم من الاشهاد - انه افند ايام الميعاد

اور قسم نہ کھائی بلکہ کنارہ کیا اور مونھہ پھیرا — اور ایک قوم نے گواہون مین سے گواہی دی کہ اسنے میعاد کے دنونکو

بالخوف والارتعاد - ثم اذا انكر بعد الاشہر المعینۃ - فاخذہ صول

خوف اور لرزہ مین گذارا پھر جب معین دنون کے بعد منکر ہو گیا پس اسکو مرض کے حملہ

المرضۃ - واوصلہ الموت الی الترنبۃ - فلو کان ھذا الانکار فی المیعاد

نے پکڑا اور موت نے قبر تک اسکو پہنچایا پس اگر یہ انکار میعاد کے اندر ہوتا

لمات فیہ بحکم رب العباد - وما کان اللہ ان یاخذہ مع خوف

تو آتھم میعاد کے اندر ہی مرتا اور خدا تعالی ایسا نہ تھا کہ باوجود اسکے کہ آتھم کی جان پر

استولی علی مہجتہ - ولا یبالی ما ذکر فی شریطتہ - انہ لا یخلف ما وعد

خوف غالب رہتا پھر بھی اسکو پکڑ لیتا اور اپنے شرط کی کچھ پرواہ نہ رکھتا وہ اپنے وعدہ کے برخلاف نہین

ولا یطوی ما مہد - وانہ لا یظلم الناس حتی یظلموا انفسہم وانہ ارحم

کرتا اور جو بچھایا اسکو نہین لپیٹتا وہ لوگون پر ظلم نہین کرتا جبتک وہ خود ظلم نہ کرین اور وہ

الراحمین -

ارحم الراحمین ہے -

وانکنت لا تنتھی من التکذیب کاللئام - وتظن ان الفتح

اور اگر تو تکذیب سے باز نہین آتا اور خیال کرتا ہے کہ فتح

کان للنصاری لا للاسلام - فعلیک ان تقسم باللہ

نصاری کیلئے ہوئی نہ اسلام کیلئے پس تیرے پر لازم ہے کہ تو جناب باری تعالی کی قسم کھا جائے

ذی العزۃ - وتشہد حالفا ان الحق مع النصاری فی ھذہ القضیۃ

اور قسم کھا کر کہے کہ اس مقدمہ مین حق نصاری کے ساتھ ہے

وتدعو اللہ ان یضرب علیک ذلۃ وخزیا من السماء - ان کان الامر

اور خدا تعالی سے دعا کرے کہ وہ آسمان سے تیرے پر ذلت کی مار نازل کرے اگر حقیقت امر

خلاف ذالک الادعاء - فان لم یصبک بعد ذالک ھوان وذلۃ

خلاف واقعہ ہو پس اگر بعد اسکے ایک سن تک تجھکو ذلت اور رسوائی نہ ہوئی

الی عام - فاقر بانی کاذب واحسبک کامام - وان لم تقسم

پس مین اقرار کرلونگا کہ مین جھوٹا ہون اور تجھکو امام کیطرح جانونگا اور اگر تو قسم نہ کھائے

ولم تنتہ فلعنة الله عليك يا عدو الاسلام - انك

اور نہ باز آئے پس تجہپر لعنت اے دشمن اسلام تو اپنے

تريد عزت نفسك لاعزة خير الانام - واما ذكرت ان النصارى

نفس کی عزت چاہتا ہے نہ عزت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر یہ جو تو نے ذکر کیا کہ نصاری اور تیرے

ومثلك من اليهود - لعنوني في امر اتهم وحسبوني كالمردود - فاعلم

جیسے یہودیون نے آتھم کے مقدمہ مین میرے پر لعنت کی اور مردود سمجھا پس اے

ايها الممسوخ ان الحكم على الخواتيم - وكذالك جرت عادة الله

مسخ شدہ سمجھ کہ حکم خاتمہ پر ہوتا ہے اور اسیطرح قدیم سے عادۃ اللہ جاری ہے

من القديم - ان اولياء الله واصفياءه يوذون في ابتداء الحالات -

بہ تحقیق اسکے اولیاء اور برگزیدہ اوائل مین ستائے جاتے ہین

ويلعنون ويكفرون ويذكرون بانواع التحقيرات - ثم يقوم لهم

اور لعنت کئے جاتے ہین اور کافر ٹھہرائے جاتے ہین اور طرح طرح کی تحقیر کیجاتی ہے پھر ان کا رب انکے

ربهم في آخر الامر - ويبرءهم مما قالوا وينجيهم من السن الزمر - وكذالك

لئے کھڑا ہوجاتا ہے اور انکو مخالفین کے قول سے بری کردیتا ہے اور

يفعل بالمحبوبين - اما قرءت ان العاقبة للمتقين - فالفرح بمبدء الامر

اسیطرح وہ محبوبون سے کرتا ہے - کیا تو نے نہین پڑھا کہ انجام کار متقیون کیلئے ہے پس ابتداء حالات سے

من سير الفاسقين - واللعنة التي ترسل الى اهل الفلاح والسعادة -

خوشی کرنا بدکارون کی سیرتین ہے - اور وہ لعنت جو اہل فلاح اور سعادت کی طرف بھیجی جاتی ہے

ترد الى اللاعنين فتظهر فيهم آثار اللعنة - فالابشار بمثل ذالك اللعن

وہ لعنت کرنیوالونکی طرف واپس بھیجی جاتی ہے پس انمین لعنت کی نشانیان ظاہر ہوجاتی ہین پس ایسی لعنتون کے

ندامة في الآخرة - وجعله امارة الفتح من امارات الحمق والسفاهة -

ساتھ خوش ہونا انجام کا ندامت ہے اور اسکو فتح کی نشانیون مین سے قرار دینا حمق اور سفاہت کی نشانیون مین سے ہے

بل الفتح فتح يبديه الله لعباده في مآل الامر والعاقبة - وكذالك

بلکہ فتح وہ فتح ہے جسکو خدا تعالی اپنے بندونکے لئے انجام اور خاتمہ امور پر ظاہر فرماتا ہے اور اسیطرح

الخزي خزي الخاتمة - ولا اعتبار لمبادي الامور - بل الحكم كله على

رسوائی وہ ہے جو انجام کار رسوائی ہو اور مبادی امور کا کچھ اعتبار نہین بلکہ تمام حکم کشتی کے انجام

آخر المصارعة - وعليه مدار العزة والذلة - والفتح والهزيمة - وكل

پر ہے اور اسپر مدار عزت اور ذلت اور فتح اور شکست کا ہے - اور ہر ایک

لعن لم يبن على الواقعة الصحيحة - فهو بلاء على اللاعن وعذاب عليه

لعنت جسکی واقعہ صحیحہ پر بنا نہین وہ لعنت کرنیوالے پر بلا اور دنیا اور آخرت مین

في الدنيا والآخرة - والعاقلون ينظرون الخاتمة والمآل - والسفيه

اسپر عذاب ہے اور عقلمند لوگ خاتمہ اور انجام کو سوچتے ہین اور نادان ابتدائے

يفرح بمبادي الامر ويخدع الجهال - فانظر الآن وتطلب اين

حالات سے خوش ہوتا ہے اور نادانونکو دھوکہ دیتا ہے پس دیکھ اور ڈھونڈ کہ اسوقت

آتهم عمك الكبير - فلو لم يمت فاين ذهب ايها الشرير - وتعلم

آتھم تیرا چچا کہان ہے اور اگر نہین مرا تو اے شریر کہان گیا اور تو جانتا ہے

ان الله ذكر شرطا في الهامه فرعاه - فاخر موت آتهم لخوف

کہ خدا تعالے نے ایک شرط اپنے الہام مین ذکر فرمائی پس اسکی رعایت کی - پس اسلئے کہ آتھم ڈرا اسکی موت

عراه - واكمل شرط نباه ووفاه - ثم اذا تمرد ارداه - فتم ما قال ربنا و

مین تاخیر ڈالدی - اور اپنی شرط کو پورا کیا پھر جب آتھم سرکش ہوگیا تو اسکو ہلاک کیا - پس ہمارے رب کا فرمودہ

فاح رياه - واذل الله من كذب واخزاه - وحصحص الحق وبورك

پورا ہوگیا اور اسکی خوشبو پھیل گئی اور خدا نے مکذب کو ذلیل کیا اور رسوا کیا اور حق ظاہر ہوگیا اور اس کا گھر مبارک

مغناه - فهذه شقوتك ان كنت ما تراه -

کیا گیا پس یہ تیری بدقسمتی ہے اگر تو اسکو نہین دیکھتا -

يا قرد غزني اين آتهم سل عشيرته — هل مات او تلفيه حيا بين احباب

اے غزنی کے بندر آتھم کہان ہے اسکے قبیلہ سے پوچھ — کیا وہ مرگیا یا تو اسکو اسکے دوستون مین زندہ پاتا ہے

هل تم ما قلنا من الرحمن في الخصم — هل حان او في حينه شك لمرتاب

کیا اس شخص مین ہمارے خدا کی بات پوری ہوگئی — کیا وہ مرگیا یا اسکے مرنے مین شک کرنیوالے کو شک ہے

أنكنت تبصر أيها المحجوب من بخل ۔ فانظر إلى الشرط الذي ألغيت لعنا بي

اے محجوب جو بخل اگر تجھے کچھ نظر آتا ہے ۔ پس پیشگوئی کے اس شرط کو دیکھ جسکو تونے نظر انداز کر دیا

قد مات آتم أيها اللعان من فسق ۔ إخساء فإن الله صدقني ولجابي

اے لعنت کرنیوالے آتھم مر گیا ۔ دفع ہو کہ خدا نے ہماری باتین پوری کین

انظر إلى نبإ تجلى الآن كذكاء ۔ أردى المهيمن عجل أهل الوية بعذاب

اس پیشگوئی کی طرف دیکھ جو اب آفتاب کیطرح پوری ہوگئی ۔ خدا نے ہنود کے گوسالہ کو عذاب کیساتھ ہلاک کیا

للصدق فيه لأرباب النهى أرج ۔ يشفي الصدور ويروي قلب طلاب

اس پیشگوئی مین صدق کی ایک خوشبو ہے ۔ سینونکو شفا بخشتی ہے اور دلکو سیراب کرتی ہے

عين جرت لرياض دين الله تونسها ۔ عين الرجال ولكن كنت ككلاب

یہ چشمہ دین کے باغ کیلئے روان ہوا ہے اُسکو ۔ مردونکی آنکھ دیکھتی ہے مگر تو کتونکی طرح تھا

ثم أنكنت تجعل لعنة الخلق دليلا على سخط رب العالمين - فتفكر في

پھر اگر تو خلقت کی لعنت کو خدا کے غضب کی دلیل ٹھہراتا ہے ۔ پس عبد اللہ کے

عبد الله الذي تحسبه من الصالحين - كيف انصب عليه مطر الذلة -

حال مین سوچ جسکو تو صلحاء مین سے گمان کرتا ہے ۔ کسطرح اسپر ذلت اور لعنت کی بارش پڑی

والهوان واللعنة - وكيف صار ذليلا محقرا من أيدي العلماء وعامة

اور کیونکر علماء کے ہاتھ سے ذلیل اور حقیر ہوا

البرية - وكيف أخرجوه من بلاده كالكفرة الفجرة - حتى اشتدت عليه

اور کیونکر اُسکو اس ملک مین سے کافرونکی طرح نکال دیا۔ یہانتک کہ خوف اسپر

الأهوال - وصفرت الراحة ونهب المال - وأعول العيال - وعذب

غالب ہوا اور ہاتھ خالی ہوگیا اور مال لوٹا گیا اور عیال فریاد کرنے لگا - اور ایسے عذاب

بالعذاب المؤقع - ودُقّ بالفقر الموقع - وطالما احتذى الوجى - واغتذى

سے معذب کیا گیا جو اسکو بُرا معلوم ہوتا تھا اور اس محتاجگی ساتھ پیسا گیا جو زخمی اور مجروح کرنیوالی تھی - اور ایکمدت تک

الشجى - واستبطن الجوى - وكذالك انفد عمره في الكرب - وانتياب

پیر گھساتے پھرنا اسکے لئے بمنزلہ جوتی کے تھا اور غم کھانا اسکی غذا تھی اور بھوک کو پوشیدہ رکھتا تھا اور اسیطرح اُسنے بیقراری مین عمر گذاری - اور

النوب۔ ثم هاجر الی الهند مخذولًا ملومًا۔ وعاش مطعونًا مکلومًا۔

پئے در پئے مصیبتوں میں وقت گذاری کی۔ پھر ملک ہند کیطرف اسحالت میں ہجرت کی کہ نشانہ ملامتوں کا تھا۔ اور مطعون اور مجروح

مازال به قطوب الخطوب۔ وحروب الکروب۔ ولعن اللاعنین۔ و

ہونیکی حالت میں زندگی گذاری ہمیشہ حوادث سے ترش رو ہونا اسکے نصیب تھا اور بیقراریاں اس سے لڑ رہی تھیں اور لعنت کرنیوالوں کی

طعن الطاعنین۔ حتی تواترت المحن۔ وتکاثرت الفتن۔ واقوی المجمع۔

لعنت اور طعن کرنیوالوں کا طعنہ یہانتک کہ محنتیں متواتر ہوئیں اور فتنے بہت ہوئے اور مجمع خالی ہو گیا

ونبا المرتع۔ وکان یداس تحت هذه الشدائد حتی فاجاءه الموت۔ و

اور چراگاہ دور جا پڑی اور ان مصیبتوں کے نیچے کچلا جا رہا تھا کہ یک دفعہ اسکو موت آگئی اور

اخذه کالصائد الفوت وادخله فی الزمر الفانین۔ فما ظنک أکان هو من الصلحاء ام من الفاسقین۔

شکاری کی طرح اسکو وفات نے پکڑ لیا اور فانیوں میں اسکو داخل کر دیا۔ پس تیرا کیا گمان ہے کیا وہ نیک

فثبت ان لعن الفاسقین واهل العدوان۔ لا یدل علی سخط

تھا یا بدکار۔ پس ثابت ہوا کہ بدکاروں اور ظالموں کی لعنت خدا تعالی کے غضب پر

الرحمان۔ وایذاء المفسدین واهل الشرور۔ لا ینقص مراتب اهل العمل

دلالت نہیں کرتی اور مفسدوں کا دکھ دینا صاحب اعمال صالحہ کے مراتب کو کم نہیں کرتا۔

المبرور۔ بل یکون لعنهم وسیلة رحم حضرة الکبریاء۔ ووصلة الاجتباء

بلکہ انکی لعنت خدا تعالی کے رحم کا وسیلہ ہو جاتی ہے اور برگزیدگی کا سبب

والاصطفاء۔ وکذالک بشرنی ربی فی تلک الفتنة۔ وان شئت

بنجاتی ہے اور اسیطرح آتھم کے فتنہ میں مجھے میرے خدا نے بشارت دی اور اگر چاہے تو کتاب

فارجع الی البراهین الاحمدیة۔ وانظر کیف اخبر ربی فیها عن هذه

براہین احمدیہ کی طرف رجوع کر اور دیکھ کسطرح خدا نے اسمیں اس قصہ کی خبر دی

القصة۔ وانباء من نباء آتهم وفتن النصاری ویهود هذه الملة۔ واخبر

اور اس پیشگوئی سے خبر دی جو آتھم کے بارہ میں تھی اور نصاری کے فتنوں اور اس ملت کے یہود کے فتنہ سے

ان النصاری یمکرون بك فی الازمنة الآتیة۔ ویهیجون فتنة عظیمة

خبر دی۔ اور یہ خبر دی کہ نصاری آیندہ زمانہ میں تجھسے ایک مکر کرینگے اور ایک فتنہ عظیمہ برپا کرینگے

ویکونون معہم علماء ہذہ الامۃ - فہذہ شہادۃ من اللہ قبل ہذہ

اور انکے ساتھ مولوی ہو جائینگے   پس اس واقعہ سے پہلے یہ ایک خدا کی گواہی ہے

الواقعۃ - فہل انتم تؤمنون بشہادات حضرۃ العزۃ - وان انت لا تترک

پس کیا تم خدا کی گواہیون پر ایمان لاتے ہو؟   اور اگر تو اب بھی لعنت کا

الآن ذکر اللعنۃ - ففکر فی ہذا النباء وانظر من لعنہ اللہ فیہ ومن

ذکر نہین چھوڑتا   تو اس خبر مین فکر کر اور دیکھ کہ اسمین کسکو خدا نے ملعون ٹھہرایا اور

جعلہ مورد الرحمۃ - وانظر انہ کیف اخبر ان النصاری یمکرون

کسکو مورد رحمت ٹھہرایا   اور دیکھ کہ اسنے کسطرح خبر دی کہ نصاری مکر کرینگے اور جھوٹ

ویاتون بالفریۃ - ثم یفتح اللہ ویجعل الکرۃ لاہل الحق ویُری الآیۃ الواضحۃ

باندھینگے   پھر خدا فتح دے گا اور اہل حق کی نوبت لائے گا اور نشان واضح دکھلائے گا

وینصر عبدہ ویحق الحق ویبطل الباطل بالصولۃ العظیمۃ - ویخزی قوماً

اور اپنے بندہ کی مدد کریگا - اور باطل کو حملہ عظیمہ سے نابود کردیگا   اور قوم کفار کو

کافرین - فہذہ الانباء التی کتبت فی البراہین من اللہ العلام - کانت

رسوا کریگا - پس یہ خبرین جو براہین احمدیہ مین خدا تعالی کی طرف سے لکھی گئین   ان دنون

مکنونۃ فیہا الی ہذہ الایام - لیتم اللہ حجتہ علی الخواص والعوام - ولتستبین

کے لئے چھپی ہوئی تھین -   تا کہ اللہ تعالی اپنی حجت کو خواص اور عوام پر پوری کرے - اور

سبیل المجرمین - ایہا المسارعون الی الحرب والخصام - والساعون

تا کہ مجرمون کی راہ کھل جائے - اے وہ لوگو جو جنگ و جدل کی طرف دوڑتے ہو   اور نور سے اندھیر

من النور الی الظلام - مالکم لا تتفکرون فی الکلام - ولا تتقون قہر اللہ

کی طرف دوڑنے والے ہو - تمہین کیا ہو گیا کہ تم کلام مین فکر نہین کرتے اور خدا کے قہر سے

ذی الجلال والاکرام - اتترکون فی دنیاکم ولا ترون وجہ الحمام -

نہین ڈرتے؟   کیا تم اپنی دنیا مین چھوڑے جاؤگے اور موت کا منہ نہین

آثرتم عیشۃ الحیوۃ الدنیا - ونسیتم یوم الاثام والعقبی - توبوا توبوا و

دیکھوگے - کیا تمنے اس دنیا کی زندگی کو قبول کرلیا - یا پاداش کے دن اور عاقبت کو تمنے بھلا دیا - توبہ کرو اور

الی اللہ ارجعوا - فانہ لایحب قوماً فاسقین -

خدا کی طرف رجوع لاؤ کیونکہ وہ فاسقوں کو دوست نہیں رکھتا -

ومما ادّعیت یامن اضاع الدین - انک قلت انی اناضل فی

اور اے دین کے ضائع کرنیوالے تیرے دعووں میں سے ایک یہ ہے کہ تونے کہا ہے کہ میں عربی

العربیۃ کالمرتجلین - واسمّی کالادباء الماہرین - واکون من الغالبین -

میں بدیہہ گو لوگوں کی طرح مقابلہ کروں گا - اور ماہر ادیبوں کی طرح لکھوں گا اور غالب رہوں گا

ویحک یامسکین - لم تخزی اسم دنیاک وقد ضاع الدین - الست

وائے تجھپر اے مسکین تو اپنے دنیا کے نام کو کیوں رسوا کرنے لگا اور دین تو ضائع ہو چکا - کیا تو

الذی اعرفک من قدیم الزمان - غبیّ الفطرۃ سفیہ الجنان - کثیر

وہی نہیں جسکو میں قدیم زمانہ سے جانتا ہوں فطرت کا غبی دل کا سفیہ - بہت بک بک

الہذیان - قلیل العرفان - الموصوم بمعرّۃ لکن اللسان - اتصارع

کرنیوالا کم معرفت لکنت لسان کا داغ رکھنے والا کیا تو اس قوت

بہذہ القوۃ الفاتک الباذل - وتحارب الکمیّ بالجازل - کلا بل ترید

سے دلیر شدید القوت کیساتھ کشتی کریگا - اور سوار کاٹنے والے کیساتھ جنگ کریگا - ہرگز نہیں بلکہ تو

ان تری الناس وصمتک - وتشہد علی جہلک ابنتک - وانکنت

تو اپنا عیب لوگوں کو دکھلانا چاہتا ہے - اور اپنی ژولیدہ زبانی کو اپنی جہالت پر گواہ بنانا چاہتا ہے - اور

عزمت علی مناضلتی - واردت ان تذوق حربی وحربتی - فادعوک

اگر تو نے میرے جنگ کا قصد کر لیا ہے اور ارادہ کر لیا ہے کہ میری جنگ اور میرے حربہ کا مزہ چکھے - پس میں تجھ

کمایدعی الصید للاصطیاد - او یدنی النار للاخماد - بید انی

اسطرح بلاتا ہوں جیسا کہ شکار پکڑنے کیلئے بلایا جاتا ہے - یا آگ بجھانیکے لئے نزدیک کیجاتی ہے - مگر یہ بات ہے کہ

اشترطت من الابتداء - ان لایعارضنی احد الا بنیۃ

میں پہلے سے یہ شرط رکھتا ہوں کہ کوئی شخص بجز نیت ہدایت پانے کے مجھ سے مقابلہ

الاہتداء - فاسمع منی انی اناضلک علی ہذہ الشریطۃ - لیہلک

نہ کرے پس مجھ سے سن کہ میں اسی شرط کیساتھ تجھ سے مقابلہ کروں گا تاکہ جو بینہ

مَنْ ھلک بالبینۃ - فان اتفق ان اُغلب فی النضال - وتغلب فی
کیساتھ ہلاک ہوا وہ ہلاک ہو جائے - پس اگر یہ اتفاق ہو گیا کہ مین مغلوب ہو گیا اور بلاغت مین

محاسن المقال - فاتوب علی یدک باخلاص التام - واحسبک
تو غالب آیا پس مین تیرے ہاتھ پر اخلاص سے توبہ کرون گا اور تجھے نیک بخت

من الاتقیاء الکرام - وان اتفق ان اللّٰہ اظہر غلبتی فی الجدال -
بزرگون مین سے سمجھون گا اور اگر یہ اتفاق ہوا کہ میں غالب آگیا

فما ارید منک شیئاً الا ان تتوب فی الحال - وتبایعنی بالتذلّل و
پس مین تجھسے بجز توبہ کے اور کچھ نہین چاہتا اور نیز کہ اسیوقت بکمال تذلل

الانفعال - وتصدّق دعوائی بصدق البال - وتدخل فی سلک
مجھسے بیعت بھی کرے - اور صدق دل سے میرے دعوے کی تصدیق کرے - اور جلدی سے میری جماعت مین

جماعتی بالاستعجال - وتوثرنی علی النفس والعرض والمال - فانکنت
داخل ہو جائے اور اپنی جان اور آبرو اور مال پر مجھے اختیار کرے پس اگر

رضیت بھذہ الشریطہ - فتعال تعال بصحّۃ النیّۃ - واشھد
اس شرط سے راضی ہو گیا پس صحت نیت کیساتھ آجا آجا اور ایک مجمع

مجمع الحیّ - لیتبیّن الرشد من الغیّ - وتعلم انّی ما ارید فی
مین حاضر ہو تا کہ رشد اور گمراہی مین فرق ہو جائے اور تو جانتا ہے کہ مین اس دعوت مین یہ نہین

ھذہ الدعوۃ - ان یحسبنی الناس ادیباً فی العربیّۃ - ولا
چاہتا کہ مجھے لوگ عربی مین ادیب سمجھین اور مین

ابالی ان یرمونی بجھالۃ - او یقولوا انّی لا یطلع علی صیغۃ - انْ
اس بات کی پرواہ نہین رکھتا کہ لوگ مجھے جاہل کہین - یا یہ کہین کہ ایک ناخواندہ ہے اسکو ایک صیغہ بھی معلوم

ارید الّا اقامۃ الایۃ - واثبات الدعوی بھذہ البیّنۃ - لیتم
نہین - میں تو صرف نشان کو قائم کرنا چاہتا ہوں اور اس دلیل کیساتھ دعوے کو ثابت کرنا میرا مقصد ہے - تا

حجۃ اللّٰہ علی الناس - ولینجوا الخلق من الوسواس - ولیمتنعوا
لوگوں پر خدا کی حجت پوری ہو جائے - اور تا شیطان سے لوگ نجات پا دین اور تا گمراہی سے

من الغوایت - وتنکشف علیھم ابواب الھدایۃ - ویاتونی

باز آجائین اور انپر ہدایت کی راہین کھل جائین اور توبہ اور

توابین مصدّقین -

تصدیق کی حالت مین میرے پاس آئین -

فان کنت تعاھدنی علی ھذا - ولست کالذی نقض

پس اگر تو اس بات پر میرے ساتھ معاہدہ کرتا ہے اور تو ایسا آدمی نہین کہ عہد کو توڑے

العھد واٰذا - فقم بھذا الشرط للنضال - واٰتنی حالفًا بوجہ اللہ

اور دکھ دیوے - پس اس شرط کیساتھ لڑائی کیلئے کھڑا ہو اور خدا کی قسم کھاکر میرے پاس

ذی الجلال - واشھد علیہ عشرۃ عدل من الرجال - ثم اشتھرہ

آجا اور اسپر دس عادل گواہون کی گواہی کرلے پھر وہ مضمون

بعد طبعہ بصدق البال - فترانی بعدہ حاضرًا عندک

چھپواکر مشتہر کردے پس بعد اسکے تو مجھے بلاتوقف اپنے پاس حاضر پائیگا

فی الحال - کبازی متقضی علی طیور الجبال - فتمزق کل

ایسا جیسے باز جو پہاڑ کے پرندہ پر پڑتا ہے پس اسوقت تو بحکم

ممزّق باذن ربّ العالمین -

جناب الٰہی ٹکڑے ٹکڑے کیا جائیگا -

ھذا عھد بینی وبینک - لیظھر منہ مینی او مینک -

یہ وہ عہد ہے جو مجھ مین اور تجھ مین ہے تاکہ میرا یا تیرا جھوٹھ ظاہر ہو جائے -

ولیھلک من کان من الکاذبین - وانّ الکذب یخزی اھلہ - و

اور تاکہ جھوٹا ہلاک ہو جائے اور جھوٹ اسکے اہل کو رسوا کرتا ہے اور اسکے

یحرق رحلہ - ولکنکم لاتبالون اللہ ویوم الاخزاء - وتقولون ما

اسباب کو جلادیتا ہے لیکن تم لوگ خدا اور اسکے رسوا کرنے کے دن کی پرواہ نہین کرتے - اور حیا کو

تشاؤن بترک الحیاء - الا انّ لعنۃ اللہ علی المزوّرین - الذین

ترک کرکے جو چاہتے ہو کہتے ہو خبردار ہو کہ جھوٹ کو آراستہ کرنیوالونپر خدا کی لعنت ہے وہ لوگ جو

يخفون الحق ويزينون الباطل ويريدون ان يطفوا نور الله مفسدين۔
حق کو چھپاتے ہین اور باطل کو زینت دیتے ہین اور چاہتے ہین کہ خدا کے نور کو مفسدانہ باتون سے بجھا دین
وقالوا اهجروا هولاء ولا تلاقوهم مسلمين۔ ولا تصلوا على اموانهم۔ ولا
اور کہا کہ ان لوگونکو چھوڑ دو اور السلام علیکم کیساتھ انکو مت ملو اور انکے مُردون پر نماز مت پڑھو اور انکے
تتبعوا جنازاتهم۔ واقتلوهم ان قدرتم على قتلهم في حين۔ واسرقوا
جنازون کیساتھ مت جاؤ اور اگر قدرت پاؤ تو انکو قتل کر ڈالو اور ان کے
اموالهم۔ وانهبوا رحالهم۔ وكفروهم وسبوهم واشتموهم
مال انکو چراؤ اور انکے اسباب لوٹ لو اور انکو گالیان دو اور تحقیر کرتے ہوئے
ولا تذكروهم الا محقرين۔ تبا لهم كيف نحتوا مسائل من عند
ان کا ذکر کرو۔ انکو ہلاکی ہو کیونکر اپنے پاس سے مسئلے گھڑ لئے
انفسهم وما خافوا احكم الحاكمين۔ اولئك عليهم لعنة الله
اور خدا تعالی سے نہین ڈرے انپر خدا کی لعنت ہی اور فرشتون کی
والملائكة واخيار الناس اجمعين۔ واولئك هم شر البرية
لعنت اور تمام نیک مردون کی لعنت اور یہ لوگ آسمان کے نیچے بدترین
تحت السماء ولو سمّوا انفسهم عالمين۔
خلائق ہین اگرچہ اپنے تئین مولوی کر کے پکارین۔
ثم اعلم اني كتبت مكتوبي هذا في اللسان العربية۔
پھر تجھے معلوم ہو کہ مینے یہ مکتوب اسلئے لکھا ہی
لاختبرك قبل ان اجيئك للمناضلة۔ فاني اظنك غبيا ومن
تا کہ مین قبل اسکے کہ تیرے پاس آؤن تجھکو آزما لون کیونکہ مین تجھے جاہلون میں سے خیال کرتا ہون
الجاهلين۔ وما اريد ان يكون ذهابي اليك صلفة۔ واكون
اور مین نہین چاہتا کہ میرا تیرے پاس آنا بے سود ہو اور مین نہین چاہتا کہ مین
كالذي يقصد عذرة۔ او ياخذ في يده روثة۔ وما اريد ان اعطى
ایسے شخص کیطرح ہو جاؤن جو پلیدی کا قصد کرتا ہو یا اپنے ہاتھ مین گوبر لیتا ہی۔ اور مین نہین چاہتا کہ ایک جاہل

جاهلاً لجنا عزة المقابلة - وارفع له ذكره في العامة - فان كنت

کو مقابلہ کی عزت دوں اور عام لوگوں میں اسکا ذکر بلند کروں پس اگر تو اس

من ادباء هذا اللسان - فلا يشق عليك ان تريني في العربية

زبان کے ادیبوں میں سے ہے پس یہ بات تجھپر گران نہیں آیگی کہ تو عربی میں بعض

بعض درر البيان - بل ان كنت بارعاً من غير التصلف و

گوہر بیان دکھلائے بلکہ اگر تو بغیر لاف وگزاف کے درحقیقت فصیح و بلیغ ہے

المين - فستكتب جواب ذالك المكتوب في ساعة او ساعتين

پس عنقریب تو اس خط کا جواب ایک گھڑی یا دو گھڑی میں لکھ دے گا

ولا ترد مسئلتي كالجاهل المحتال - بل تملي بقدر ما امليت وترسل

اور میرے سوال کو جاہل حیلہ گر کیطرح رد نہیں کریگا - بلکہ جسقدر میںنے لکھا ہے اسیقدر تو لکھے گا اور

في الحال - وعليك ان تراعي مماثلتي في النظم والنثر والمقدار - وتاتي

فی الفور روانہ کر دیگا - اور تیرے پر لازم ہوگا کہ نظم اور نثر اور مقدار میں مماثلت کی رعایت رکھے اور میری

بما اتيت به من درر كدرر البحار - واذا فعلت كله فارسل الى مكتوبك

طرح اپنے کلام کو جواہرات بلاغت سے پر کرے اور جب تو نے یہ سب کچھ کر لیا پس اپنا مکتوب عربی

العربي بالسرعة - ثم انزل ساحتك كالصاعقة المحرقة - وليفتح

جلدی میری طرف بھیجدے - پھر میں تیرے صحن خانہ میں جلانیوالی بجلی کیطرح نازل ہوجاؤنگا - اور خدا

الله بيننا بالحق وهو خير الفاتحين - وان كنت ما ارسلت جوابك

تعالی ہم میں سچا فیصلہ کر دے گا اور وہ بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے - اور اگر تو نے سات دن تک جواب بھیجا

الى سبعة ايام - او ارسلت في الهندية كعوام - او عربية غير

یا ہندی زبان میں عوام کی طرح بھیجا یا عربی غیر فصیح میں جو اس

فصيحة كجهام - او ارسلت قليلاً من كلام - فيثبت انك من

بادل کیطرح ہے جسمیں پانی نہیں یا تو نے کچھ تھوڑا سا کلام بھیجا - پس ثابت ہوجائیگا کہ تو جہلاء

السفهاء الجاهلين - لا من الادباء المتكلمين - ومن العجماوات - لا

میں سے ہے نہ ادیبوں میں سے اور چارپایوں میں سے ہے نہ

من رجال یوثر نطقهم علی ثمار العجمات - فاترکك کما یترك سقط
اُن مردوں مین سے ہو کہ اُن کا نطق کھجوروں سے زیادہ پسند کیا جاتا ہے - پس مین تجھے چھوڑ دونگا جیسا کہ ردی
من المتاع - واعرض عنك کاعراض الناس عن السباع - واشیع
متاع چھوڑ دیجاتی ہے اور تجھسے کنارہ کرونگا جیسا کہ درندوں سے کنارہ کیا جاتا ہے اور عقلمندوں
فی هذا الباب شیئا لاولی الالباب والمستبصرین -
کے لئے اسبارہ مین کچھہ چھپوا دونگا -
ولما تدعونی منفردا فی المباهلة - فهذا دجلك وکیدك
اور تو جو مباہلہ کیلئے اکیلا مجھے بلاتا ہے سو یہ اے دیو بادیہ
یاغول البادیة - الا تعلم ایها الدجال - والغوی البطال - ان الشرط
تیرا مکر ہے کیا تو اے دجال اور گمراہ بطال نہین جانتا کہ میری طرف سے
منی فی المباهلة مجیئ عشرة رجال - لملاعنة وابتهال - فی حضرة
مباہلہ کے لئے دس آدمی کی شرط ہے جو ملاعنہ اور ابتہال کے لئے آوین
معین الصادقین - فما قبلت شرطتی - وکان فیه نفعك لا منفعتی -
پس تو نے میری شرط کو قبول نہین کیا اور اسمین تیرا نفع تھا نہ میرا
ثم اردت ان اتم الحجة علیك وعلی رهطك المتعصبین - فرضیت
پھر مینے ارادہ کیا کہ تجھپر اور تیرے گروہ پر حجت کو پوری کرون پس مین تین
بثلثة من رجال عالمین - وخففت علیك وقنعت باعدو الاخیار -
آدمیونکے ساتھہ راضی ہو گیا اور تیرے پر مینے تخفیف کر دی اور مینے کہا کہ اے نیکوں کے دشمن
بان تباهلنی مع عبد الواحد وعبد الجبار - وانهما اکابر جماعتك - و
عبد الواحد اور عبد الجبار کو لیکر میرے ساتھہ مباہلہ کر اور وہ دونوں تیری جماعت کے بزرگ
حرثاء زراعتك - وابنا شیخ امین - ففررت فرار الظلام من النور -
اور تیری کھیتی کے زمیندار اور امین شیخ کے بیٹے ہین پس تو ایسا بھاگا جیسا کہ اندھیرا روشنی سے بھاگتا ہے
وولیت دبر الکذب والزور - ودخلت الجحر کالمتخوفین - وما وزد
اور جھوٹ کی پیٹھہ کو تو نے پھیر لیا اور ڈرنیوالونکی طرح سوراخ مین جا چھپا - اور تیرے

علیٰ صاحبیک - انہما فرّا وفقاء اعینیک - وماجاءانی کالمباھلین -

دونوں صاحبونکو کیا پیش آیا وہ دونوں بھاگ گئے اور تجھے اندھا کر گئے - اور مباہلہ کرنیوالونکی طرح تیرے مقابل پر نہ آئے

وایّ خوف منعہما من المباھلۃ - ان کانا یکفرانی علی وجہ البصیرۃ -

اور کس خوف نے انکو مباہلہ سے منع کیا اگر وہ علی وجہ البصیرۃ مجھکو کافر جانتے تھے -

فاین ذھبا ان کانا من الصادقین - ومن اقوالک فی اشتہارک - انک

پس کہاں چلے گئے اگر وہ سچے تھے اور منجملہ تیرے اقوال کے جو تیرے اشتہار میں ہیں

خاطبتنی وقلت بکمال اصرارک - انک تحترق فی النار وتغرق فی

جو تونے مجھے مخاطب کرکے بکمال اصرار کہا ہے کہ تو آگ میں جل جائیگا اور پانی میں غرق

الماء - ولا یمسنی ضر لو دخلتہما واحفظ من البلاء - اما الجواب - فاعلم ایہا الکذاب -

ہو جائیگا - اور مجھے اگر ان دونوں میں داخل ہوں کچھہ دکھہ نہیں پہونچے گا مگر ہمارا جواب اے کذاب یہ ہے

انک رایت کل ذالک بعد المباھلۃ الاولیٰ - واغرقت واحرقت یا فضلۃ النوکی - فانبئنا

کہ تو پہلے مباہلہ کے بعد یہ سب کچھہ دیکھہ چکا ہے - اور تو غرق کیا اور جلایا گیا اے احمقوں کے فضلے - پس ہمیں

این خرجت من الماء - بل مُتّ فی ماء الندم کالاشقیاء - واین نجیت من النار - بل احترقت

بتلا کہ کب تو پانی میں سے نکلا بلکہ تو تو ندامت کے پانیمیں بدبختونکی طرح ڈوب گیا - اور کہاں تجھے آگ سے نجات حاصل ہوئی بلکہ

بنار الحسرۃ التی تطلع علی الاشرار - وما صارت النار علیک بردا وسلاما - بل اکلتک

تو اس حسرت کی آگ سے جلگیا جو شریروں پر بھڑکتی ہے اور تیرے پر آگ ٹھنڈی نہ ہوئی بلکہ خدا کے رسوا

نار اخزاء اللہ ولقیت آلاما - وکذالک یخزی اللہ المفترین -

کرنے کی آگ تجھکو کھا گئی اور کئی دردوں کو تو جا ملا - اور اسیطرح خدا مفتریوں کو رسوا کرتا ہے -

انّ الذین یتکبرون بغیر الحق ھم الفاسقون حقا ولو حسبوا

وہ لوگ جو ناحق تکبر کرتے ہیں وہی درحقیقت فاسق ہیں اگرچہ اپنے تئیں

انفسہم من الصالحین - والذین وجدوا فضل ربہم یعرفون بانوارہم

صالح سمجھیں اور جو لوگ خدا تعالیٰ کا فضل پانیوالے ہیں وہ اپنے نوروں سے پہچانے جاتے ہیں

ویمشون علی الارض ھونا لانکسارہم - ولا یمشون مستکبرین - وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اور تواضع کیساتھہ زمین پر چلتے ہیں اور تکبر سے قدم نہیں رکھتے - اور آخری دعا ہماری الحمد للہ رب العالمین ہے -

قصیدۃ من المؤلف

انی صدوق مصلح متردم
میں صادق اور مصلح ہون

سمّ معادانی وسلمی اسلم
اور میری دشمنی زہر اور میری صلح سلامتی ہے

انی انا البستان بستان الهدی
میں باغ ہدایت ہون

تاتی الی العین لا تنصرم
میری طرف وہ چشمہ آتا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا

روحی لتقدیس العلیّ حمامة
میری روح خدا کی تقدیس کیلئے ایک کبوتر ہے

او عندلیب غارد مترنم
یا بلبل ہے جو خوش آوازی سے بول رہی ہے

ما جئتکم فی غیر وقت عابثا
میں تمہارے پاس بے وقت نہیں آیا

قد جئتکم والوقت لیل مظلم
میں اس وقت آیا کہ ایک اندھیری رات تھی

صارت بلاد الدین من جدب غنا
دین کی ولایت بباعث قحط کے جو غالب آگیا

اقوت واقفر بعد روض نعم
خالی ہوگئے بعد اس کے جو وہ ایک باغ کیطرح تھے

هل بقی قوم خادمون لدیننا
کیا وہ قوم باقی ہے جو ہمارے دین کی خدمت کریں

ام هل رایت الدین کیف یحطم
اور کیا تو نے نہیں دیکھا دین کو کسطرح سمار کیا جاتا ہے

فالله ارسلنی لاحیی دینه
سو خدا نے مجھے بھیجا تا کہ میں اسکے دین کو زندہ کرون

حق فهل من راشد یستسلم
یہ سچ ہے پس کیا کوئی ہے جو اطاعت کرے

جهد المخالف باطل فی امرنا
مخالف کی کوشش ہمارے امر میں باطل ہے

سیف من الرحمن لا یتثلم
یہ خدا کی تلوار ہے جسمیں رخنہ نہیں ہوسکتا

فی وجهنا نور المهیمن لائح
ہمارے منہ میں خدا تعالی کا نور واضح ہے

ان کان فیکم ناظر متوسم
اگر کوئی تم میں دیکھنے والا ہو

الیوم ینقض کل خیط مکائد
آج ہر ایک مکر کا تاگا توڑ دیا جائیگا

لکن سحیل او شدید مبرم
خواہ اک تارہ ہو یا سخت دو تارہ ہو

من کان صوالا فیقطع عرقه
جو شخص حملہ آور ہو پس اسکی رگ کاٹ دیجائیگی

یردیه عالیة القنا او لهذم
اور نیزہ کا اوپر کا سرا یا چھری کا سرا اسکو ہلاک کردیگا

الله اثرنا وکفل امرنا
خدا نے ہمیں چن لیا اور ہمارے کام کا متکفل ہوگیا

فالقلب عند الفتن لا یتجهم
پس دل فتنوں کے وقت سنہ زرد نہیں ہوتا

ملك فلا يجزي عزيز جنابه
وہ بادشاہ ہے اس کی جناب کا عزیز کبھی رسوا نہیں ہوتا

ان المقرب لا ابالك يكرم
اور مقرب ضرور عزت پالیتا ہے

كفر وما التكفير منك ببدعة
تو مجھے کافر کہتا رہ اور کافر کہنا کوئی بدعت نہیں

رسم تقادم عهده المتقدم
یہ تو ایک پرانی رسم چلی آتی ہے

قد كفرت من قبل صحب نبينا
اس سے پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کافر ٹھہرائے گئے

قالوا لئام كفرة وهم
اور روافض نے کہا کہ یہ لئیم کافر ہیں اور انکی شان وہی ہے جو

ما غادروا نفسا تعز وتكرم
جو کسی ذی عزت کو انھوں نے نہیں چھوڑا

انظر الى المتشيعين ولعنهم
شیعوں اور ان کی لعنت کی طرف دیکھ

جاءتك اياتي فانت تكذب
میرے نشان تیرے پاس آئے اور تو تکذیب کر رہا ہے

شاهدت راياتي فانت تلثم
اور میرے جھنڈوں کو تو نے مشاہدہ کیا اور پھر پوشیدہ رہا

يا من دنى مني بسيف زجاجة
اے وہ شخص جو آبگینہ کی تلوار کے ساتھ میرے پاس آیا

فاحذر فاني فارس مستلئم
مجھ سے ڈر کہ میں سوار زرہ پوش ہوں

يدريك من شهد الوقائع انني
وقائع شناس آدمی تجھے بتلا دے گا

بطل وفي صف الوغى متقدم
کہ میں دلیر ہوں اور جنگ کی صف میں سب سے پہلے

كم من قلوب قد شققت جذورها
بہت سے دلوں کی جڑیں میں نے پھاڑ دیں

كم من صدور قد كلمت واكلم
اور بہت سے سینوں کو میں نے زخمی کر دیا

واذا انطقت فان نطقي مفحم
اور جب میں بولوں تو میرا نطق منہ بند کرنے والا ہے

سيف فيقطع من يكيد ويجذم
تلوار ہے پس وہ مکر کرنے والوں کو کاٹ دیتی ہے

حاربت كل مكذب وبآخر
ہر ایک مکذب سے میں لڑا اور سب سے آخر

للحرب دائرة عليك فتعلم
تیرے پر لڑائی کا چکر آئیگا اور پھر تو جان لیگا

يا لائمي ان المكارم كلها
اے میری ملامت کرنے والے تمام بزرگیاں صدق میں ہیں

في الصدق فاسلك سبل صدق تسلم
پس صدق کا طریق اختیار کر تا سلامت رہے

ان كنت ازمعت النضال فاننا
اگر تو نے مقابلہ کا قصد کیا ہے

ناتي كما ياتي لصيد ضيغم
پس ہم اس شیر کی طرح آئینگے جو شکار کے لئے آتا ہے

هلا اریت العلم یا ابن تصلف ... ان کنت علاما بما لا اعلم

اے لاف کے بیٹے تونے اپنا علم کیون نہ دکھلایا ... اگر تو وہ چیزین جانتا تھا جو مجھے معلوم نہین

قد ضاع عمرک فی السفاهة والعمی ... طوبی لمن بعد السفاهة یحلم

تیری عمر سفاہت مین اور نابینائی مین ضائع ہوگئی ... مبارک وہ شخص جو سفاہت کے بعد عقلمند ہو جاوے

قد جاء ان الظن اثم بعضه ... فارفق ولا یضلل جنانک ماثم

قرآن شریف مین آیا ہے کہ بعض ظن گناہ ہین ... پس نرمی کر اور تیرے دلکو گناہ گمراہ نہ کرے

الکبر یخزی اهله العالی ومن ... لله یصغر فالمهیمن یعظم

تکبر تکبر کرنے والے کو رسوا کرتا ہے ... اور جو خدا کے لئے چھوٹا ہوتا ہے خدا اسکو بڑا کر دیتا ہے

یا ایها الناس اذکروا اجالکم ... ان المنایا لا ترد وتهجم

اے لوگو اپنا وقت موت یاد رکھو ... اور موت جب آتی ہے تو روکی نہین جاتی اور یکدفعہ آتی ہے

یا ایها الناس اعبدوا خلاقکم ... توبوا وان الله رب ارحم

اے لوگو اپنے پیدا کرنیوالے کی پرستش کرو ... توبہ کرو اور خدا ارحم الراحمین ہے

انی اری الدنیا تمر بساعة ... غیم قلیل الماء لا یتلوم

مین دنیا کو دیکھتا ہون کہ جلد گذر جاتی ہے ... یہ ایک ایسا بادل ہے جسمین پانی تھوڑا ہے اور زیادہ توقف نہین کرتا

فلهذه لا تسخطوا معبودکم ... توبوا وطوبی للذی یتندم

پس اس دنیا کے لئے اپنے معبود کو ناراض مت کرو ... توبہ کرو اور مبارک وہ جو نادم ہوتا ہے

توبوا وان العذر لغو بعدها ... کشفت سرائرکم واخذ المجرم

توبہ کرو اور اسوقت توبہ کرنا بیفائدہ ہے ... جبکہ تمھارے بھید کھولیگئے اور مجرم پکڑا گیا

انا صرفنا فی النصیحة رحمة ... ما حمل حسن بیاننا وتکلم

ہمنے از رہ رحمت دربارہ نصیحت دینے مین خرچ کر دیا ہے ... جو کچھ کہ ہمارا حق بیان برداشت کر سکتا

والله انی قد بعثت لخیرکم ... والله انی ملهم ومکلم

بخدا مین تمھاری بھلائی کے لئے مبعوث کیا گیا ہون ... اور بخدا مین ملہم اور مکلم ہون

ان کنت تبغی حربنا فنحارب ... بارز فانی حاضر متخیم

اگر تو ہماری لڑائی کو چاہتا ہے پس ہم لڑائی کرینگے ... میدان مین آ کہ ہم حاضر ہین اور خیمہ لگا رہے ہین

القصيدة الثانية

لك الحمد يا ترسي وحرزي وجوسقي ** بحمدك يروى كل من كان يستقي

اے میری پناہ اور میرے قلعہ تیری تعریف ہو ** تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہے سیراب ہو جاتا ہے

بذكرك يجري كل قلب قد اعتقي ** بحبك يحيي كل ميت ممزق

تیرے ذکر کے ساتھ ہر ایک دل اڑیا ہوا جاری ہو جاتا ہے ** اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مردہ زندہ ہو جاتا ہے

وباسمك يحفظ كل نفس من الردى ** وفضلك ينجي كل من كان يوبق

اور تیرے نام کے ساتھ ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے ** اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے

وما الخير الا فيك يا خالق الورى ** وما الكهف الا انت يا متكا التقي

اور تمام نیکی تیری طرف سے ہے اے جہان آفرین ** اور تو ہی پرہیزگاروں کی پناہ ہے

وتعنوا لك الافلاك خوفا وهيبة ** وتجري دموع الراسيات وتنبق

اور تیرے آگے خوفناک ہو کر آسمان جھکے ہوئے ہیں ** اور پہاڑوں کے آنسو جاری اور رواں ہیں

وليس لقلبي يا حفيظي وملجائي ** سواك مريح عند وقت التأزق

اور میرے دل کیلئے اے میرے نگہبان اور پناہ ** کوئی دوسرا آرام پہنچانیوالا نہیں جب تنگی وارد ہو

يميل الورى عند الكروب الى الورى ** وانت لنا كهف كبيت مسردق

دکھ کے وقت خلقت خلقت کیطرف توجہ کرتی ہے ** اور تو ہمارے لئے ایسی پناہ ہے جیسے نہایت مضبوط گھر

وانك قد انزلت ايات صدقنا ** فويل لغمر لا يراها ويبهق

اور تو نے ہمارے صدق کے نشان اتارے ہیں ** پس وہ نادان ہلاک شدہ ہے جو ان نشانوں کو نہیں دیکھتا

الم ير عجلا مات في الحج داميا ** اهذا من الرحمن او فعل بندق

کیا اس گوسالہ کو اس نے نہیں دیکھا جو اپنے فتنہ میں خون آلود ** کیا یہ خدا کا فعل ہے یا میری بندوق کا کام ہے

ارى الله ايته بند مر مفسد ** وتعرفها عين رأت بالتعمق

خدا نے اپنا نشان ایک مفسد کو ہلاک کر کے دکھلایا ** اور اس نشان کو وہ آنکھ پہچان سکتی ہے جو غور سے دیکھے

وما كان هذا اول الاي للعدا ** بل الاي قد كثرت فامعن وحقق

اور یہ دشمنوں کے لئے کوئی پہلا نشان نہیں ** بلکہ نشان بہت ہیں پس سوچ اور تحقیق کر

وَ لِلّٰہِ اٰیٰتٌ لتایید دعوتی
اور میرے تائید دعوی مین خدا کے لئے نشان ہین

الا ربّ یوم قد بدت فیہ اٰیۃ
خبردار ہو بہت سے ایسے دن ہین جنمین ہماری نشانیان ظاہر ہوئین

اذا قام عبد اللّٰہ عبد کریمنا
اور جسوقت مولوی عبد الکریم صاحب کھڑے ہوئے

فکل من الحضّار عند بیانہ
پس تمام حاضرین اُس کے بیان کے وقت

وقاموا بجذبات النشاط کانّھم
اور نشاط کی جذبون کے ساتھ کھڑے ہوگئے گویا کہ اُنھون نے

ومالت خواطرھم الیہ لذاذۃً
اور اُن کے دل اُسکی طرف لذت کے ساتھ ایسے میل کر گئے

فاخرج حیوات العدا من جحورھا
پس اُسنے دشمنون کے سانپون کو اُنکی سوراخون سے باہر نکالا

وکانوا بھمس یحمدون کسانہ
اور نرم آواز سے تعریف کرتے تھے

حداھم فلم یترک بہا قلب سامع
اُن کو خوش آوازی سے چلایا اور کسی دلکو نہ چھوڑا

کانّ قلوب الناس عند کلامہ
گویا لوگون کے دل اُس کے کلام کے وقت

وکان کسمطی لؤلؤ و زبرجد
اور موتی اور زبرجد کی دو لڑیون کیطرح وہ مضمون تھے

الیہ صبت رغباً قلوب اولی النھی
عقلمندون کے دل اُسکی طرف رغبت سے جھک گئے

فانس بعین الناظر المتعمق
پس اُس آنکھہ سے دیکھہ جو سوچنے والی اور غور کر کے دیکھا کرتی ہے

ولا سیّما یوم علا فیہ منطقی
بالخصوص وہ دن جسدن میری تقریر غالب آئی

وکان بحسن اللحن یتلوا و ینعق
اور حسن آواز سے پڑھتے اور ترجیع کے ساتھہ آواز کرتے تھے

کمثل عطاشی اھرعوا وکاعشق
پیاسون کیطرح یا پرانے عاشقون کی طرح دوڑے

تعاطوا سُلافاً من رحیق مزھرق
وہ شراب پیلی جو اُس شراب کی قسم مین سے تھی جو رقص اور بو

کمثل جیاع عند خبز مرقق
جیسا کہ بھوکے نرم چپاتیون کیطرف

وانزل عصماً من جبال التعزق
اور پہاڑی بکرون کو بخل کے پہاڑون سے نیچے اتارا

حفیف طیور او صداء التمطق
گویا وہ پرونکی ہلکی آواز تھی جب جانور صف باندھ کر اڑتے ہین یا زبان کے ساتھ بقیہ کو چاٹنے کی آواز تھی۔

ولا اذنا الا حد امثل عنھق
اور نہ کسی کان کو مگرا ونٹ کی طرح اسکو چلایا

علی قلبہ لفّت کنبت معلّق
اُسکے دل پر لپٹ گئی جیسا کہ ایک بوٹی درخت پر لپٹی جاتی ہے

وکان المعانی فیہ کالدر تبرق
اور معانی اُسمین موتیون کیطرح چمکتے تھے

اذا ما رأوا دُرّاً و سمط التزیق
جسوقت اُنھون نے موتی دیکھے اور زینت کی لڑی دیکھی

ومن عجب قد اخذ کل نصیبه
اور تعجب تو یہ ہے کہ ہر ایک نے اپنا حصہ لے لیا
وفی السمط کانت درة لم تفرق
حالانکہ رشتہ کے موتی رشتہ میں موجود رہے اور باہم سے الگ

اذا رُفعت استارها فکانّها
اور جب اُن کے پردے اُٹھائے گئے
عذاری ارین الوجه من تحت بخنق
پس گویا وہ باکرہ عورتیں تھیں جنھوں نے برقع میں سے منہ دکھلایا

فظلّ العذاری یبتهجن بجلوة
پس اُن باکرہ عورتوں نے یہ شروع کیا
بغاء قلوب المبصرین بمارق
کہ وہ عارفوں کے دلوں کی مال کو لڑائی میں لوٹتی تھیں

فشبر من الایوان لم یبق خالیاً
پس میدان میں سے ایک بالشت جگہ خالی نہ رہی
لما ملاء الایوان عشاق منطقی
کیونکہ اس ایوان کو میرے سخن کے عاشقوں نے بھر دیا

وکان الاناس لمیلهم نحو کلمتی
اور لوگ بباعث اسکے کہ انکو میرے کلام کیطرف میل تھا
باقطاره القصوی کطیر مرنّق
اس ایوان کے کنارہ میں ایسے تھے کہ جیسے ایک پرند اکیلا پرواز کرکے جانا چاہے

وقوفا بهم صحبی لخدمت دینهم
اور اُن کے پاس میرے دوست کھڑے تھے۔
یرون عجائب ربهم من تعمّق
جو خدا تعالی کے عجائب کام دیکھ رہے تھے۔

وکم من عیون الخلق فاضت دموعها
اور بہتوں کے آنسو جاری ہوگئے
اذا ما رأوا آیات ربّ موفّق
جبکہ انھوں نے خدا تعالی کی نشان دیکھی

وکانوا اذا سمعوا کلاماً کلؤلؤ
اور لوگوں کی یہ حالت تھی کہ جب وہ اس کلام گوہر مثال کو سنتے تھے
وکلما تفرّجهم کمسك مدقق
اور اُن کلمات کو سنتے تھے جو مشک باریک کردہ کیطرح تھے

یقولون کررها وارو قلوبنا
کہتے تھے دوبارہ پڑھ اور ہمارے دلوں کو سیراب کر
وهزّ علینا من عذیقك واسق
اور اپنی کھجوروں کو ہمارے پر ہلا اور جھاڑ

هنالك لاحت آیة الحق کالضحی
اس جگہ دن کی طرح نشان خدا کا ظاہر ہوگیا
فهل عندا امر واضح من مبرّق
پس کوئی ہے کہ ایک واضح امر کو آنکھ کھول کر دیکھے

وانی سقیت الماء ماء المعارف
اور میں معارف کا پانی پلایا گیا ہوں
واعطیت حکما عافها قلب احمق
اور وہ حکمتیں بھی مجھ کو عطا کی گئیں ہیں جو صرف احمق انسان کراہت کرتا ہے

بمانیة بیضاء درّ کانّها
وہ یمنی حکمتیں موتیوں کی مانند ہیں گویا وہ
جواهر سیف قد فداها لمؤبق
تلوار کے جوہر ہیں جو کشتہ حسن کا خون بہاتے ہیں

فکان بکلماتی یجرّ قلوبهم
پس وہ میرے کلمون کے ساتھ انکو دلونکو کھینچتا تھا

واضحی یسحّ الماء ماء فصاحة
اور اس نے شروع کیا کہ ہر ایک مستعد

وکلٌّ اراء وامن اساریر وجهم
اور ہر ایک نے اپنے چہرہ کے نقشون سے

ومن سمع قولا غیر ما قرء فاشتکی
اور جس نے میرے قول کے سوا کوئی اور قول سنا

وکانوا کمحوٍّ بعالم سکتة
اور وہ لوگ عالم سکتہ مین محو کی طرح تھے

وکم حِکَمٍ کانت بلفّ کلامنا
اور بہت سی حکمتین ہمارے کلام مین تھین

جرائد اقوام تصدت لذکرها
قومون کی اخبارون نے اس کا ذکر کیا ہے

تری زمر الادباء فی اخبارهم
تو ان کو دیکھتا ہے کہ انھون نے اپنے اخبار و ہمین

وکانت مضامینی کغید بلطفها
اور میرے مضامین نازک اندام عورتون کیطرح تھی

ولما راها اهل رای تمایلت
اور جب اس مضمون کو اہل الرائے لوگون نے دیکھا

ومرّ علی الاعداء بعض رشاشها
اور بعض رشحات اس کے دشمنون پر گرے

الی هذه الایام لم ینس ذکرها
ان دنون تک انکا ذکر فراموش نہین ہوا

البثه ولم یسحر ولم یتملق
اور نہ کوئی سحر تھا اور نہ کوئی دلجوئی تھی

علی کل قلب مستعد مجعفق
دل پر جو طیار ہو فصاحت کا پانی گراتا تھا

سرورا وذوقا ما ینافی التازق
وہ سرور ظاہر کیا جو تنگ دلی کے منافی تھا

کما تشتکی ابل عقیب التّبرّق
پس اسنے گلہ کیا جیسا کہ اونٹ بروق کی بوٹی کھاکر

فیا عجبا من میلهم کالتعشّق
پس کیا عجیب انکی میل تھی جو عشق کے مانند تھی

وکم درر کانت تلوح وتبرق
اور بہت سی موتی ستارہ کیطرح چمک رہی تھی

لما رغبوا فی وصف قولی کمنتقی
کیونکہ انھون نے بات کے چننے والون کیطرح میرے قول کیطرف رغبت کی ہے

اشاعوا کلامی للاناس کمشفق
میرے کلام کو لوگو ںمین مشفق کیطرح شائع کیا

فاصبت بحسن ثم لحن کیلمق
پس حسن کے ساتھ پھر اس آواز کے ساتھ جو بطور قبا کے تھی دل اسکی طرف جھک گئے

علیه عیون قلوبهم بالتوثق
تو ان کے دلونکی آنکھین دوستی کے ساتھ اسطرف جھک گئین

فنقیناها قد غسل اوساخ خنبق
پس اسکو اڑ ہنوالی قطرون نے متکبر بخیل کے میلون کو دہو دیا

وکل لطیف لا محالة یرمق
اور ہر ایک لطیف ناچار ہمیشہ دیکھا جاتا ہے اور نظرین اسکی طرف لگی

جزی اللہ عنی مخلصی حین قرءها — فضارت مضامین العدا کالممزق

میرے مخلص کو خدا جزائے خیر دے جبکہ اسنے وہ مضمون پڑھا — پس دشمنوں کے مضمون پارہ پارہ ہو گئے

وکان الاناس غداۃ یوم قیامه — حراصًا الیه کمثل طفل لیلعق

اور جبدن وہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو لوگ — اسکی طرف ایسے حریص تھے جیسا کہ ایک بچہ عمدہ کھجور کیلئے

واخبرنی من قبل ربی بوحیه — وقال سیعلوا ما کتبت ویبرق

اور خدا نے پہلے سے بذریعہ وحی مجھے خبر دی — اور کہا کہ جو کچھ تو نے لکھا ہے غالب ہوگا اور اسکی چمک ظاہر ہوگی

فشهدت حینئذ وقلوبهم انها علت — وفاقت وراقت کل قلب کصملق

پس ان کے دلوں نے گواہی دی کہ وہ مضمون غالب رہا — اور فائق ہوا اور ہر ایک بیابان اور صاف دل کو اچھا معلوم ہوا

ترٰی بعین الناس حسن نکاتها — وکلماتها کانها بیض عقعق

لوگوں کی نظر میں اس کے نکات — اور کلمات ایسے دکھائی دئے کہ گویا وہ عقعق کے انڈے ہیں

فوقعت مضامینی علی کل منکر — کعضب رقیق الشفرتین مشقق

پس میرے مضامین منکروں پر ایسے پڑے — جیسے کہ ایک تلوار پتلی کنارہ والی پھاڑنے والی

وکل من الاحرار القوا قلوبهم — الینا بصدق غیر من کان ممحق

اور تمام آزاد طبعوں نے اپنے دل ہماری طرف پھینک دئے — صدق کے ساتھ بجز ایسے شخص کی جو خیر اور برکت سے بے نصیب تھا

فصدنا بکلم کل صید معظم — کاسد ونمر غیر فار وخرنق

پس ہمنے بڑے بڑے شکار ونکو شکار کرلیا — مثل شیر اور چیتہ کے اور چوہا اور خرگوش باہر رہ گیا

وترکوا القولی بهم فکانهم — خذول انت ترعی خمیلة منطقی

اور میرے قول کے لئے انھوں نے اپنے قول چھوڑ دئے — پس گویا کہ وہ منفرد ہرنیاں ہیں جو میرے سخن کے باغوں میں چرنے لگیں

علی السن قد دار ذکر کلامنا — وقد هنؤنا کالحبیب المشوق

اور زبانوں پر ہمارے کلام کا ذکر وارد ہوا — اور دوست آرزومند کیطرح ہمیں مبارکباد دی

وسر عیون الناظرین صفاءه — کورد طری الجسم لم یتشقق

اور دیکھنے والوں کے دلونکو اسکی صفائی نے خوش کیا — مثل گلاب کے پھول کے جو تازہ ہو اور پھٹا ہوا نہ ہو

ولما بدت روض الکلام تضعضعت — قلوب العدا ونواردوا بالتانق

اور جب کلام کے باغ ظاہر ہوئے تو دشمنوں کے دل ہلگئے — اور تعجب کرتے ہوئے ان باغوں میں داخل ہوئے

وقد جدّ شیخ المبطلین لمنعهم
اور شیخ بٹالوی نے ان کے منع کرنیکے لئے کوشش کی

فهل عند شوق غالب من معوّق
مگر شائق کو کون روک سکتا ہے

تسلت عمایات الهنود بسمعها
ہندوں کے کوران خیال اس مضمون سے دور ہوگئے

وما قلّ بخل الشیخ فانظر وعمّق
اور شیخ بطالوی کا بخل دور نہ ہوا پس سوچ اور غور کر

ففاضت دموعی من تذکر بخله
پس مجھے اس کے بخل کا خیال کرکے رونا آیا

اهذا هو الرجل الذی کان یتقی
کیا یہ وہی شخص ہے جو پرہیزگاری دکھلاتا تھا

اذا قام للاسماع شیخ بطالة
اور جب سنانیکے کے شیخ بٹالوی اٹھا

ففرّت جموع کارهین کخوّرق
تو اکثر لوگ کراہت کرکے شتر مرغ کی طرح بھاگے

ولما تلا الشیخ المزوّر ما تلا
اور جب شیخ دروغ آرا نے پڑھا جو پڑھا

فکان الاناس یرونه کیف ینطق
پس لوگ اسکو دیکھتے تھے کہ کیونکر پڑھتا ہے

وکان یعید الکلم من غیر حاجة
اور وہ کلموں کو بغیر حاجت کے بار بار پڑھتا تھا

ویاتی بالفاظ کصخر مدملق
اور بڑے بھاری پتھر کی طرح الفاظ لاتا تھا

ومن سمع قولی قبله ظن انه
اور جو شخص میرا قول اس سے پہلے سن چکا تھا

لدی ثمرات العذق ناقص عشبق
وہ خیال کرتا تھا کہ کھجور کے پھلوں کے مقابل ہوئے ایک کڑوی درخت کا پھل

وقال اری الاسلام کالجوّ خالیا
اور کہا کہ میں اسلام کو پول کیطرح خالی دیکھتا ہوں

وما ان اری الایات من صالح تقی
اور کوئی صاحب کرامت اس میں پایا نہیں جاتا

فصال علی الاسلام فی جمع العدا
پس دشمنوں کے مجمع میں اسلام پر حملہ کیا

وقد کان یعلم انه یتخلق
اور وہ خوب جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بولتا تھا

وحمد کبراء الهنود ودینهم
اور ہندوں کے بزرگوں اور ان کے دین کی تعریف کی

وداهن من وجر النفاق کمنفق
اور منافقوں کیطرح نفاق سے مداہنہ کیا۔

اراد لیخزی دیننا من عداوتی
اس نے ارادہ کیا کہ میری عداوت سے دین کو رسوا کرے

فاخزاه ربّ قادر حافظ الحق
سو خدائے قادر حق کے محافظ نے اسکو ہی رسوا کر دیا

فلما رأوا سیر الغراب بنطقه
پس جب لوگوں نے کوے کی سیرت اسکو نطق میں دیکھی

فقالوا لک الویلات انک تنعق
تو انہوں نے کہا تجھپر واویلا تو کان کان کرتا ہے

وقالوا له یا شیخ وقتك قد مضی
اور لوگون نے کہا کہ اے شیخ تیرا وقت گذر گیا

فاحسن الینا بالسکوت واطرق
پس اپنی خاموشی سے ہمپر احسان کر

ولما اصر علی القیام وما نأی
پس جب اپنے قیام پر اصرار کیا اور دور نہ ہوا

فقیل علی عقبیك انك تدمق
پس کہا گیا کہ پیچھے ہٹ جا تو بے اجازت کھڑا ہوتا ہے

فما طاوع الاحرار حمقا وما نهی
پس حماقت کیوجہ سے اچھوں کی بات کو نہ مانا اور باز نہ آیا

فقالوا اذا صه صه ولا تك مقلق
پس لوگون نے کہا کہ چپ رہ چپ رہ اور بے آرام نہ کر

فلما ابا نفاه صدر المنتدی
پس جب کہ سرکشی کی تو ہیر مجلس نے اس کو نکالدیا

بزجر یلیق بذی مکائد افسق
اور اسے جھڑکی کے ساتھ نکالا جو فاسقوں کا علاج ہے

اهان المهیمن من اراد اهانتی
خدا نے اس شخص کو ذلیل کیا جو میری ذلت چاہتا تھا

فرمق ومیض الحق ان کنت ترمق
پس حق کی چمک کو دیکھ اگر دیکھ سکتا ہے

ید الله تحمی نفس من هو صادق
خدا کا ہاتھ صادق کی حمایت کرتا ہے

وان المزور یضمحل ویزهق
اور جھوٹا مضمحل ہو جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے

ویبقی رجال الله عند نهابر
اور خدا کے مرد مصیبتوں کے وقت باقی رہتے ہین

علی النار تفنی الکاذبون کزیبق
اور جھوٹے آگ پر پارہ کی طرح فنا ہو جاتے ہین

اذا ما بدت نار من الله فتنة
جو وقت خدا کی آگ آشکارا ہوتی ہے

فکل کذوب لامحالة یحرق
پس ہر ایک جھوٹا جلایا جاتا ہے

ومن یحرق الصدیق حب مهیمن
اور صدیق کو جو خدا کا دوست ہے کوئی جلا نہیں سکتا

فطوبی لمن یصلی بنار التومق
پس مبارک وہ جو دوستی کی آگ سے جلتا ہے

ومن کذب الصدیق خبثا وفریة
جو شخص خباثت اور جھوٹ کی راہ سے صدیق کی توہین کرے

فیسفیه اعصار وتجری وسفق
پس ایک گرد باد اسکو اڑا لیجاتی اور اسکو رسوا کرتی ہے اور اس کے

وفیما یلوح الحق والله واضح
اور جس جگہ حق واضح ہو

وان ذمها زمر من الناس یبرق
اگرچہ لوگ اس کو رد کریں تب بھی وہ چمک اٹھتا ہے

ومن کان مفتریا یضاع بسرعة
اور مفتری جلد ہلاک کیا جاتا ہے

ویهلك کذاب بسم التخلق
اور کاذب جھوٹ کے زہر سے مرجاتا ہے

نری قوله من کل خیر خالیا

تو اس کی بات کو ہر ایک نیکی سے خالی پائے گا

فیقطع منبت لا یرجی وجوده

پس ایسی بوٹی کاٹ دیجاتی ہے جسکا وجود کچھ فائدہ نہیں دیتا

والی من المولی عذیق مرجب

اور میں خدا تعالیٰ کیطرف سے وہ کھجور ہوں جو بار کثرت میوہ اس کے

حسبتم قتال الصادقین کهینا

تم نے صادقوں کی لڑائی کو آسان سمجھ لیا ہے

تقدمت عبد الحق فی السب والهجا

ای عبد الحق تو نے گالیوں میں پیش قدمی کی

وسمیتنی کلبا وقد فهت شاتما

اور میرا نام تو نے کتا رکھا اور گالیوں تو نے منہ کھولا

وما الکلب الا صورة انت روحها

اور کتا ایک صورت ہے اور تو اس کی روح ہے

رمیتك اذ عرضت نفسك رمیة

میں نے تجھے اسوقت گالی دی جبکہ تو نے اپنے نفس کو گالی کا نشانہ بنایا

فاسقیك مما قلت کاسا رویة

میں تیری ہی قول سے تجھے لبالب پیالے پلاؤں گا

فذق ایها الغالی طعام التنادل

پس اے غلو کرنیوالے ہماجی کا کھانا چکھ

لطمتك تنبیها فالعنت لطمنا

ہم نے تنبیہ کیلئے تجھے طمانچہ مارا اگر تو نے طمانچہ کو کچھ سمجھا

وتسمع منی کل سب تریده

اور جو گالی تو دینا چاہیگا وہ ہم سے سنے گا۔

کنبت خبیث الریح مر سنعبق

جیسا کہ ایک پلید بوٹی بدبو والی کڑوی جسکا نام سنعبق ہے

وکل نخیل لا محالة یسمق

اور ہر ایک کھجور کا درخت ضرور اپنی انتہا تک

فیعرق قاطع شجرتی کل معرق

پس جو شخص میرے درخت کو قطع کرنا چاہے گا اسکو ہر ایک تیز گوشت علیحدہ کیا جائیگا

وان سهام الصادقین سیخرق

اور صادقوں کے تیر آخر نشانہ پر لگا کرتے ہیں

فاقریك ما اهدیت لی کالمشوق

پس میں تیری ویسی ہی دعوت کرونگا جیسا کہ تو نے اپنی آرزو سے تحفہ دیا

وجاوزت حد الامر یا ایها الشقی

اور اے شقی تو حد سے زیادہ گذر گیا۔

فمثلك ینبح کالکلاب ویزعق

پس تیری جیسا آدمی کتے کیطرح بھونکتا ہے اور فریاد کرتا ہے

ومن اکثر التفسیق یوما یفسق

اور جو بدکار کہنے میں حد سے زیادہ گذر جائے آخر وہ بدکار ٹھیرایا جاتا ہے

وذلك دین لازم لیس یمحق

اور یہ لازم الادا قرض ہے پس اس کو کم نہیں کیا جائیگا

صفیف شواء بالجبیز المرقق

بھنا ہوا گوشت ہی چپاتی کے ساتھ

فلیت لنا النعلین من جلد عوهق

پس کاش ہمارے پاس مضبوط اونٹ کے چمڑے کا جوتا ہوتا

وان ترفقن فی القول والصول نرفق

اور اگر تو بات اور حملہ میں نرمی کریگا ہم بھی نرمی کرینگے

أَطلتَ لسانك كالبغايا وقاحةً
تونے بدکار عورتوں کیطرح اپنی زبان دراز کی
ظلمتك جهلاً يا اخا الغول فاتق
اور اے دیو تونے اپنے پر ظلم کیا

واعلم ان جموعكم ايها الغوى
اور اے گمراہ مین خوب جانتا ہون کہ تمھارے گروہ
على حراص لو تسرّون مُوبقى
میرے قتل کیلئے سخت حریص ہین اگر میرے قتل کا موقع پاؤ

فاقسمتُ جهداً بالذى هو ربّنا
پس مینے خدا تعالی کی قسم کھائی ہے
ساصلى قلوب المفسدين واحرق
کہ عنقریب مین مفسدون کے دل جلادون گا

اكف لسانى كل كف فان ترم
مین جہانتک ممکن ہے زبان کو بند رکھتا ہون
بخبث فانى دامغ هامة الشقى
پس اگر تو خبث کا ارادہ کرے تو مین شقی کا سر توڑنیوالا ہون

واشراك ما قلنا وقد فهت بالهجا
اور میری بات تجھے غصہ مین لائی اور تو پہلے بدگوئی کر چکا
بكلم اسالتنى اليك فاغلق
ایسے کلمون کے ساتھ جنھون نے مجھے غصہ دلایا پس مین غصہ کرتا ہون

ولا خير فى رفق اذا لم تكن به
اور اس نرمی مین بہتری نہین
مواضع رفق تطلب الرفق كالحق
جو نرمی کے محل پر نہو لیسا محل جو نرمی کو چاہتا اور حق کیطرح اسکو مانگتا ہو

ولو قبل سبّ المكفرين سببتهم
اور اگر کافر ٹھیرانیوالون کے گالی دینے سے پہلے مین گالی دیتا
لكنت ظلوما مسرفا غير متقى
تو مین ظالم اور حد سے گذرنیوالا اور نا پرہیزگار ہوتا

ولكن هجوا قبلى فاوجب لى الهجا
مگر انھون نے مجھسے پہلے ہجو کی پس انکی ہجو لازم ہوئی
هجاهم فما عدوان عبد مسبق
مجھے ہجو پر برانگیختہ کیا اور اس شخص پر کیا الزام جسپر سبقت کیے گئے

وقد كفّرونى وفسّقونى وانهم
انھون نے مجھے کافر ٹھیرایا اور فاسق ٹھیرایا اور انھون نے
كذئب سطوا او مثل سيف مشقق
بھیڑیے کیطرح حملہ کیا یا پھاڑنے والی تلوار کی طرح

وما كان قصدى ان اكلّم مثلهم
اور میری نیت نہ تھی کہ ان کی طرح گفتگو کرون
ولكنّهم قد كلّفونى فاقلق
مگر مجھے انھون نے تکلیف دی پس مین بے آرام کیا گیا

لهم صول كلب والتوى كحية
انکا کتے کی طرح حملہ ہے اور سانپ کیطرح پیچ و تاب ہے
وعادات سرحان وقلب كخرنق
اور بھیڑیے کیطرح عادتین ہین اور خرگوش کا دل ہے

وَارسلنی ربی لکفاءِ سیولہم
اور میرے خدا نے مجھے بھیجا ہے تا میں اسلام کیطرف انکی سیلاب کو ہٹا دوں

وغیض میاہ قد علت من تدفق
اور تا میں ان پانیوں کو خشک کروں جو گرتے گرتے زیادہ ہو گئی ہیں

وانی من المولیٰ وعلمت سبلہ
اور میں خدا تعالی کی طرف سے ہوں

واعطیت حکمًا من خبیر موفق
اور حکیم توفیق دہندہ سے مجھے حکمتیں عطا ہوئی ہیں

فتعجبت من بدع الزمان وفتنہ
پس میں نے زمانہ کی بدعتوں اور فتنوں

انا سا اطاعونی وزادوا تعلقی
سے، ان لوگوں کو نجات دی ہے جنہوں نے میری اطاعت کی

الم تر کیف یشق فلکی حبابہا
کیا تو دیکھتا نہیں کہ میری کشتی فتنہ کے بھاری پانی کو کیونکر پھاڑ رہی ہے

ویجری علی راس العدا کالمصفق
اور دشمنوں کے سروں پر ایسی چلتی ہے کہ ایک حال سے دوسرے حال تک پہنچا دیتی ہے

واعطیت من علم الہدیٰ وتافقت
اور میں علم ہدایت دیا گیا اور اس کے جلوہ کا آفتاب

بنا شمس جلوتہ فصرت کمشرق
مجھ پر چمکا اور میری آنکھیں سے نکلا پس میں مشرق کی طرح ہو گیا

ولی ایۃ کبریٰ فمن غض بصرہ
اور میرے لئے نشان عظیم ہیں پس جو شخص عناد سے اپنی آنکھ بند کرے

عنادًا فمن یعطیہ عین التانق
اسکو محاسن پر غور کرنیکی کون آنکھ بخشے۔

الم تر فتن الدہر کیف تکنفت
کیا تو دیکھتا نہیں کہ زمانہ کے فتنے کیسے محیط ہو گئے

وہبت ریاح لاکہیجان سوہق
اور ایسی ہوائیں چلیں جو تیز ہوا کا گرد باد کیا ہوتا ہے

فجئت من الرب الذی یرحم الوریٰ
پس میں اس رب کیطرف سے آیا جو خلقت پر رحم کرتا ہے

ویرسل عنہا عند قحط معنزق
اور بادل کو تنگ کرنے والے قحط کیوقت بھیجتا ہے

انا الضیغم البطل الذی تعرفونہ
میں وہ شیر بہادر ہوں جسکو تم پہچانتے ہو

ثمال الصدوق مبید اہل التخلق
پناہ راستبازی کی اور دروغگو کو ہلاک کرنے والا

علی موطن یخشی الکذوب ہلاکہ
اس میدان میں جو جھوٹا اپنی موت سے ڈرتا ہے

تقوم بصمصام حدید واذلق
ہم تیز تلوار کے ساتھ کھڑی ہو جاتی ہیں۔

فمن جاءنا فی موطن الحرب والوغیٰ
پس جو شخص لڑائی کے میدان میں ہمارے پاس آیا

یداس ویسحق کالدواء المدقق
پس وہ پیسا جائیگا جیسا کہ دوائی پیسی جاتی ہے

ووالله انی المراسی للعدا
اور بخدا میں دشمنوں کے لئے لنگر ڈالا ہے

وقمت لسلم او لحرب ممزق
اور میں صلح کے لئے کھڑا ہوا ہوں اور یا اس لڑائی کیلئے

فان جنحوا للسلم فالسلم ديننا

پس اگر صلح کے لئے جھکین تو صلح ہمارا دین ہے

وان ندع فی الهیجاء لثم نتابق

اور اگر ہم لڑائی مین بلائے جائین تو ہم پوشیدہ نہین

اراهم کارام و عین لصورهم

مین ان کو بظاہر صورت ہرنیون اور گاو دشتی کیطرح

وان القلوب کمثل حجر مدملق

اور دل ان کے پتھر کی طرح سخت ہین۔

وان تعنی فی ندوة السلم تلقنی

اور اگر تو مجھے صلح کی مجلس مین بلائیگا تو مجھے وہان پائیگا

وان تدعنی فی موطن الحرب تلتق

اور اگر تو مجھے جنگ کے میدان مین بلائیگا تو مین تجھے ملونگا

ونخضع للاعداء قبل خضوعهم

اور ہم دشمنون کے لئے جھکتے ہین قبل اسکے جو

ونرحل بعد الخصم من کل مازق

اور ہم میدان سے جبتک دشمن کوچ نکرے کوچ نہین کرتے

فان اسلموا خیر لهم ولئن عصوا

پس اگر اسلام لائے تو انکے لئے بہتر ہے اور اگر نافرمان ہوے

فنکلمهم من بعده کالمشفق

پس ہم بعد اس کے انکو ایسا مجروح کرینگے جیسا کہ کوئی پھاڑا جاتا ہے

وقد جئتکم من نحو عشرین حجة

اور مین تمھارے پاس تخمیناً بیس برس سے آیا ہون

ففکر هذا مدة المتخلق

پس سوچ کہ کیا یہ دروغگو مدت ہے۔

عجبت عماء ان اکون ابن مریم

تو نے نابینائی سے تعجب کیا کہ مین ابن مریم ہو جاؤن

وان شاء ربی کنت اعلی واسبق

اور اگر خدا چاہے تو مین اس سے بھی بہتر ہو جاؤن

وتذکر لعن الخلق فی امر اتهم

اور اتہم کے مقدمہ مین تو لوگون کی لعنت کا ذکر کرتا ہے

وقد لعن الابرار قبلی فحقق

حالانکہ ہمیشہ پہلے اس سے نیکون پر لعنت بھیجی گئی تو تحقیق کر

وان الوری عمی یسبون عجلة

اور لوگ اندھے ہین جلدی سے گالیان دینی شروع کر دیتے ہین

فلیس بشیء لعنهم یا ابن احمق

پس انکا لعنت کرنا اے ابن احمق کچھ چیز نہین ہے

بل الله یرجع لعن کل مزور

بلکہ خدا تعالیٰ ہر یک جھوٹے کی لعنت اسی پر ڈالتا ہے

الیه فیمسی بالملاعین ملحق

پس وہ ایسی حالت مین شام کرتا ہے کہ ملعون ہوتا ہے

فدع عنک ذکر اللعن یا صید لعنة

اے لعنت کے شکار لعنت کا ذکر چھوڑ دے

الم تر ما لاقیت بعد التلقلق

کیا تو نے نہین دیکھا کہ بکواس کے بعد تیرا کیا حال ہوا

انزعم یا من لعننی بالجفاء ان

اے وہ شخص جو ظلم کے ساتھ مجھپر لعنت کی

تخلص منی بل تدق و تسحق

کہ تو مجھسے رہا پا جائیگا بلکہ پیسا جائے گا

كحبة اذا ما وقع في مطحن الرحى

مثل اُس دانہ کے جو چکی کے پیسنے کی جگہ میں پڑجائے

لعنتم وان الله يلعن وجهكم

تم نے لعنت کی اور خدا تمہارے منہ پر لعنت بھیجتا ہے

وكنت اغض الطرف صبرا على الاذى

اور میں ایذا پر چشم پوشی کرتا رہا

وان كان صلحاء الزمان كمثلكم

اور زمانہ کے صلحا اگر تمہارے جیسے ہوں

وما ان ارى في نفسك العلم والتقى

اور میں تیری نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا

رقصت كرقص بغية في مجالس

اور تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا

وما نكره المضمار ان كنت اهله

اور ہم میدان سے کراہت نہیں کرتے اگر تو اسکا اہل ہے

وهما يكن حق من الله واضح

اور جسجگہ خدا تعالی کی طرف سے حق واضح ہو

فذرني وربي انني لك ناصح

پس مجھے میرے رب کے ساتھ چھوڑ دے

دعوت على فزده الله ساخطا

تو نے میرے پر بد دعا کی سو خدا نے تیری بد دعا کو تجھ پر رد کردیا

تعالوا اينا ضل ايها الزمر كلكم

اے تمام گروہ کے لوگو آجاؤ

اراكم لذئب او ككلب بصولكم

میں تمہیں بھیڑیے کیطرح دیکھتا ہوں یا کتے کیطرح حملہ میں

فيعركه دور الرحى ويدقق

پس چکی اُسکو پیس ڈالیگی اور باریک کردے گی

ولا لعن الا لعن رب ممزق

اور لعنت خدا کی لعنت ہے۔

فلما انتهى الايذاء فقتم تحققي

اور جب ایذا انتہی کو پہنچی تو تم نے میرے درجہ کو چکھ لیا

فلا شك اني فاسق بل كافسق

تو کچھ شک نہیں کہ میں فاسق بلکہ افسق ہوں

تصول كخنزير وكالحمر تشهق

اور تو خنزیر کیطرح حملہ کرتا ہے اور گدھوں کیطرح آواز کرتا ہے

وفسقتني مع كون نفسك افسق

اور مجھے فاسق ٹھہرایا حالانکہ تو سب سے زیادہ فاسق ہے

ونأتيك يوم نضالكم بالتشوق

اور ہم تمہاری لڑائی میں شوق کے ساتھ آئیں گے

وان ردها زمر من الناس يبرق

اور اگرچہ لوگ اُسکو رد کردیں وہ حق چمک اٹھتا ہے

وان اك كذابا فاردى واوبق

اگر میں کاذب ہوں تو ہلاک کیا جاؤں گا۔

عليك فضرت كمثل ثوب مخزق

پس تو پھٹے ہوئے کپڑے کی طرح ہوگیا

ليهلك من اراده سم التخلق

تاکہ وہ شخص ہلاک ہو جو جھوٹھ کے زہر سے ہلاک ہوا

وضاها نكلمكم حمارا ينهق

اور تمہارا کلام گدھے کے آواز سے مشابہ ہے۔

لقد ذاق منا قومنا غیر مرّة
ہماری قوم نے بے شمار مرتبہ

حساماً جراحته الی الفرق ترتقی
ہماری تلوار کا وہ مزہ چکھا ہے کہ جسکا زخم چوٹی تک پہنچتا ہے

وان کنت فی شك فسل شیخ فجرة
پس اگر تجھے شک ہے تو شیخ بطالوی کو پوچھ لے

غویاً غبیاً فی البطالة موبق
جو غبی اور غوی اور بطالت مین ہلاک کیا گیا ہے

لکل امرءٍ عزمٌ لامرٍ وعزمه
ہریک شخص کسی امر کے واسطے ایک قصد رکھتا ہے

اهانة دین الله فاذهب وحقق
اور قصد اس شخص کا اہانت دین کی ہے جا اور تحقیق کر

الا ایها الشیخ الشقی تعمّق
اے شیخ شقی سوچ

وفکر کانسان الی ما تنهق
اور انسان کی طرح فکر کر اور گدہے کیطرح آواز نکر

اکفرت قوماً مسلمین خیانة
کیا تونے مسلمان کو ازروئے خیانت کے کافر ٹھیرایا

ظلمتك جهلاً فاتق الله وارفق
تونے جہالت سے اپنے پہ ظلم کیا پس ڈر اور نرمی کر

وتقطع ایدی السارقین لدرهم
اور ایک درہم کے لئے چورون کے ہاتھ کاٹے جاتے ہین

فهل ما جزاء مکفّر ومفسّق
پس کہہ کہ کافر ٹھیرانے والے کی سزا کیا ہے

صبرنا علی طغواك فازددت شقوة
ہم نے تیری زیادتی پر صبر کیا

وخادعت اذفاناً بقول ملفق
اور چارپایون کو تونے محض باتون سے دہوکہ دیا

وان شئت بارزنی وان شئت فاستتر
اگر چاہے تو مقابل کر اور اگر چاہے تو چھپ جا

فانی ساحمو کلما کنت تنمق
پس مین ہر ایک جو تونے لکہا تھا عنقریب محو کر دونگا

وجدتك من قوم لئام تابطوا
مینے تجکو اس قوم مین سے پایا ہے جنھون نے شرارتون کو

شروراً وسبوا الصلحین کخذلق
بغل مین اور صلحا کو گالیان دین جیسے دروغگو لافزن

سببت واغریت اللئام خیانة
تونے گالیان دین اور سب جاہلون کو گالی کیلئے ترغیب دی

علیّ فاذونی ککلب یحرّف
پس انھون نے مجھے کتے والے کی طرح تکلیف دی

فاقسم لولا خشیة الله والحیا
پس مین قسم کہاتا ہون کہ اگر خدا کا خوف اور حیا نہ ہو

لازمعت ان افنیك سبّا وادهق
تو مین قصد کرتا کہ گالیون سے تجھے فنا کردیتا

وقد ضاقت الدنیا علیك کما تری
اور دنیا تجھپر تنگ ہوگئی جیسا کہ تو دیکھتا ہے

ودینك هذا فاتق الله وارفق
اور دین تیرا یہ ہے پس خدا سے ڈر اور نرمی کر

وان كنتَ قد سرّتك عادة غلظةٍ
اور اگر تجھے درشت گوئی کی عادت اچھی معلوم ہوتی ہے

فمزّق ثيابي من ثيابك أمزق
پس تو میری کپڑے پھاڑ اور مین تیری پھاڑونگا

الم تر شمل الدين كيف تفرّقت
کیا تونے دیکھا نہین کہ دین مین کسطرح تفرقہ پڑگیا ہے

فليت لمثلك جاهل لم يخلق
پس کاش تیری جیسا جاہل پیدا ہی نہ ہوتا

وكذّبت نباء الله في خائر فنا
اور لیکھرام کی پیشگوئی کے بارہمین تونے تکذیب کی

وقلت بخبث انّه لم يصدق
اور خباثت کی روسے کہا کہ وہ سچی نہین ہوئی

ونحت بهتانًا على كفاسق
اور میری پر تو ایک فاسق کی طرح بہتان باندہ رہا ہے

وتعزى الى نفسي جرائم موبق
اور لیکھرام کے ہلاک کرنے والے کا جرم میری طرف منسوب کرتا ہے

اترمي بريا يا خبيث بذنبه
کیا تو ای خبیث قتل کرنیوالیکا گناہ مجھپر لگاتا ہے

الا تتقي الديان يا ايها الشقي
ای شقی کیا تو خدا سے نہین ڈرتا

فطورًا تشير الي خبثًا وتارة
پس کبھی تو تو میری طرف اشارہ کرتا ہے

تشير الى حزبي بكذب تخلق
اور کبھی میری جماعت کی طرف اُن جھوٹ سے جو بنا رہا ہے

ووالله ان جماعتي في جموعكم
اور بخدا میری جماعت تمھاری جماعتون مین

كشجرة عذق عند نبت السعنق
کھجور کے درخت کیطرح ہے جو ایک خراب بوٹی کے پاس ہو جسکا نام سعنق ہے

ومثل الذي يتبعني بعد سلمه
اور جو اسلام کے بعد میرا تابعدار ہوا اسکی مثال ہے

كمثل ذرى سرمري باودق
جیسے کہ وادی کی زمین عمدہ کی چوٹی جسپر کالا بادل برس گیا ہے

فلما عراه المحل ربي تا نيا
پس جب خشک سال اسپر طاری ہوا تو پھر اُسپر پانی برسا

فصار كمولى الاسرة مورق
پس اُس عمدہ زمین کیطرح ہو گئی جسپر دوبارہ بارش ہوتی ہے اور اپنی سبزی نکالتی ہے

اتنكر آي الله خبثًا وشقوة
کیا تو خدا کے نشانون کا انکار کرتا ہے

وايت مثبت بالدم المندفق
اور اُس مردہ کی شاخ کو جسکے ساتھ خون ٹپکتا ہے

اذلت لي الاعناق من غير آية
کیا نشان کے بغیر ہی گردنین میری طرف جھک گئین

اجاءتني العلماء من غير مقلق
کیا علما بغیر کسی محرک اور بے آرام کرنیوالیکے یونہی آگئے

الى الله نشكو من ظنون مكذب
ہم خدا کیطرف مکذبون کی بدگمانیون سے شکایت کیجاتی ہین

وان المكذب سوف يخزى ويسحق
اور مکذب رسوا کیا جائیگا اور پیسا جائیگا۔

اتنکر اٰیت خالق الارض والسّما
کیا تو خدا کے نشانون سے انکار کرے گا

اتذعرنا کالذئب یا کلب جیفۃٍ
ای مردار کے کتے کیا تو ہمین بھیڑی کیطرح ڈراتا ہی

رضینا برب یظہر الخیر والھدیٰ
ہم خدا سے جو خیر اور ہدیت کو ظاہر کرتا ہی راضی ہو گئے

اءنت تؤیّد فاسقا غیر صالح
کیا تو فاسق ہونیکی حالت مین مدد کیا جائے گا

وانی اذا ما قمتُ للہ مخلصاً
اور مین جب اخلاص سے خدا کیلئے کھڑا ہوا

وکان لی الرحمن فی کل موطنٍ
اور خدا میرے لئے ہر میدان مین تھا

واعطیتُ قلماً مثل منجرد الوغیٰ
اور مین قلم لڑائی کے گھوڑے کیطرح دیا گیا ہون

مکرٍّ مفرٍّ مقبلٍ مدبرٍ معاً
حملہ کرنیوالی بھاگنے والی آگے ہونیوالی پیچھے ہونیوالے

وان یراعی صارمٌ یحرق العدا
اور میرا قلم ایک تلوار ہی جو دشمنون کو جلاتا ہے

وان کلامی مثل سیفٍ مقطعٍ
اور میرا کلام تیغ بُرّان کی طرح ہے

وانّی اذا حاولتُ کلما فصیحۃ
اور جب مینے خدا سے کلمات فصاحت طلب کئے

واعطیتُ فی سبل الکلام قریحۃ
اور کلام کی راہو مین ایسی طبیعت دیا گیا ہون

اءنت تحارب قدرہ ایھا الشقی
کیا تو اے شقی اُس کی تقدیر سے جنگ کریگا

وانا توکلنا علی حافظٍ یقی
اور ہمین اُس نگہبان پر توکل ہی جو نگہ رکھنے والا ہے

رضینا بعسرٍ ان قضی او تفنق
اور ہم تنگدستی پر راضی ہو گئے اگر وہ چاہے اور یا تنعم پر

احلت بجہلک ایھا الغول فاتق
یہ تو کلمہ محال منہ پر لایا پس توبہ کر

فایدنی ربی معینی موفقی
پس خدا توفیق دہندہ نے میری مدد کی۔

فمزقتکم باللہ کل الممزّق
پس مینے خدا کے سات تمکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

فیسعر نیرانا وکالبرق یخفق
پس آگ کو سلگاتی ہے اور برق کیطرح ملتی ہے

کداب اجاردٍ عند موقد مازقٍ
جیسا کہ لڑائی کے میدانمین عمدہ گھوڑونکی عادت ہی

کنارٍ وما النیران منہ باحرق
اور آگ اُس سے کچھ زیادہ جلانیوالی نہین۔

یجذ رؤس المفسدین ویفرق
مفسدون کا سر کاٹتی اور جدا کرتی ہے

فناولنی ربی افانین منطقی
پس مین اپنے رب سے گونا گون فصاحت کلام دیا گیا

کحوجاء مرقال تزنج وتدنق
جو اُس اونٹنی لاغر کیطرح ہی جو جلد اور برابر ایک رفتنی پر مقدم رہتی ہی

وَنزّهها الرحمٰن عن کلّ ابلۃٍ
اور خدا نے اُن کلمون کو ہر ایک نقصان سے منزہ کیا

وصیّر غیری کالحقیر المبلّق
اور میرا غیر حقیر کو تہ قد کی طرح کیا گیا۔

علونا ذُری فنن الکلام وقولنا
ہم کلام کے پہاڑون کے چوٹیون پر چڑھ گئے اور

زلال نمیر لا کماءٍ مرنّق
ہمارا قول آب خوش اور صافی ہے اور میلا کچیلا نہین

فلو جاءنا بالزمر سحبان وائل
پس اگر اپنے گروہ کے ساتھ سحبان وائل بھی ہمارے پاس آوے

لفرّ من المیدان خوفا کخرنق
ہر آئینہ ڈر کر خرگوش کیطرح میدان سے بھاگ جائے

وفاضت علی شفتیّ من اللّٰہ رحمۃٌ
اور خدا کی طرف سے میرے لبون پر رحمت جاری کی گئی ہے

فقولی ونطقی اٰیۃٌ للمُحقّق
پس میرا قول اور نطق محقق کے لئے ایک نشان ہے

وکلم کسمطی لُولُوءٍ قد نظمتُہا
اور کلمے موتیون کی طرح ہین جنکو مینے منظوم کیا

وجمل کافنان العذوق الاسحق
اور جملے لطیف جو کھجور کی شاخون کیطرح ہین وہ کھجور

اذا ما عرضنا قولنا کالمناضل
جب ہمنے لڑنے والے کیطرح اپنا سخن پیش کیا

لمیتٍ سقطم او کثوبٍ ممزّق
پس تم مردہ کی طرح یا پھٹے ہوے کپڑے کیطرح گر گئے

فما کان یوم الجمع الّا لذلّکم
پس جلسہ ہدایت کا دن ایسی غرض سے تھا کہ تمھاری ذلت ظاہر ہو

لیُبدی ربّی شان رجل موفّق
اور تا خدا تعالی توفیق یافتہ انسان کی شان ظاہر کرے

اباد کم الرحمٰن خزیا وذلّۃً
خدا نے تم لوگون کو ذلت کی مارسے مار دیا

وایّدنی فضلا ففکر وعمّق
اور اپنے فضل سے میری تائید کی پس سوچ اور خوب سوچ

الا ربّ خصم کان الوی کمثلکم
خبردار رہو بہت سے دشمن تمھاری طرح سخت لڑنیوالے تھے

مُصرًّا علی تکفیرہ غیر متّقی
تکفیر پر اصرار کرنیوالا باز نہ آنے والا

فلمّا اتاہ الرشد من واھب الہدی
پس جب کہ اسکو خدا تعالی کی طرف سے ہدایت پہنچی

اتانی وبایعنی بقلبٍ مصدّقٍ
میرے پاس آیا اور دل کی تصدیق سے بیعت کی

رئیتُ اولی الابصار لا ینکرونَنی
مینے دانشمندونکو دیکھا ہے کہ میرا انکار نہین کرتے

وینکر شانی جاھل متخرّق
اور جو جاہل اور بخیل ہو وہ میری شان سے انکار کرتا ہے

لھم اعین لا یبصرون بھا فمن
اُن کے واسطے آنکھین ہین جنسے وہ نہین دیکھتے پس انکو

یریھم اذا فقدوا عیون التأنّق
کون دکھا دے جبکہ اچھی باتوں کے دیکھنے کی آنکھ نہین رکھتے

الا ایها الغالی الام تفسّق
ای غلو کرنیوالے توکب تک گالیان دے گا

وما جئتکم من غیر ای وحجة
اور مین بغیر نشانون کے تمھارے پاس نہین آیا

فما وقع منہا خذ ثمن یطلب الہدی
پس جو کچھہ اسمین سے واقع ہوگیا اسکو طالب ہدایت کیطرح لے

رئیت کثیرا من لئام وانی
مینے بہت لئیم دیکھے مگر تیرے

تستر لبک تحت کبر ونخوة
تیری عقل تکبّر اور نخوت کے نیچے چھپ گئی

اراک کفدان تحاذل رجله
مین تجھے اس بیل کیطرح دیکھتا ہون جو چلنے مین سستی کرتا ہو

وما انت الا کالعصافیر ذلة
اور تو کچھہ نہین مگر ایک چڑیا ہو

فترجم یا ابلیس ثم بحربة
پس ای ابلیس تو سنگسار کیا جائیگا اور پھر ایک حربے سے

ورثت لئاما قد خلو قبل وقتکم
تو ان لئیمون کا وارث ہوگیا جو تمھارے پہلے گذر گئے

وساءتک ما قلنا فعینک قد عمت
اور تجھے ہماری بات بری معلوم ہوئی اور تو اندھا ہوگیا

ومن لم یکن فی دینه ذا البصیرة
اور جو شخص اپنے دین مین بصیرت نہ رکھتا ہو

فقوتم امورا لم یکن علمها لکم
تم ان امور کے پیرو ہوگئے جنکا تمھین علم نتھا

فدونک نصحی واتق الله وارفق
پس میری نصیحت قبول کر اور خدا سے ڈر اور نرمی کر

وقد اشرقت ایات ربی وتشرق
اور میرے رب کی نشان چمکے ہین اور بعد اسکے چمکین گے

وما لم یقع فانتظر لهواک ورتق
اور جو واقع نہین ہوا اس کے لینے کا منتظر رہ

لمثلک ما انست رجلا زبعق
تیرے جیسا بدخو کوئی نہ دیکھا

کلب عفا فی بطن جوز مرصق
اس مغز اکھروٹ کیطرح جو تنگ اور سخت چھلکے والے اکھروٹ مین

فلا بد من رجل یسوق ویزعق
پس ایسے آدمی کا ہونا ضروری ہی کہ ہانکے اور بلند آواز سے زجر کرے

وتحسب نفسک من عماء کسوذق
اور نابینائی سے اپنے تئین ایک شاہین سمجھتا ہے

تمزق تمزیقا کثوب مشبرق
پتلے کپڑے کیطرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا

تشابهت الاطوار یا ایها الشقی
اے شقی تمھارے طور ان سے مشابہ ہوگئے

لمثل خفافیش اذا الشمس تشرق
ان شپرون کی طرح جو سورج کے چمکنے کے وقت اندھی ہوجاتی ہین

یکن امره تکذیب امر محقق
محققون کی تکذیب اس کی عادت ہوگئی

فانی علیکم یا عدا الحق اشفق
و مین اے دشمنان حق تمھاری حالت پر ہراسان ہون

وتنکر ما ابدی المهیمن عزتی
اور خدانے جو ہماری عزت ظاہر کی اسسے تو انکار کرتا ہے

وبون بعید بین شلق وقرشنا
اور چھوٹی مچھلی اور ہماری بڑی مچھلی مین بڑا فرق ہے

ونحن بحمد الله نلنا مدارجا
اور ہم خدا تعالی کے فضل سے مدارج تک پہنچ گئے

احاطت بنا الانوار من کل جانب
ہر ایک طرفسے ہمین نور محیط ہو گئے ہین

فاینموا من الرحمن حق مطهر
اور خدا کی بات نشو ونما پاتی ہے

ووالله انی مؤمن ومحب
اور بخدا مین مومن اور محب خدا ہون

وتذکرنی کالمفسدین محقرا
اور مجھے تحقیر سے تو یاد کرتا ہے اور

اتفخر یا مسکین من قلت النهی
اے مسکین کیا کم عقلی کی وجہ سے

وما الفخر الا بالتقاة وبالهدی
اور فخر محض پرہیزگاری کے ساتھ ہے

تسب وقد شاهدت صدقی وآیتی
تو مجھو گالی دیتا ہے اور میرا صدق اور میری شان دیکھ چکا ہے

علی راس مائة بعث رجل مجدد
صدی کے سر پر ایک مجدد آیا

اتعزو الی الافتراء خیانة
کیا میری طرف خیانت سے افترا کی تہمت کرتا ہے

ولا تنتهی بل کالمجانین تشمق
اور باز نہین آتا بلکہ دیوانون کی طرح خوش ہوتا ہے

فنبلعکم کالقرش یا اهل عملق
پس ہم تمہین بڑی مچھلی کیطرح نگل لین گے ای ظالمو

وصرتم کمیت او کخشب مدقق
اور تم مردہ کیطرح ہوگئی یا ٹوٹی ہوئی لکڑی کیطرح

ومن افقنا شمس المحاسن تشرق
اور ہماری رفق سے آفتاب محاسن طلوع کرتا ہے

وما کان من غول فیفنی ویسحق
اور جو شیطان کیطرفسے ہو وہ فنا ہو جاتا ہے اور نقصان

أانت علینا باب ذی المجد تغلق
کیا تو ہم پر خدا تعالی کا دروازہ بند کرتا ہے

تقول فقیر مفلس بل کمدحق
کہتا ہے کہ ایک محتاج مفلس بلکہ اس آدمی کیطرح ہے جو بالکل بے نصیب ہو

بمال واولاد وجاه ونسق
مال اور اولاد اور مرتبہ اور لشکر چاکر سے فخر کرتا ہے

ولا مال فی الدنیا کقلب یتقی
اور دنیا مین کوئی مال پرہیزگار دل کی طرح نہین

وان الفتی بعد البصیرة یعتقی
اور مرد آدمی بصیرت کے بعد بدگوئی سے ٹھہر جاتا ہے

حدیث صحیح لا کقول ملفق
یہ حدیث صحیح ہے کوئی بناوٹی کا قول نہین

وقد عصمنی رب الوری من تخلق
اور خدانے مجھے جھوٹ بولنے سے بچایا ہوا ہے

نشأتُ احبّ الصدقَ طفلاً ویافعاً
میں بچپن سے جوانی اور کہولت کے زمانہ تک

وکهلاً ولو مزّقتُ کلّ الممزّقِ
سچائی سے دوستی رکھتا رہا ہوں اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاؤں

شربنا زلالاً لا یکدّر صفوه
ہمنے وہ پانی پیا ہے جسکی صفائی مکدر نہیں ہوتی

وذقنا شراباً محییاً من تذوّق
اور ہمنے وہ شربت پیا ہے جو وقتاً فوقتاً پینے سے زندہ کردیتا ہے

عجبتُ لعقلك یا اسیر ضلالة
تیری عقل پر اے گرفتار ضلالت تعجب ہے

ترکت نمیر الماء من حبّ غلفق
تونے اچھا پانی کائی کی خواہش سے ترک کردیا

اتبصر فی عینی مخالفك القذی
کیا تو اپنے مخالف کی آنکھ میں ایک تنکا دیکھتا ہے

وعینك من جذل عتا تتشقّق
اور تیری آنکھ ایک موٹی جڑ کے اندر جانے سے پھٹ رہی ہے

تموت بوادٍ ذی حقاف عقنقل
تو ایک ریتیلے اور تہ بتہ ریت کے جنگل میں مرتا ہے

وتکره روضاً من عذیق ملبّق
اور کھجوروں کے باغ سے پرہیز کرتا ہے

تجلّی الهدی والشمس نضّت نقابها
ظاہر ہوگئی ہدایت اور سورج نے برقع اتار ڈالا

وانت کخفاش الدجی تتابق
اور تو خفاش کی طرح چھپتا ہے

وسمّیتنی اشقی الرجال تعصّباً
اور میرا نام تونے اشقی الرجال رکھا ہے

فتعلم ان متنا غداً اینا الشقی
پس مرنیکے بعد تجھے معلوم ہوگا کہ ہم دونوں میں سے کون شقی ہے

ولا یستوی المرآن هذا محقّق
اور ایسے دو آدمی برابر نہیں ہوسکتے کہ ایک ان میں سے محقق ہو

وآخر یتبع کل قول ملفّق
اور دوسرا ہر ایک رطب یابس کی پیروی کرتا ہے

اری راسك المنحوس قفراً من النهی
میں تیرے منحوس سر کو عقل سے خالی دیکھتا ہوں

وقلباً کموماةٍ ونفساً کسملق
اور تیرے دلکو لاآب و دانہ جنگل کی طرح اور تیرے نفس کو بنجر زمین کی طرح

متی ضلّ عقل المرء ضلّت حواسه
جب انسان کی عقل گمراہ ہوجاتی ہے تو ساتھ ہی حواس بھی گمراہ

فلا یونس الوحل المزلّ ویزمق
پس پھسلانیوالی کیچڑ کو نہیں دیکھتا اور پھسل جاتا ہے

کذلك متّم من عنادٍ ونقمةٍ
اسی طرح تم عناد اور کینہ سے مرگئے

فانّی لکم تایید ربّ موفّق
پس خدا کی تائید تمھیں کہاں ہے

افی الکفر امثال جفاءً وغلظةً
کیا کافروں میں ظلم اور درشتی میں تمھارا کوئی نمونہ پایا جاتا

لکم ایها الرامون رمی التخلّق
اے وے لوگو جو محض دروغگوئی سے گالیاں دے رہے ہو

اھلن اھو التقوی الذی فی جموعکم
کیا یہی تمہاری جماعتون کا تقوی ہے
وقلت لکم توبوا وکفوا لسانکم
اور مینے تمھین کہا کہ توبہ کرو اور زبان کو بند رکھو
وللہ ایت لتائید امرنا
اور خدا نے ہمارے امر کی تائید مین کئی نشان ظاہر کیے ہیں
علی قلب اھل اللہ نزلت سکینۃ
اہل اللہ کے دل پر سکینت نازل ہو گئی
ایا لاعنی ان السعادۃ فی التقی
اے میرے لعنت کرنیوالے سعادت نیک بختی مین ہے
اذا کتب ان الموت لابد تدرک
جب لکھا گیا کہ موت ضرور ہے
ولا یفلح الانسان الا بصدقہ
اور انسان محض صدق سے نجات پاتا ہے
وما فتحت شدقاک بالسب والھجا
اور تونے گالیون کے ساتھ اس لیئے منہ کھولا ہے
وان سقام الجسم ملتمس الشفا
اور جسم کی بیماری قابل شفا ہے
وواللہ لولا حربتی لم تکد تری
اور بخدا اگر میرا حربہ نہ ہوتا
وانی کتبت قصیدتی ھذہ لکم
اور مینے یہ قصیدہ تمہارے مقابلہ کیلئے لکھا ہے
لیکسوا ارکم اوکاحمرۃ الفلا
مین گونگون کیطرح تمھین دیکھتا ہون یا جنگل کے گدھون کیطرح

اتلک الامور ومثلھا شان متقی
کیا یہ امور اور انکی مانند متقی کی شان کے لائق ہین
فما کان فیکم من یتوب ویتقی
پس تم مین کوئی بھی ایسا نہ تھا کہ توبہ اور تقوی اختیار کرتا
وانا کتبنا بعضھا للمحقق
اور بعض کو ہم نے محققون کے لیئے لکھدیا
وقلبک یا مفتون یعوی وینھق
اور تیرا دل اے فتنہ مین پڑے ہوئے گدھے کیطرح آواز کر رہا ہے
فخف قھر رب حافظ الحق واتق
پس خدا نگہدارندہ حق سے ڈر اور تقوی اختیار کر
فموت الفتی خیر لہ من تخلق
پس مرد کا مرنا جھوٹھ بولنے سے بہتر ہے
وکل کذوب لامحالۃ یوبق
اور ہر ایک دروغگو آخر ہلاک ہوتا ہے
وتکذیب اھل الحق الا لتمحق
اور اسلیئے تکذیب کرتا ہے کہ تا محو کیا جائے
ولیس دواء فی الدکاکین للشقی
مگر شقاوت کی کسی دوکان مین دوا نہین
نھیکا تحط ضلالۃ حین تسمق
تو تو کوئی ایسا بہادر نہ پاتا کہ گمراہی کو بلندی سے گرا دیتا
فمن جنکم من کان حیا لینطق
پس تمہارے گروہ مین سے جو زندہ ہو وہ بھی لکھے
غدا طلق السنکم کزوج تطلق
اور تمہاری زبان کی روانی ایسی ہو گئی جیسا کہ عورت کو طلاق دی جاتی ہے

أتحسب أن القول قول لأجانب
کیا تو گمان کرتا ہے کہ یہ قول غیروں کا قول ہے
وقد صب من عيني كماء مدغفق
حالانکہ یہ میری چشمہ سے پانی ٹپکنے والی کی طرح گرایا گیا ہے

فما هي الا كلمة قيل مثلها
پس یہ تو ایسا کلمہ ہے کہ پہلے ایسا کہا گیا ہے
فقالوا أعان عليه قوم كشفق
اور لوگوں نے کہا کہ اسکی دوسروں نے مدد کی ہے

فكر أنعلم منشاء لي كتمه
پس فکر کر کیا ایسا منشی مجھے معلوم ہے جو میں چھپا رکھا ہے
فيملو القصائد لي بحجر الناتق
پس وہ میرے لئے پوشیدہ بیٹھکر قصیدہ لکھتا ہے

أتنحت كذبا ليس عندك شاهد
کیا تو ایسا جھوٹ تراشتا ہے کہ اسپر تیرے پاس کوئی گواہ نہیں
عليه وتنبح كالكلاب وتزعق
اور کتوں کی طرح بھونکتا اور فریاد کرتا ہے

رضيت بحكات ابليس شقوة
شیطانی وساوس کے ساتھ تو راضی ہو گیا
وآثرت سبل الغي يا أيها الشقي
اور گمراہی کی راہیں اے شقی تو نے اختیار کیں

أتنكر آياتي وقد شاهدتها
کیا تو دیدہ و دانستہ میرے نشانوں سے اعراض کرتا ہے
الغرض عن حق مبين مزوق
کیا تو کھلے کھلے اور آراستہ حق سے انکار کرتا ہے

وقد مات آتهم عمك المتنصر
اور آتھم تیرا چچا نصرانی مرگیا
وقد حق أن تمحى لحاكم وتحلق
اور واجب ہوا کہ تمہاری داڑھیاں نابود کی جائیں اور منڈائی جائیں

رأيتم جزاء بكم من الله ربنا
تو تم نے خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنی سزائیں دیکھ لیں
وتم تموت المفسد المتخلق
اور تم اسطرح مرگئے جسطرح مفسد دروغگو مرتا ہے

وقد قطع ربي أنف الجمع كلهم
اور میرے خدا نے تمام مخالفوں کی ناک کاٹ دی
وأخزى العدا وأباد كلا بمازق
اور دشمنوں کو رسوا کیا اور سب کو میدانوں میں ہلاک کر دیا

تكنف قلبك صدء ظلمات الشقا
تیرے دل پر انکار شقاوت محیط ہو گیا ہے
فما أن أرى فيك الهداية تشرق
پس میں نہیں دیکھتا کہ ہدایت تجھ میں چمکے

وقد ضاع ما علمت إن كنت عالما
اگر تو عالم تھا تو تیرا سب علم برباد ہو گیا
كزبر إذا حملت على ظهر زهلق
ان کتابوں کی طرح جبکہ گدھے پر لادی جائیں

أراك ومن ضاهاك زمر جهلة
میں تجھے اور تیرے امثال کو جاہلوں کا ریوڑ دیکھتا ہوں
تلاعب بعضكم بعضا كاحمق أنزق
بعض بعض کے پیچھے لگے جیسے نادان شتاب کار

رأیتم عواقبکم بترك سفینتي

تم نے میرے سفینہ کے ترک سے اپنا انجام دیکھ لیا

وعندي عیون جاریات من الهدی

اور میرے پاس ہدایت کے چشمے جاری ہیں

واعطیت علما یملاء العین قرة

اور میں خدا تعالی کیطرف سے علم دیا گیا ہوں جو آنکھ کو ٹھنڈا کرتا ہے

واني اری العادین في تیهة الشقا

اور میں ظالموں کو شقاوت کے جنگل میں دیکھتا ہوں

ولو کنت دجالا لذوبوا لضربتي

اور اگر میں دجال اور دروغگو ہوتا تو مجھے اس سختی

دعوا ثم سبوا ثم کادوا فخیبوا

انہوں نے بد دعائیں کیں پھر گالیاں دیں پھر مکر کیا پھر نا امید ہو گئے

ینازعني اقوام ویشتد حربهم

قومیں جھگڑتی ہیں اور ان کی لڑائی سخت ہوتی ہے

فلیت یقول الزمر قبل افتضاحها

پس کاش مخالف جماعتوں کی عقلیں ان کی رسوائی سے پہلے

وما انا الا منذر عند فتنة

اور میں فتنہ کے وقت ایک منذر ہو کر آیا ہوں

ولي قربة شدوا علی عصا مها

اور میری ایک مشک ہے جسکا بند میری پر مضبوط کیا گیا ہے

فمن یاتني صدقا کعطشان ساعیا

پس جو شخص صدق کے ساتھ پیاسے کی طرح دوڑتا ہوا میرے پاس آئیگا

فقم شاهدا لله ان کنت خاشعا

پس اگر تو خدا کے لئے خشوع رکھتا ہے تو سچی گواہی کے لئے کھڑا ہو جا

وضاعت خلایاکم وقمتم لمغرق

اور تمہاری بڑی بڑی کشتیاں تباہ ہو گئیں اور تم غرق ہونے کی جگہ کھڑے ہو گئے

هنیا لرجل قد دناها لیستقي

اس آدمی کو وہ چشمے گوارا ہوں کہ اس کے نزدیک ہوا تا پانی پیئے

ونورا علی وجه المخالف یبزق

اور نور دیا گیا ہوں جو مخالف کے منہ پر تھوکتا ہے

ومن جاءني صدقا فقد دخل جوسقي

اور جو صدق کے ساتھ میرے پاس آیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا

عداوة من یدعو علي لاوبق

عداوت نے سچائی جو مجھ پر میری ہلاک ہونے کی بددعا کرتا تھا

لما حفظتني عین رب مرمق

کیونکہ خدا تعالی کی آنکھ نے مجھ کو بچا لیا وہ خدا جو نگہبانی سے مجھے اپنی نظر میں

فیعلي الههم من کل من کان اصدق

پھر خدا تعالی اس شخص کا غلبہ ظاہر کرتا ہے جو اس کے نزدیک صادق تر ہے

یصلن الی حق مبین محقق

کھلے کھلے حق کو پالیں

وقد جئت من ربي کراع معفق

اور میں اپنے رب کی طرف سے ایسا چرواہا ہوں جو بکریوں

لاروي اقواما بماء اغدق

تا کہ میں قوموں کو بہت سے پانی سے سیراب کروں

یجد کاهلي هذا ذلولا لمستقي

پھر اس مشک کو باندھنے والے کے لئے اپنے کندھے پر جھکا ہوا پائیگا

واکرم ناس عنده فاتك التقي

اور خدا کے نزدیک بزرگ آدمی وہی ہے جو دلیر اور پرہیزگار ہے

وقد كنت لله الذي كان ملجائي

اور میں اس خدا کیلئے ہو گیا جو میری پناہ ہے

رئيت وجوهًا ثم آثرت وجهه

بہتوں کے منہ دیکھے پس اسکا منہ اختیار کر لیا

احب بروحي فالق الحب والنوى

میں اپنی جان کے ساتھ اسکو دوست رکھتا ہوں جو دانہ اور گٹھلی کو چیر کر اگانے والا ہے

ولله اسرار بعاشق وجهه

اور خدا کو اس کے عاشق کے ساتھ بھید ہیں

لحبي خواص في الوصال وفرقة

میری دوست کے لئے وصال اور جدائی میں خواص ہیں

واعطيت من حبي قميص خلافة

اور میں اپنی پیاری کیطرف سے قمیص خلافت دیا گیا ہوں

واعطيت علم الفتح علم محمد

اور میں فتح کا جھنڈا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے دیا گیا ہوں

فتلك علامات على صدق دعوتي

پس میرے صدق دعوی پر یہ علامتیں ہیں

وان صراطي مثل جسر على لظى

اور میری راہ دوزخ پر پل ہے

اذا ما تحامتني الاراذل كلهم

اور جب تمام رذیلوں نے مجھے چھوڑ دیا

ارى الله يخزي الفاسقين ويصطفى

میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ فاسقوں کو رسوا کریگا اور اپنے

ويأتي زمان ان ربي بفضله

اور وہ زمانہ آتا ہے کہ میرا رب اپنے فضل سے

فذلك سر بين روحي ومزعقي

اور یہ بھید ہے مجھ میں اور میری فریادگاہ میں

فواها له ولوجهه المتألق

پس کیا اچھا وہ ہے اور کیا اچھا ہے اسکا منہ چمکنے والا

واني لاول من نوى كل ملزق

اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے ہر ایک پیوند کو پھینک کر دیا ہے

فسل من يشاهد بعض هذا التعلق

پس اس شخص سے پوچھ جو اس تعلق کو دیکھنے والا ہے

ففي القرب يحييني وفي البعد يوبق

پس وہ قرب میں زندہ کرتا ہے اور دوری میں ہلاک کرتا ہے

قميص رسول الله ابيض افهق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قمیص جو بہت سفید ہے

واعطيت سيفا جذ اصل التخلق

اور میں وہ تلوار دیا گیا ہوں جسنے جڑ دروغگوئی کی کاٹ دی

فان كنت تطلبها ففتش وعمق

پس اگر تو ان علامتوں کو طلب کرتا ہے پس تفتیش کر اور سوچ

حفافاه نار فاتني ايها المتقي

اور دونو کنارے اسکے آگ ہے پس اے پرہیزگار میرے پاس آجا

فايقنت ان شريف قومي سيلتقي

پس میں نے یقین کیا کہ جو میری قوم کا شریف ہے وہ ضرور مجھ سے ملیگا

عباد اله قتلوا بسيف التعشق

بندوں کو جو عشق کی تلوار سے قتل کئے گئے چن لے گا

يجذ رؤس المفسدين ويفرق

مفسدوں کے سر کاٹے گا اور جدا کرے گا

وقد صقلت كلمي كمثل سجنجل
اور میری کلمی آئینہ کی طرح صاف کئے گئے ہین

فتزنو الیہا مقلة المتانق
پس تعجب کرنیوالی کی نظر اسکو ٹکٹکی لگاکر دیکھتی ہے

اری عندا اسرار نضض لمقنا
مین دیکھتا ہون کہ نرم اندام عورتین اسرار کی ہماری کی تنگی ہوگئین

ومن عبرنا باعدن كالمتابق
اور عبرون سے وہ چھپی والیونکی طرح دور ہوگئین

اذا ما خرجن من الغبيط بزينة
اور جبکہ وہ ہودہ سے زینت کے ساتھ نکلین

فاصبی رشاقتهن قلب مرمّق
پس ان کا حسن اندام دیکھنے والونکا دل لے گیا

اذا ما تجلی حسنهن بنوره
اور جب ان کا حسن اپنے نور کے ساتھ چمکا

فرحلت لجالیة ظلام تغسق
پس اندھیرا یون چلا گیا جیساکہ وہ لوگ جو اپنے گھرونسے آوارہ

وقل من الاخدان من کان حسنه
اور معشوقون مین سے بہت کم ہوگا جسکا حسن ہمارے

کحسن عذارانا وخد ابرق
ان باکرہ عورتون کیطرح ہوگا اور رخسار روشن ہون

فجعلت به ذات الکسور لنا السوا
پس ہمارے لئے ان کے ساتھ نشیب و فراز کی راہ سیدہی کی گئی

والسنت وهد الجائرين کصملق
اور مینے ظلم کرنیوالون کے گڑھون کو برابر زمین کیطرح دیکھا

ولیس کشرح الصدر للمرء نعمة
اور انسان کیلئے شرح صدر جیسی اور کوئی نعمت نہین

ومن اردء الاوقات وقت التارق
اور سب وقتوں سے زیادہ ردی وقت تنگدلی کا وقت ہے

ونفس کموماة السباع مبيدة
اور بہت ایسے نفس ہین کہ جنگل کے درندون کیطرح ہلاک کرنیوالے

بها الذئب يعوى كالاسير المخنق
انمین بھیڑیا چیخین مارتا ہے جیساکہ قیدی جسکا گلا گھونٹا گیا ہو

فما خفت صولتهم وحقرت امرهم
پس مین انکے حملہ سے نہین ڈرا اور انکے کاروبار کو حقیر جانا

بما صانني ربي بعين التومق
کیونکہ خدا نے مجھے اپنی محبت کی آنکھ سے مجھے بچا لیا

وكائن ترى من مفسد هو صائل
اور بہت مفسد تو دیکھیگا کہ وہ مجھپر حملہ کرنیوالے ہین

علي فيدفعه الحفيظ ويخفق
پس خدا ایسے دشمن کو دفع کرتا اور اسکو تازیانہ مارتا ہے

تجلت من الرحمن انوار حجتي
خدا کی طرف سے میری حجت کے نور ظاہر ہوگئے ہین

فما الخوف ان نعرض وان نتعرق
پس کچھ خوف کی جگہ نہین اگر تو کنارہ کرے یا بخل کرے

سينصرني ربي ويعلي عمارتي
عنقریب خدا مجھے مدد دیگا اور میری عمارت کو بلند کریگا

فهدوا اورضوا من الف واشوق
پس اگر ممکن ہے تو اس عمارت کو ڈھا دو اور پنڈلیوں سمیت کردو